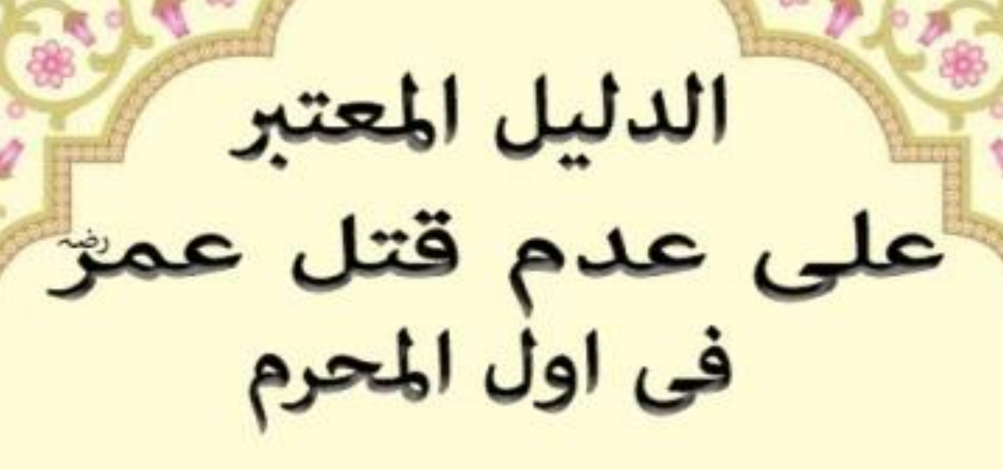


اس مختصر رسالے میں متعدد احادیث کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے کہ

حضرت عمرؓ کی وفات ماہ ذی الحجہ میں ہوئی ہے محرم میں نہیں

تحقیق

وکیل آل محمد محقق علامہ شیخ وزیر حسین ترابی

تحقیق و ترتیب

مولانا شیخ حسن رضا نجفی

مؤسسة باقر العلومؑ للتحقیق

سلسلۃ رد النواصب (2)



الدلیل المعتبر
علی عدم قتل عمرؓ
فی اول المحرم

اس مختصر رسالے میں متعدد احادیث کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے کہ

حضرت عمرؓ کی وفات ماہ ذی الحجہ میں ہوئی ہے محرم میں نہیں

تحقیق

وکیل آل محمد محقق علامہ شیخ وزیر حسین ترابی

تحقیق و ترتیب

مولانا شیخ حسن رضا نجفی

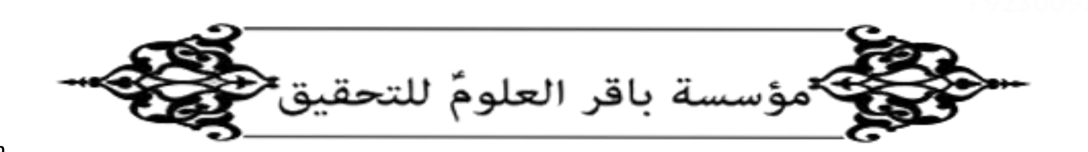
مؤسسة باقر العلومؑ للتحقیق

سلسلہ رد النواصب (2)



فہرست مضامین

شمارہ#	مضمون	صفحہ#





قرآن میں فسادیوں کا نقشہ

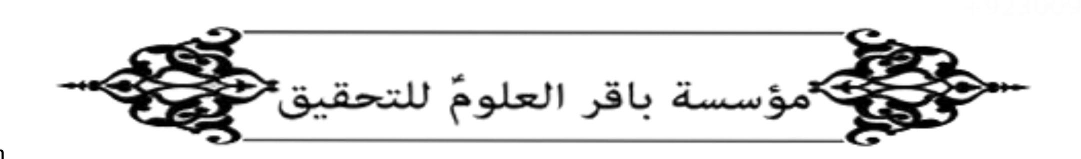
(سورة بقره)

وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ قَالُوْا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ (11)

اور جب اُنہیں کہا جاتا ہے کہ ملک میں فساد نہ ڈالو تو کہتے ہیں کہ ہم ہی تو اصلاح کرنے والے ہیں۔

اَ لَا اِنَّھُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰکِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ (12)

خبردار بے شک وہی لوگ فسادی ہیں لیکن نہیں سمجھتے۔





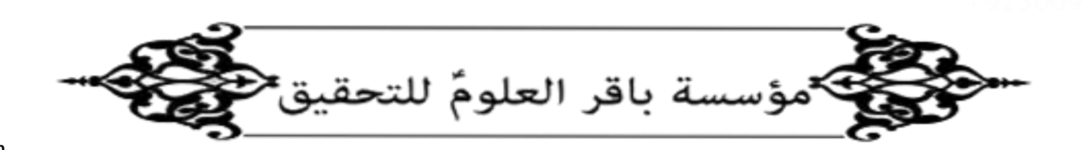
قرآن میں فتنے کی مذمت

وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (سورة بقره)

اور فتنہ قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔

وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ(سورة بقره)

اور فتنہ انگیزی تو قتل سے بھی بڑا جرم ہے







مؤسسہ باقر العلومؑ للتحقیق خیرپور میرس

سرپرست اعلیٰ:- وکیل آل محمد محقق علامہ وزیر حسین ترابی

مولانا حسن رضا نجفی ولد علامہ وزیر حسین ترابی

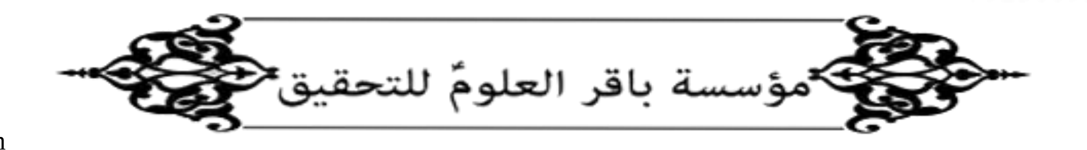
GMAIL: – allamawazeerhussainturabi@gmail.com

YOUTUBE:– www.youtube.com/truth with reference

YOUTUBE:– www.youtube.com/ArmaghaneNajaf

PHONE:– +923009319406

PHONE:– +923002284346



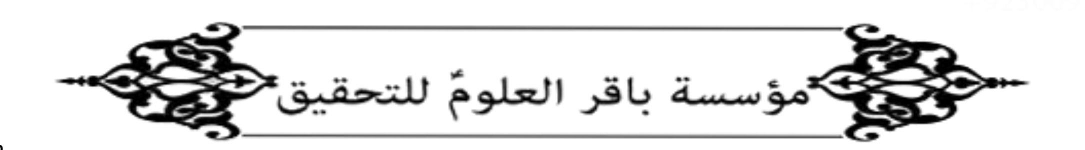


اہم گذارش

الحمد اللہ رد النواصب کا سلسلہ جاری ہے اور بتوفیق خداوند متعال آئندہ بھی انشاء اللہ جاری رہے گا جیسا کہ پہلے بھی کچھ لوگوں کی طرف سے حضرت عثمان کے قتل کے حوالے سے ایک ضعیف وبلاسند روایت کا سہارا لے کر اس واقعہ کو ۱۸ ذی الحجہ کو ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی اور (صدیوں کے پرانے واقعہ کو) کچھ سالوں سے کی جارہی ہے اس کا الحمد للہ ہم نے مسکت و مدلل جواب "الحدیث الصحیح علی عدم قتل عثمان فی یوم الغدیر" نامی رسالے میں ہم نے ضعیف الاسناد روایات کے مقابلے میں صحیح الاسناد روایت سے اس چال کو بے نقاب کیا جس کو نواصب چند سالوں سے پیش کرتے آرہے ہیں پھر ایک ایسی ہی بے اصل بات کو عوام کے اذہان میں ڈالنے کی ناکام کوشش اور سعی لاحاصل کی جارہی ہے وہ یہ کہ سادہ لوح عوام کے جذبات اور عقیدت سے کھیلنے کی کوشش کرتے ہوئے عوام کو حضرت عمر کی وفات یکم محرم الحرام کو بتائی جانے لگی ہے ان ناصبی لوگوں کی اس بے بنیاد حرکتوں کا مقصد صرف اور صرف نواسہ رسول اعظم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت امام حسین علیہ السلام کی اپنے جگر گر دشوں اور اصحاب و انصار سمیت کربلا کے رن میں تین دن کی بھوک وپیاس کی حالت میں اللہ تعالی کے دین اور اپنے نانا کی شریعت کو بچانے کی خاطر یعنی یزید ملعون کے حکم ان کی فوجوں کے ہاتھوں ان ہستیوں کی شہادتوں جیسے عظیم پر درد اور مظلومانہ واقعے کو امت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے چھپانے کی مکروہ کوشش ہے اور ساتھ ساتھ وطن عزیز میں فتنہ وفساد اور امت میں تفرقہ کی صیہونی کوشش ہے،

اگر وفات منانی ہے تو وہ یکم کو تو ثابت نہیں البتہ 14 ذی الحج (حیات الحیوان کامل الدین الدمیری شافعی کے مطابق) پھر روایات کے مطابق ذی الحج کے 7 دن باقی پھر 6 دن باقی پھر 4 چار دن اور 3 دن باقی کی روایات ملتی ہیں پھر ان سب کو منائیں؟

یاد رہے یہ اللہ سبحانہ وتعالی کا دیں ہے اس میں دہشتگر دی غنڈہ گردی جلائو گھیر ائو مار دھاڑ کی کوئی اور کسی کیلئے ذرہ برابر گنجائش نہیں



اللہ سبحانہ وتعالی سے بحق محمد و آل محمد علیہم السلام کے وسیلے سے دعا ہے کہ ہمیں صحیح معنوں میں دیں کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور وطن عزیز اور تمام مسلمانوں کی ایسے بلاوجہ اور بے بنیاد فتنہ وفساد برپا کرنے والے شریر لوگوں سے حفاظت فرمائے آمین یا آلہ العالمین بحق آل طہ و مدثر و مزمل ویسین علیہم السلام



حضرت عمر کی تاریخ وفات کے بارے میں چند الفاظ

حضرت عمر کی وفات ماہ ذی الحجہ میں ثابت کرنے کے کم از کم تین مستند طریقے ملاحضہ ہو

اگر تمام کتب احادیث و تواریخ کا احاطہ کیا جائے تو حضرت عمر کی ماہ ذی الحجہ میں وفات ان طرق سے ثابت ہو سکتی

اور ہم نے بھی اس معالے کو مندرجہ ذیل طرق میں سے پہلے طریقے کو ترجیح دی ہے تا کہ قاری کے لئے کوئی دقت باقی نہ رہے اور دیگر ۲ طریقوں کو بھی تمام اختصار کے ساتھ پیش کیا ہے تا کہ یہ انداز استدلال بھی اہل علم کے لئے واضح ہو جائے۔

۱۔ پہلا طریقہ یہ کہ محدثین و مورخین نے واضح لکھا ہے کہ ماہ ذی الحجہ کے مکمل ہونے سے ۴ دن کسی نے ۳دن اور کسی نے ۷ دن پہلے لکھا ہے یہ بات اکثر کتب میں بلکل واضح موجود ہے۔

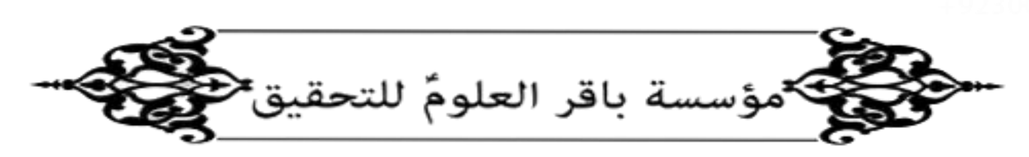
۲۔ دوسرا طریقہ مورخیں اہل سنت نے حضرت عمر کی وفات کو ۲۳ ہجری کے واقعات میں لکھا ہے اگر ماہ محرم الحرام میں وفات ہوتی تو وہ ۲۴ ھ ہو جاتا جب کہ مستند کتب تواریخ و احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ وفات ۲۳ھ میں ہی واقع ہوئی ہے۔

۳۔ تیسرا طریقہ یہ کہ حضرت عثمان کی بیعت ماہ ذی الحجہ میں ہوئی ہے اس بات کے نے شمار ثبوت موجود ہیں لیکن اختصار کے ساتھ یہ ایک قول پیش خدمت ہے جو کہ اکثر کتب میں موجود ہے۔

عثمان بن محمد الاخنسی سے جب یہ بیان کیا گیا کہ حضرت عثمان کی بیعت محرم الحرام کی تیسری تاریخ کو ہوئی تو عثمان بن محمد نے جواب دیا کیا اس کے علاوہ کچھ نہیں کہ تم سے بھول ہوئی ہے در اصل حضرت عمر کی وفات ماہ ذی الحجہ کے مکمل ہونے سے ۴راتیں قبل واقع ہوا اور حضرت عثمان بن عفان کی بیعت ماہ ذی الحجہ کے مکمل ہونے سے ایک رات قبل ہوئی

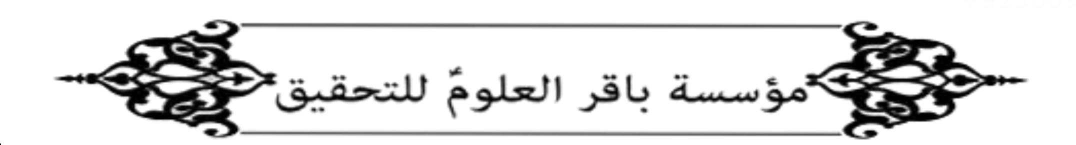
حوالہ:۔ طبقات الکبریٰ لابن سعد

اس قول سے یہ بات واضح ہوئی کہ محرم الحرام میں حضرت کی وفات کا سوائے لاعلمی کے کچھ نہیں۔۔



ہم نے اس رسالے میں پہلے طریقے سے اکثر کام لیا ہے باقی دو طریقوں سے اگر ثابت کرنا چاہتے تو سینکڑوں مستند حوالہ جات جمع ہو جاتے لیکن ہم نے نہایت ہی اختصار سے کام لے کر مفید اور مختصر ہونے کو ترجیح دی ہے تا کہ قاری کے لئے حق تک پہنچنے میں وقت کم لگے۔

خیر اندیش



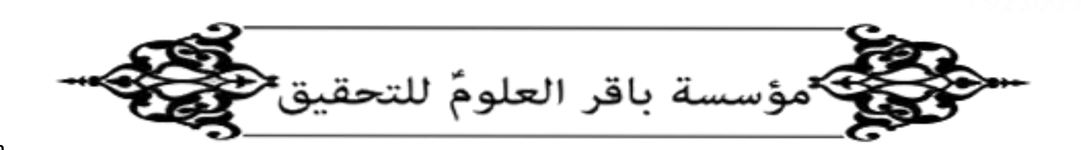


یکم محرم کو حضرت عمر کی وفات منانے کے بارے میں

سب سے پہلے یہ جاننا از حد ضروری ہے کہ جو لوگ سید الشھداء کربلا نواسہ رسول حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے ایام عاشورہ محرم کے اندر وفات حضرت عمر منانے کی لاحاصل کوشش کر رہے ہیں انکی اطلاع کے لیئے یہ جاننا ضروری ہے کہ کسی صحیح سند کے ساتھ کوئی روایت نہیں ملتی جس میں پہلی محرم کو حضرت عمر کی وفات ثابت ہو

تو پھر

پہلی محرم کو اس وفات منانے کی کیا تک بنتی ہے جب اس تاریخ کو حضرت عمر کی وفات ثابت ہی نہیں۔



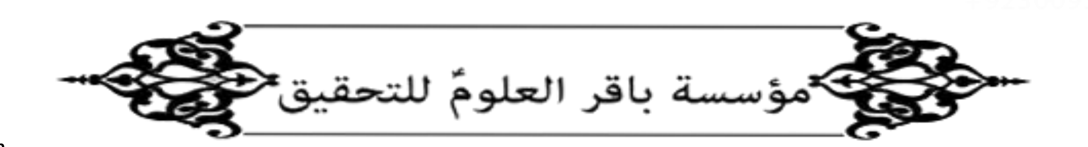


ایک غلط فہمی کا ازالہ

صاحبان علم، فہم و فکر کا شروع سے یہ وطیرہ رہا ہے کہ کسی شخص کے مرنے کے بعد ہر سال اس کی وفات کی تاریخ منائی جاتی ہے نہ کہ دفن کی

دلیل

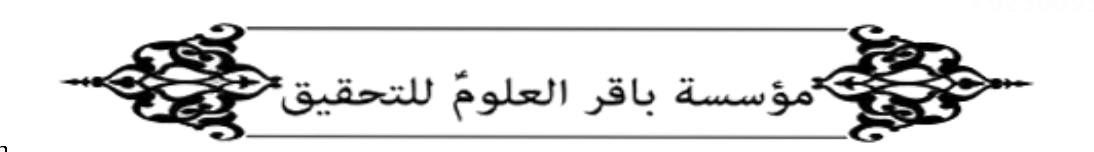
خود یہی حضرت عمر کی تاریخ وفات منانے والے لوگ پیغمبر اعظم حضرت محمد مصطفی ﷺ کی ہر سال تاریخ وفات مناتے ہیں نہ کہ تاریخ دفن العجب ثم العجب پیغمبر ﷺ کی تو تاریخ وفات منائی جائے اور۔۔۔





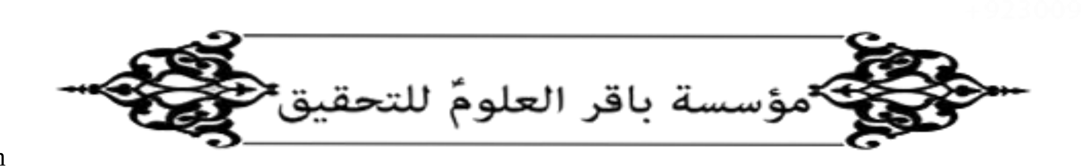
مصادر تحقیق

	کتاب کا نام	مصنف
1.	تاریخ خلیفہ بن خیاط	ابی عمرو خلیفہ بن خیاط بن ابی ھبیرۃ اللیثی العصفری الملقب
2.	البدءوالتاریخ	ابی زید احمد بن سھل البلخی
3.	الفتوح	ابی محمد احمد بن اعثم الکوفی
4.	مروج الذھب	ابی الحسن علی بن الحسین بن علی المسعودی
5.	تاریخ الیعقوبی	احمد بن اسحاق بن جعفر بن وھب ابن واضح الیعقوبی البغدادی
6.	دول الاسلام	حافظ شمس الدین ابی عبد اللہ الذھبی
7.	تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس	شیخ حسین بن محمد بن الحسن الدیار بکری
8.	طبقات الکبری	ابن سعد
9.	الکامل فی التاریخ	ابن اثیر جزری
10.	تاریخ ابی الفداء	عماد الدین ابی الفداء اسماعیل بن علی بن محمود ابن عمر بن شاہنشاہ
11.	تاریخ ابن الوردی	زین الدین عمر بن مظفر
12.	تاریخ مدینۃ المنورہ	ابی زید عمر بن شبۃ النمیری البصری
13.	الوافی بالوفیات	صلاح الدین خلیل بن ایبک الصفدی
14.	اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ	عزالدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری
15.	العبر فی خبر من غبر	حافظ ذھبی
16.	استیعاب فی معرفت الاصحاب	ابی عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر القرطبی
17.	المسند	احمد بن حنبل
18.	الخلفاء الراشدون	عبد الوھاب النجار
19.	شاہکار رسالت عمر فاروق	پرویز
20.	الفاروق سوانح عمری حضرت عمر فاروق	علامہ شبلی نعمانی
21.	سیرت عمر	دکتور علی محمد محمد الصلابی
22.	الانوار الکاشفۃ	علامہ عبد الرحمن بن یحیٰ المعلمی الیمانی





23.	سبل الھدی والرشاد فی سیرت خیر العباد	حضرت امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی
24.	الاعتقاد والھدایۃ لی سبیل الرشاد	امام ابی بکر احمد بن الحسین ابن علی بن موسی البیہقی
25.	کتاب الشریعۃ	امام المحدث ابی بکر محمد بن الحسین الاجری
26.	الریاض النظرہ فی مناقب العشرہ	علامہ محب طبری
27.	مختصر تاریخ دمشق لابن العساکر	ابن منظور
28.	المھذب فی اختصار سنن الکبیر البیھقی	امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذھبی الشافعی
29.	تاریخ الطبری	ابی جعفر محمد بن جریر الطبری
30.	صحیح تاریخ الطبری الخلافۃ الراشدہ	ابی جعفر محمد بن جریر الطبری
31.	المعارف	ابی محمد عبد اللہ بن مسلم ابن قتیبۃ
32.	البدایۃ والنھایۃ	حافظ ابی الفداء اسماعیل ابن کثیر القرشی الدمشقی
33.	اعلام بفوائد عمدۃ الاحکام	سراج الدین عمر بن علی ابن الملقن
34.	التوضیح لشرح جامع الصحیح	سراج الدین ابی حفص عمر بن علی بن احمد الانصاری الشافعی
35.	طرح التثریب فی شرح التقریب	عبد الرحیم بن زین العراقی
36.	مجالس الواعظیۃ فی شرح احادیث خیر البریۃ	علامہ شمس الدین محمد بن عمر بن احمد السفیری الشافعی
37.	المعین علی تفھم الاربعین	ابن الملقن
38.	تذھیب تھذیب الکمال فی اسماء الرجال	علامہ شمس الدین ذھبی
39.	مسند ابی عوانہ	ابی عوانہ یعقوب بن اسحاق الاسفرائنی
40.	تاریخ مدینۃ دمشق	لحافظ ابی القاسم علی بن الحسن ابن ھبۃ اللہ المعروف ابن عساکر
41.	سنن الکبری	ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیھقی
42.	حیاۃ الحیوان الکبری	کمال الدین محمد بن موسی الدمیری الشافعی
43.	تذکرۃ المؤتسی	عبد الرزاق بن عبد المحسن البدر
44.	فضائل القرآن	الحافظ ابی العباس جعفر بن محمد المستغفری
45.	موسوعۃ مواقف السلف	ابی سھل محمد بن عبد الرحمن البغدادی
46.	مؤطا	امام مالک

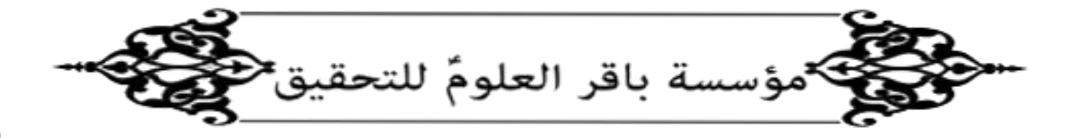


اہلسنت کے بہت ہی زمہ دار درذیل ادارے دار الافتاء (جہاں سے دنیا بھر سے مسائل دریافت کیئے جاتے ہیں) کے فتاویٰ سے بھی ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت عمر کی وفات پہلی محرم کو نہیں ہوئی

1۔ محدث فورم مجلس التحقیق الاسلامی

2۔الاخلاص آنلائن دار الافتاء

ان اداروں کے فتاویٰ اگلے صفحات میں ملاحظہ فرمائیں

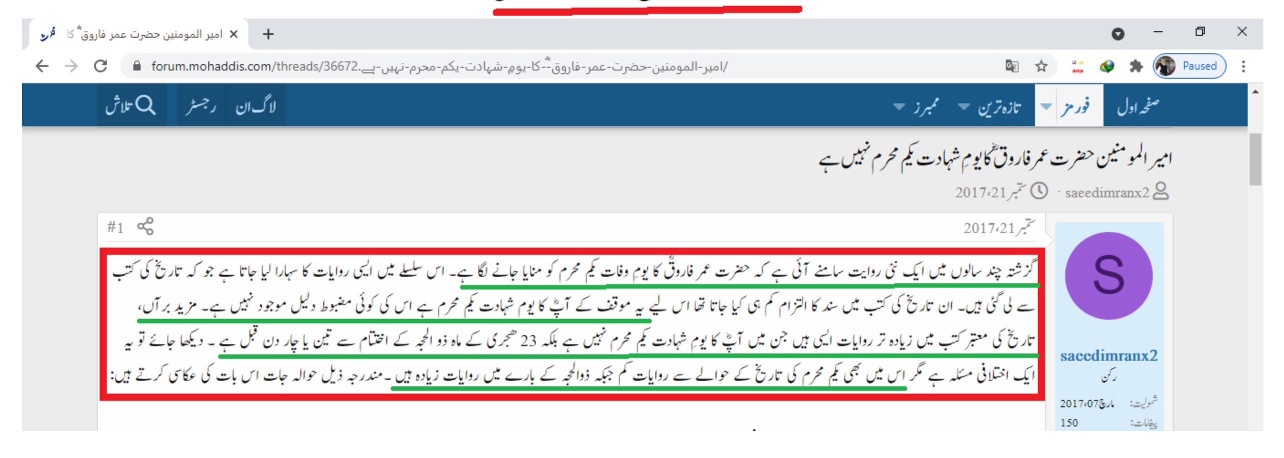


محدث فورم کے عظیم ادارے مجلس التحقیق الاسلامی کا بھی عظیم اعتراف کہ "حضرت عمر کا یوم شہادت یکم محرم نہیں"



15

اہلسنت کے عظیم دارالافتاء (فتوی گھر) نے یکم محرم کو حضرت عمر کا (ریلیوں سے) یوم وفات منانے کو نئی روایت قرار دیکر عالمانہ اور مدلل مخالفت کر دی





اہلسنت کے دار الافتاء(عظیم اور ذمہ دار ادارہ) الاخلاص آن لائین نے بھی بہت اعتراف کر لیا کہ
"کوشش کے باوجود حضرت عمر کی یکم محرم کو شہادت کی مظبوط روایت نہیں ملی"

AL-IKHLASONLINE
DARULIFTA ALIKHLAS

HOME | ABOUT ALIKHLAS | CONTACT US | ASK QUESTION (ENGLISH) | سوال پوچھیں | مضامین

اردو میں تلاش کریں Search Search in English

Home » دیگر متفرقات

03 Aug 2021

23 Dhul-Hijjah 1442

عنوان: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تاریخ وفات کی تحقیق

(No-102052)

سوال: مفتی صاحب! کیا یکم محرم الحرام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تاریخ وفات ہے؟

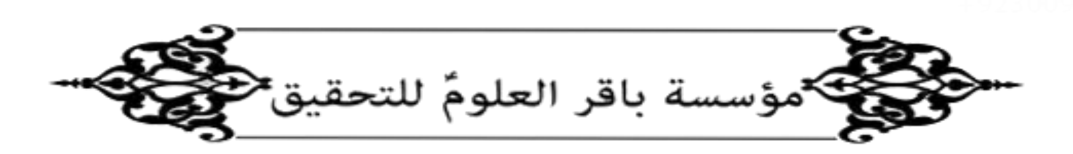
جواب: واضح رہے کہ کسی کی تاریخ ولادت یا وفات میں اختلاف کوئی نئی بات نہیں ہے اور نہ ہی اس اختلاف سے اس کی شخصیت پر اثر پڑتا ہے۔

حضرت عمر کی تاریخ شہادت میں مختلف اقوال ملتے ہیں، لیکن جمہور مورخین اس پر متفق ہیں کہ آپ کی شہادت ماہ ذی الحجہ میں ہوئی ہے، کوشش کے باوجود یکم محرم کو شہادت کی مضبوط روایت نہیں ملی،



7929 TOTAL FATAWA
205 TOTAL

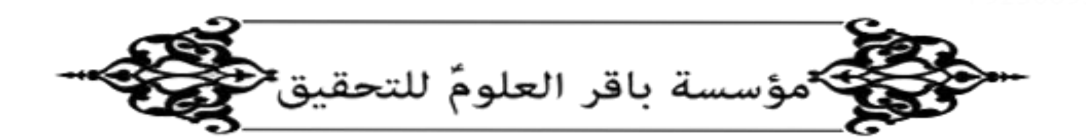
اردو مضامین





(1)

حضرت عمر کی وفات بدھ کے دن ماہ ذی الحجہ کے تمام ہونے سے ۴ راتیں پہلے واقع ہوئی







للإمام

أحمد بن محمد بن حنبل

١٦٤ - ٢٤١

شرحه وصنع فهارسه

أحمد محمد شاكر

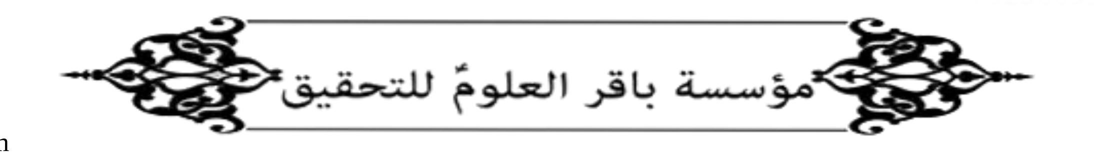
الجزء الأول

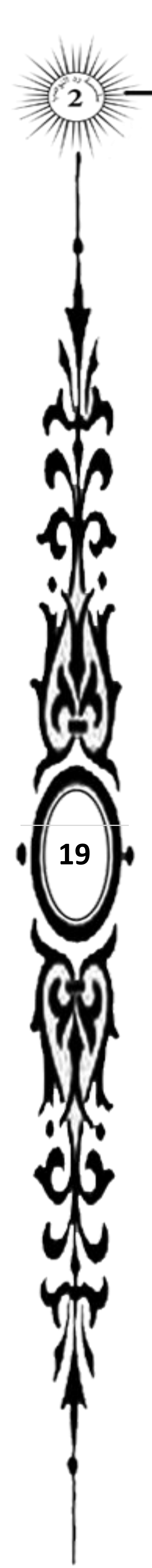
من الحديث ١

إلى الحديث ٩٢٠

دار الحديث

القاهرة





اگلا صفحہ ملاحضہ ہو جبکہ اس حدیث کو محقق شاکر نے صحیح السند جانا ہے

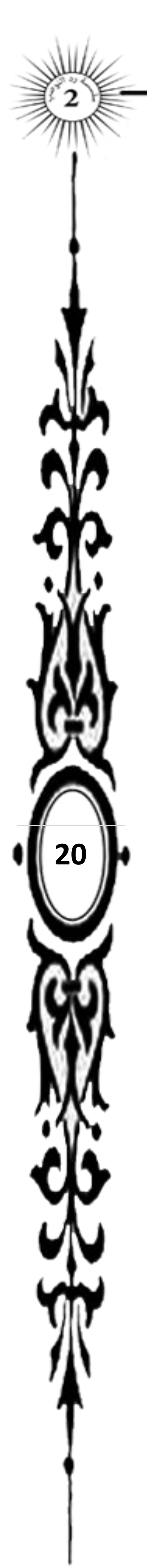
حنين عن ابن عباس قال: أردت أن أسأل عمر، فما رأيت موضعاً، فمكثت سنتين، فلما كنا بمر الظهران وذهب ليقضي حاجته، فجاء وقد قضى حاجته، فذهبت أصب عليه من الماء. قلت: يا أمير المؤمنين، من المرأتان اللتان تظاهرتا على رسول الله ﷺ ؟ قال: عائشة وحفصة.

٣٤٠ ـ **حدثنا** سفيان عن أيوب عن ابن سيرين سمعه من أبي العجفاء سمعت عمر يقول: لا تغلو صدق النساء، فإنها لو كانت مكرمة في الدنيا أو تقوى في الآخرة لكان أولاكم بها النبي ﷺ، ما أنكح شيئاً من بناته ولا نسائه فوق اثنتي عشرة أوقية وأخرى تقولونها في مغازيكم: قتل فلان شهيداً، مات فلان شهيداً، ولعله أن يكون قد أوقر عجز دابته أو دف راحلته ذهباً وفضةً يبتغي التجارة: فلا تقولوا ذاكم، ولكن قولوا كما قال محمد ﷺ «من قتل في سبيل الله فهو في الجنة».

٣٤١ ـ **حدثنا** محمد بن جعفر حدثنا سعيد بن أبي عروبة، أمله عليّ، عن قتادة عن سالم بن أبي الجعد الغطفاني عن معدان بن أبي طلحة اليعمري: أن عمر قام خطيباً فحمد الله وأثنى عليه، وذكر نبي الله ﷺ وأبابكر، ثم قال: إني رأيت رؤيا كأن ديكاً نقرني نقرتين، ولا أدري ذلك إلا لحضور أجلي، وإن ناساً يأمرونني أن أستخلف، وإن الله عز وجل لم يكن ليضيع خلافته ودينه ولا الذي بعث به نبيه ﷺ، فإن عجل بي أمر فالخلافة شورى في هؤلاء الرهط الستة، الذين توفي رسول الله ﷺ وهو عنهم راضٍ، فأيهم بايعتم له فاسمعوا له وأطيعوا، وقد عرفت أن رجالاً سيطعنون في هذا الأمر، وإني قاتلتهم بيدي هذه على الإسلام، فإن فعلوا فأولئك أعداء الله الكفرة الضُّلال، وإني والله ما أدع بعدي شيئاً هو أهم إليّ من أمر الكلالة،

(٣٤٠) **إسناده صحيح**، وهو مكرر ٢٨٧ وسبق الكلام عليه مفصلا في ٢٨٥.

(٣٤١) **إسناده صحيح**، وهو مطول ١٨٦ و٨٩. وانظر ١٢٩، ١٧٩.



حضرت عمر کی وفات بدھ کے دن ماہ ذی الحجہ کے تمام ہونے سے ۴ راتیں پہلے واقع ہوئی۔

ولقد سألت نبي اللهﷺ عنها، فما أغلظ لي في شيء قط ما أغلظ لي فيها، حتى طعن بيده أو بإصبعه في صدري أو جنبي، وقال «يا عمر، تكفيك الآية التي نزلت في الصيف التي في آخر سورة النساء»، وإني إن أعش أقض فيها قضية لا يختلف فيها أحد يقرأ القرآن أو لا يقرأ القرآن، ثم قال: اللهم إني أشهدك على أمراء الأمصار، فإني بعثتهم يعلمون الناس دينهم وسنة نبيهم. ويقسمون فيهم فيأهم، ويعدلون عليهم، وما أشكل عليهم يرفعونه إليّ، ثم قال: يا أيها الناس، إنكم تأكلون من شجرتين لا أراهما إلا خبيثتين: هذا الثوم والبصل، لقد كنت أرى الرجل على عهد رسول اللهﷺ يوجد حه منه فيؤخذ بيده حتى يخرج به إلى البقيع، فمن كان آكلهما لا بد فيمتهما طبخاً، قال: فخطب بها عمر يوم الجمعة وأصيب يوم الأربعاء لأربع ليال بقين من ذي الحجة.

٤٩/١

٣٤٢ ـ **حدثنا** عبدالرزاق قال: وأخبرني هشيم عن الحجاج بن أرطاة عن الحكم بن عتيبة عن عمارة عن أبي بردة عن أبي موسى أن عمر قال: هي سنة رسول اللهﷺ، يعني المتعة، ولكني أخشى أن يعرسوا بهن تحت الأراك ثم يروحوا بهن حجاجاً.

٣٤٣ ـ **حدثنا** علي بن عاصم أنبأنا يزيد بن أبي زياد عن عاصم بن

(٣٤٢) **إسناده صحيح**، الحجاج بن أرطاة: ثقة صدوق، وكان يدلس، ولم يصرح هنا بالتحديث، ولكن سيأتي الحديث ٣٥١ من طريق شعبة عن الحكم بن عتيبة، فذهب ما كان يخشى من تدليس الحجاج. عمارة: هو ابن عمير التيمي، ثقة. أبو بردة: هو ابن أبي موسى الأشعري. والحديث رواه مسلم ١: ٣٤٩ من طريق محمد بن جعفر عن شعبة كالإسناد الآتي ٣٥١. والمتعة في هذا الحديث متعة الحج، لا متعة النكاح.

(٣٤٣) **إسناده ضعيف**، لضعف عاصم بن عبيدالله. وهو مكرر ١٢٨ وهو هناك «عن عاصم بن عبيدالله عن أبيه عن جده» لم يذكر شك يزيد. وسيأتي ٣٨٧ عن عاصم عن سالم عن ابن عمر، وهو اضطراب من ضعف عاصم. وانظر ٢١٦، ٣٠٧. علي بن عاصم الواسطي =



مروج الذهب

ومعادن الجوهر

تصنيف

أبي الحسن علي بن الحسين بن علي المسعودي

المتوفى ٣٤٦هـ - ٩٥٧م

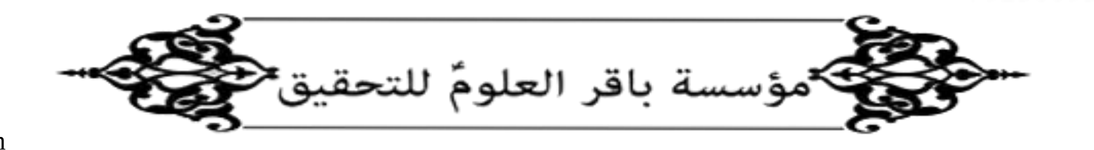
اعتنى به وراجعه

كمال حسن مرعي

الجزء الأول

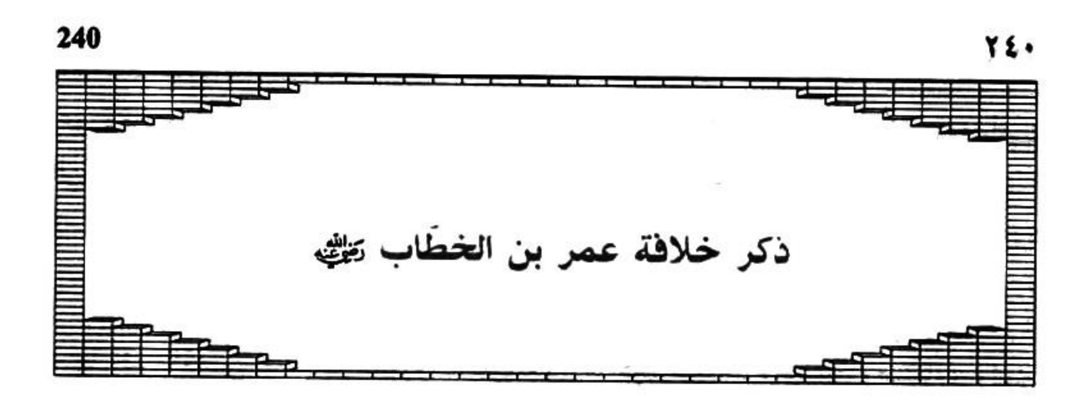
المكتبة العصرية

صيدا - بيروت





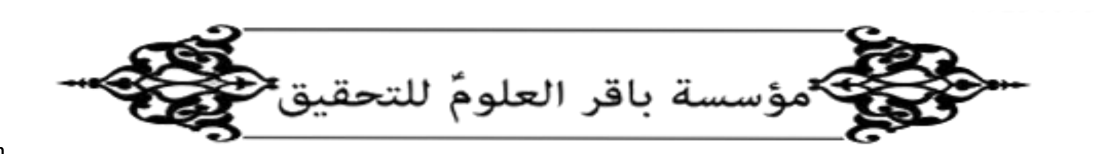
حضرت عمر کو ابولولو فیروز نے بدھ کے دن قتل کیا جب کہ ماہ ذی الحجہ کے تمام ہونے میں ۴ راتیں باقی تھی



ذكر خلافة عمر بن الخطّاب رضي الله عنه

موجز

وبويع عمر بن الخطاب رضي الله عنه، فلما أن دخلت سنة ثلاث وعشرين خرج حاجاً، فأقام الحجَّ في تلك السنة، ثم أقبل حتى دخل المدينة، فقتله فيروز أبو لؤلؤة غلام المغيرة بن شعبة يوم الأربعاء لأربع بقين من ذي الحجة [تمام] سنة ثلاث وعشرين؛ فكانت ولايته عشر سنين وستة أشهر وأربع ليالٍ، وقتل في صلاة الصبح، وهو ابن ثلاث وستين سنة، ودفن مع النبي ﷺ وأبي بكر، عند رجلي النبي ﷺ، وقيل: إن قبورهم مسطرة: أبو بكر إلى جنب النبي ﷺ، وعمر إلى جنب أبي بكر، وحج في خلافته تسع حجج، وبعد أن قُتلَ صلى بالناس عبدُ الرحمن بن عَوْف، وجعلها شُورَى إلى ستة، وهم: عليّ، وعثمان، وطَلْحَة، والزبير، وسعد، وعبد الرحمن بن عوف، وصلى عليه صُهيبٌ الرومي، وكانت الشورى بعد [ه] ثلاثة أيام.





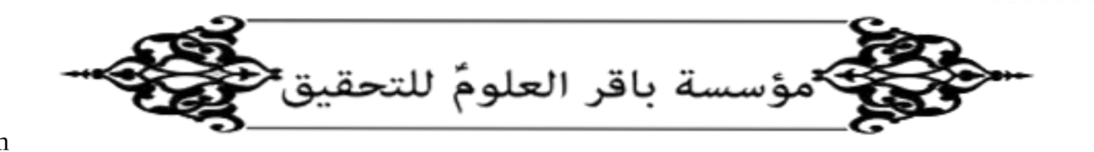
كتاب
تاريخ المدينة المنوّرة
(أخبار المدينة النبويّة)

تأليف
أبي زيد عمر بن شبّة النميري البصري
المتوفى سنة ٢٦٢ هـ

علّق عليه وخرّج أحاديثه
علي محمّد دندل
ياسين سعد الدّين بيان

الجزء الثاني

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان





حضرت عمر کی وفات ماہ ذی الحجہ کے تمام ہونے سے ۴ راتیں پہلے واقع ہوئی۔

ابن عمر يحدث عن أبي النضر، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، عن عائشة رضي الله عنها قالت: ما زال بي ذكرُ عمرَ رضي الله عنه وترديدي فيه حتى أتيت في المنام فقيل لي: عمر ابن الخطاب نبي هو؟ فظنَنْت أني دعوتُ بذلك.

١٦٢٢ - **حدثنا** أبو عاصم النبيل، عن إسماعيل بن عبد الملك، عن محمد بن علي أنه سمعه يقول: لما أُتي بجنازة عمر رضي الله عنه فوضعت فقال علي ما أحد أحب إليَّ أن ألقى الله بصحيفته من أن ألقاه بصحيفة هذا المسجى بينكم.

١٦٢٣ - **حدثنا** هارون بن معروف قال، حدثنا ضمرة بن ربيعة، عن عبد الله بن أبي الهذيل. قال: كنا عند حذيفة رضي الله عنه إذ أتاه نعيُ عمر رضي الله عنه فقال حذيفة رضي الله عنه: اليوم ترك الناس حلقة الإسلام.

١٦٢٤ - **حدثنا** موسى بن إسماعيل قال، حدثنا سعيد بن زيد قال حدثنا أبو التّياح. قال حدثنا عبد الله بن أبي الهذيل قال: كنا عند حذيفة رضي الله عنه إذ أتاه نَعْيُ عمر رضي الله عنه، فقال حذيفة رضي الله عنه: [اليوم ترك الناس](١) حافَّةَ الإسلام(٢) [وايم الله لقد جارَ هؤلاء القوم عن القصد حتى لقد حال دونه وُعورة، ما يبصرون القصد ولا يهتدون له، قال: فقال عبد الله بن أبي هذيل: كم ظعنوا بعد ذلك من مظعنة](٣) وقال: [إنما كان مثل الإسلام أيام عمر مثل امرىء مُقبل لم يزل في إقبال، فلما قتل أدبر فلم يزل في إدبار](٤). وقال: [كأن عِلْمَ الناس كان مدسوساً في حجر عمر، والله لا أعرِف رجلاً لا تأخذه في الله لومة لائم إلا عمر. وقال: ما يحبس البلاء عنكم فراسخ إلا موتة في عنق رجل كتب عليه أن يموت يعني عمر](٥).

وفاته رضي الله عنه

١٦٢٥ - **روى** أبو بكر بن إسماعيل، عن محمد بن سعد أنه قال: طعن عمر يوم الأربعاء لأربع بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين، ودفن يوم الأحد هلال المحرم سنة أربع وعشرين، وكانت خلافته عشر سنين وخمسة أشهر وواحداً وعشرين يوماً.

وقال عثمان بن محمد الأحمس: هذا وهم؛ توفي عمر لأربع ليال بقين من ذي الحجة وبويع عثمان يوم الإثنين لليلة بقيت من ذي الحجة.

(١) سقط في الأصل، والإثبات عن سيرة عمر ٢/ ٦٤، وطبقات ابن سعد ٣/ ٣٧٣.
(٢) ورد في هامش اللوحة «هنا نقص كبير».
(٣) سقط في الأصل، والمثبت عن سيرة عمر ٢/ ٦٤ وطبقات ابن سعد ٣/ ٣٧٣.
(٤) سقط في الأصل، والمثبت عن المرجع السابق.
(٥) سقط في الأصل، والمثبت عن المرجع السابق.





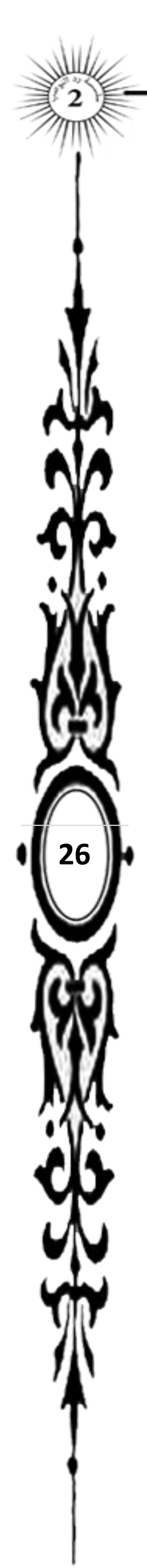
الفتوح

للعلامة أبي محمد أحمد بن أعثم
الكوفي
المتوفى نحو سنة ٣١٤هـ/ ٩٢٦م

المجلد الأول

١ - ٢





حضرت عمر کی وفات بدھ کے دن رات میں (جمعرات) ماہ ذی الحجہ کے تمام ہونے سے ۴ راتیں پہلے واقع ہوئی۔

ما كان عندي شيء أهم من ذلك فإذا أنا مت فأت بي إلى باب عائشة، وقل يستأذن عمر بن الخطاب، ولا تقل أمير المؤمنين، فإن أذنت وإلا ردوا بي إلى مقابر المسلمين.

قال: ثم توفي عمر رحمة الله عليه يوم الأربعاء بالعشي ليلة الخميس لأربع بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين من الهجرة النبوية وهو يومئذ ابن ثلاث وستين سنة[1] والله أعلم وهو حسبنا ونعم الوكيل، ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم.

(١) وكانت ولايته عشر سنين وخمسة أشهر وإحدى وعشرين ليلة.



تاريخ
خليفة بن خياط

أبي عمرو خليفة بن خيّاط بن أبي هُبَيْرة الليثي العصفري

الملقَّب بـ "شَبَاب"

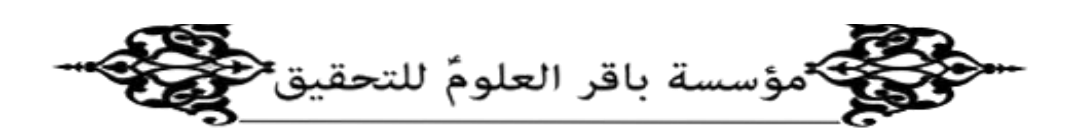
المتوفّى سنة ٢٤٠هـ

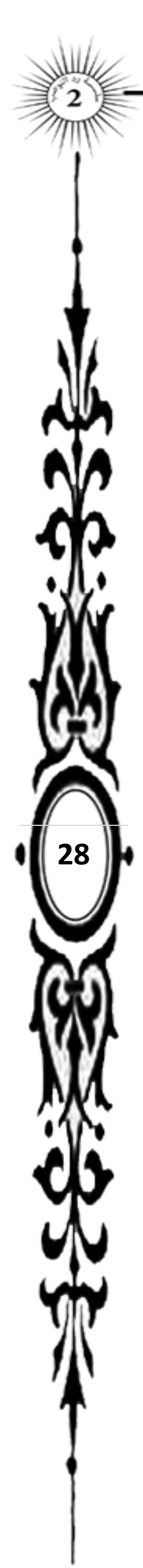
راجعه وضبطه ووثقه ووضع حواشيه وفهرسه

الدكتور مصطفى نجيب فواز
رئيس قسم التاريخ سابقاً
في الجامعة اللبنانية

الدكتورة حكمت كشلي فواز
أستاذة اللغة العربية
في الجامعة اللبنانية

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان





حضرت عمر کی وفات بدھ کے دن ماہ ذی الحجہ کے تمام ہونے سے ۴ دن پہلے واقع ہوئی۔

وحدثني الوليد بن هشام قال: حدثني أبي عن جدي قال: غزا عثمان بن أبي العاص من توَّج سنوات في خلافة عمر، وعثمان يغزو صيفاً ويرجع فيشتو بتوَّج.

وفيها قتل[1] عمر بن الخطاب رحمة الله عليه، طُعِنَ لثلاث بقين من ذي الحجة، فعاش ثلاثة أيام، ويقال سبعة أيام.

روى ابن عليّة عن سعيد عن قتادة عن سالم بن أبي الجعد عن معدان بن طلحة قال: قتل عمر يوم الأربعاء لأربع بقين من ذي الحجة.

يحيى بن محمد عن عبد العزيز بن عمران عن محمد بن عبد الله بن الهذيل قال: «ولد عمر بعد الفيل بثلاث عشرة سنة»[2].

وروي عن أسامة بن زيد عن أبيه عن جده قال: سمعت عمر يقول: ولدت قبل الفجار الأعظم بأربع سنين.

أبو داود عن زهير عن أبي إسحاق عن عامر بن سعد عن جرير عن معاوية قال: مات عمر وهو ابن ثلاث وستين.

أبو أحمد وسلم عن يونس بن أبي إسحاق عن أبي السَّفر عن الشعبي عن معاوية مثله.

ابن أبي عدي عن داود عن عامر مثله.

وحدَّثوا عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن بن عمر قال: توفي وهو ابن بضع وخمسين.

حدثنا من سمع ابن عيينة عن الزهري قال: ابن أربع وخمسين.

وحدثنا معاذ عن أبيه عن قتادة قال: ابن اثنتين وخمسين، صلَّى عليه صهيب بن سنان بين القبر والمنبر.

وكانت ولايته عشر سنين وستة أشهر وخمسة أيام أو تسعة.

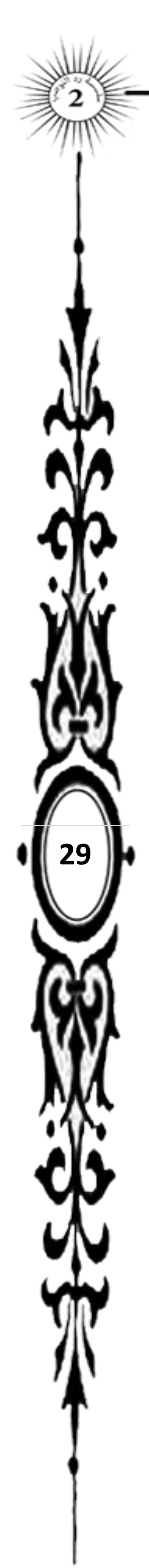
وفيها مات قتادة بن النعمان الأنصاري، وصلّى عليه عمر. ومات ربيعة بن الحارث بن عبد المطلب في خلافة عمر.

تسمية عمال عمر بن الخطاب

على مكة: محرز بن حارثة بن ربيعة بن عبد العزى بن عبد شمس، ثم عَزَله وولى قنفذ بن عمير بن جدعان التيمي، ثم عزله وولى نافع بن عبد الحارث الخُزَاعي، فخرج نافع إلى عمر،

(١) قتله أبو لؤلؤة فيروز المجوسي الأصل، الرومي الدار، وهو قائم يصلي في المحراب صلاة الصبح من يوم الأربعاء. وكان قد ضربه بخنجر ذات طرفين، فضربه ثلاث ضربات وقيل ست ضربات. ابن كثير: البداية والنهاية، ج٧، ص ١٤٢.

(٢) راجع الإصابة لابن حجر العسقلاني، ج٢، ص ٥١١.





الاستيعاب في معرفة الأصحاب

لأبي عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر القرطبي
المتوفى سنة ٤٦٣ هـ

تحقيق وتعليق
الشيخ علي محمد معوض — الشيخ عادل أحمد عبد الموجود

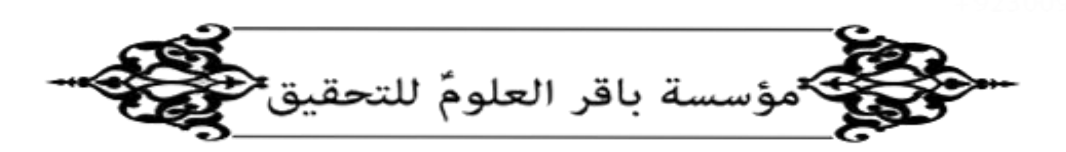
قدم له وقرظه
الأستاذ الدكتور محمد عبد المنعم البري
جامعة الأزهر

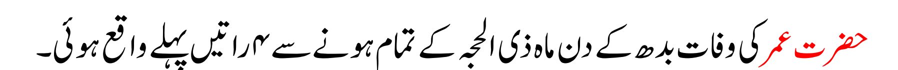
الدكتور جمعة طاهر النجار
جامعة الأزهر

الجزء الثالث

المحتوى
تتمة حرف العين ـ حرف الميم

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت ـ لبنان





الخطّاب رضي الله عنه كتب إلى عامل العراق أنِ ابْعَث إليّ برجلين جَلدَين نبيلين، أسألهما عن العراق وأهله. فبعث إليه عامل العراق لبيد بن ربيعة العامريّ، وعديّ بن حاتم الطّائيّ، فلما قدما المدينة أناخا راحلتيهما بفناء المسجد، ثم دخلا المسجد، فإذا هما بعمرو بن العاص، فقالا له: استأذِن لنا على أمير المؤمنين يا عمرو؟ فقال عمرو: أنتما والله أصبْتما باسمه، نحن المؤمنون وهو أميرنا. فوثب عمرو، فدخل على عمر، فقال: السّلام عليك يا أمير المؤمنين. فقال عمر: ما بدا لك في هذا الاسم؟ يعلم الله لتخرجَنَّ مما قلت أو لأفعَلنّ. قال: إن لبيد بن ربيعة وعديّ بن حاتم قدما فأناخا راحلتيهما بفناء المسجد ثم دخلا المسجد، وقالا لي: استأذن لنا يا عمرو على أمير المؤمنين، فهما والله أصابا اسْمَك؛ أنت الأميرُ، ونحن المؤمنون. قال: فجرى الكِتَابُ من يومئذ.

قال أبو عمر: وكانت الشّفاء جدّة أبي بكر، وروينا من وجوه أن عمر بن الخطّاب رضي الله عنه كان يرمي الجمرة، فأتاه جمر فوقع على صلعته، فأدماه، وثمة رجل من بني لِهْب، فقال: أشعر أمير المؤمنين، لا يحجّ بعدها. قال: ثم جاء إلى الجمرة الثانية، فصاح رجل: يا خليفةَ رسول الله. فقال: لا يحج أمير المؤمنين بعد عامهِ هذا. فقُتل عمر بعد رجوعه من الحجّ.

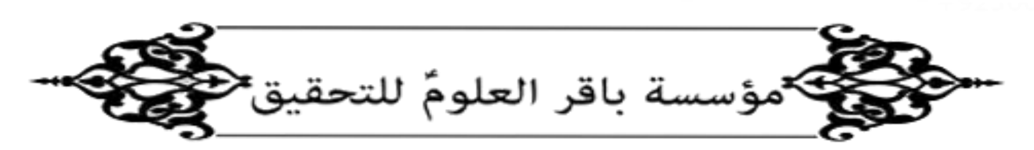
قال محمد بن حبيب: لِهْب ـ مكسورة اللاّم: قبيلة من قبائل الأزد، تعرف فيها العِيافة والزّجْر.

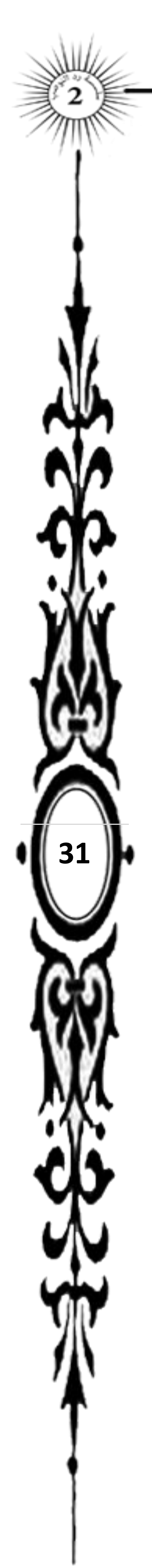
قال أبو عمر: قُتل عمر رضي الله عنه سنة ثلاث وعشرين من ذي الحجّة، طعنه أبو لؤلؤة فيروز غلام المغيرة بن شعبة لثلاث بقين من ذي الحجّة ـ هكذا قال الواقديّ. وغيره قال: لأربع بقين من ذي الحجّة سنة ثلاث وعشرين.

وروى سعيد، عن قتادة، عن سالم بن أبي الجعد، عن معدان بن أبي طلحة اليعمرّي، قال: قُتل عمر يوم الأربعاء لأربع بقين من ذي الحجّة، وكانت خلافته عشر سنين وستة أشهر.

وقال أبو نعيم: قُتل عمر بن الخطّاب يوم الأربعاء لأربع ليالٍ بقين من ذي الحجّة سنة ثلاث وعشرين، وكانت خلافته عشر سنين ونصفاً.

أخبرنا عبد الوارث، حدّثنا قاسم بن أصبغ، حدّثنا محمد بن عبد السّلام، حدّثنا ابن أبي عمر، حدّثنا سفيان بن عيينة، عن يحيى بن سعيد، قال: سمعتُ سعيد بن المسيّب يقول: قَتل أبو لؤلؤة عمر بن الخطّاب رضي الله عنه، فطعن معه اثنا عشر رجلاً، فمات ستة؛





المجالس الوعظية

في

شرح أحاديث خير البرية صلى الله عليه وسلم

من صحيح الإمام البخاري

تأليف

الإمام العلامة شمس الدين محمد بن عمر بن أحمد

السفيري الشافعي

المتوفى ٩٥٦هـ

حققه وخرج أحاديثه

أحمد فتحي عبد الرحمن

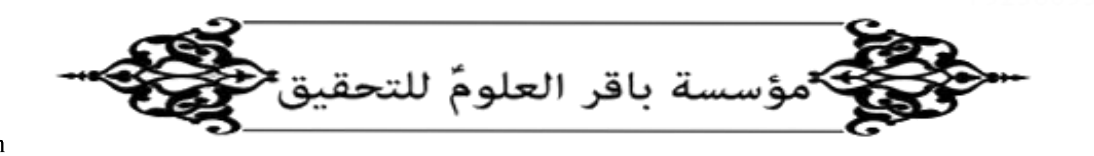
الجزء الأول

منشورات

محمد علي بيضون

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان





حضرت عمر کی شہادت بدھ کے دن ماہ ذی الحجہ کے تمام ہونے سے ۴ دن پہلے ہوئی۔

قال النووي[1]: اختلف في المراد «**بمحدثون**» فقيل معناه: ملهمون، وقيل: معناه مصيبون إذا ظنوا، وقيل: تكلمهم الملائكة ويؤيده أنه جاء في روايته عن رسول الله ﷺ خمسمائه حديث وتسعة وثلاثون حديثاً اتفق البخاري ومسلم على ستة وعشرين منها، وانفرد البخاري بأربعة وثلاثين، ومسلم بإحدى وعشرين، أخرج حديثه أصحاب الكتب الستة وغيرهم، وروى عنه نحو خمسين صحابياً منهم عثمان، وعلي، وطلحة، وسعد، وعبد الرحمن بن عوف وخلائق من التابعين.

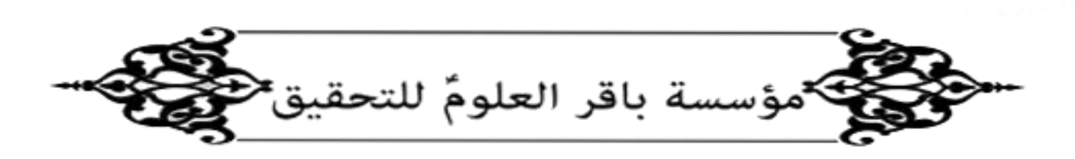
ولي الخلافة عشر سنين وخمسة أشهر أو ستة أشهر قولان، واستشهد يوم الأربعاء لأربع بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين من الهجرة.

واختلف في عمره على ثمانية أقوال ذكرها ابن الملقن في شرح هذا الصحيح وقال: الصحيح أنه مات ابن ثلاث وستين كسن رسول الله ﷺ، وأبي بكر الصديق ﷺ، طلب من الله تعالى في آخر عمره فاستجاب له، فقد قال سعيد بن المسبب قال عمر: اللهم كبرت سني، وضعفت قوتي، وانتشرت رعيتي، فاقبضني إليك غير مضيع ولا مفرط، وكان دعاؤه في أيام التشريق، فما انسلخ ذو الحجة حتى طعن.

طعنه أبو لؤلؤة عبد المغيرة بن شعبة نصراني، وقيل: مجوسي، وسبب طعنه لعمر ﷺ أن المغيرة سيده كان يستغله أي: يأخذ منه كل يوم أربعة دراهم، وكان يثقل على العبد أن يزن كل يوم أربعة دراهم، فجاء إلى عمر يشكو سيده، وقال يا أمير المؤمنين: إن المغيرة قد أثقل عليَّ غلتي فكلمه يخفف عني، فقال له عمر: اتق الله وأحسن إلى مولاك، فغضب العبد وقال: وسع الناس كلهم عدله غيري، وأضمر على قتله واصطنع خنجراً له رأسان، وقيل: سكينا ذا طرفين وسمهما، ثم جاء إلى عمر ﷺ وهو في صلاة الصبح وطعنه ثلاث طعنات فقال: قتلني أو أكلني الكلب، وطعن معه ثلاثة عشر رجلاً مات منهم تسعة، وقيل: سبعة، فلما رأى ذلك رجل من المسلمين طرح عليه برنساً، فلما ظن أنه مأخوذ نحر نفسه فصار إلى لعنة الله وغضبه قال عمر ﷺ: قاتله الله لقد أمرته بمعروف، ثم قال: الحمد لله الذي لم يجعل منيتي على يد رجل يدعي الإسلام، ثم حمل عمر ﷺ إلى منزله، وبقي ثلاثة أيام، وقيل: سبعة ومات ﷺ.

= في صحيحه (١٥/٣١٧، رقم ٦٨٩٤)، والحميدي في مسنده (١/١٢٣، رقم ٢٥٣)، والخلال في السنة (٢/٣١١، رقم ٣٨٧).

(١) انظر: شرح النووي على صحيح مسلم (١٥/١٦٦).





33

أُسْدُ الغَابَة

في معرفة الصّحابة

لعزّ الدّين بن الأثير أبي الحسن
علي بن محمّد الجزري
٥٥٥ - ٦٣٠هـ

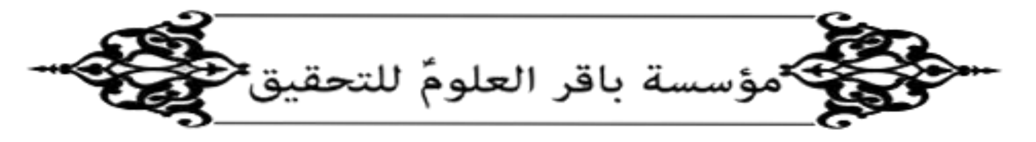
المجلّد الثالث

ع

طبعة مجددة

بإشراف
مكتب البحوث والدراسات
في

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع



حضرت عمر کی وفات ماہ ذی الحجہ کے تمام ہونے سے ۴ راتیں پہلے واقع ہوئی۔

روى أَبو بكر بن إِسماعيل بن محمد بن سعد [عن أَبيه] [١] أنه قال: طعن عمر يوم الأَربعاءِ لأَربع ليال بقين من ذي الحجة، سنة ثلاث وعشرين، ودفن يوم الأَحد [صباح] [١] هلال المحرم سنة أَربع وعشرين، وكانت خلافته عشر سنين، وخمسة أَشهر، وأَحداً وعشرين يوماً.

وقال عثمان بن محمد الأَخنسي [٢]: هذا وهم **توفي عمر لأَربع ليال بقين من ذي الحجة،** وبويع عثمان يوم الاثنين لليلة بقيت من ذي الحجة.

وقال ابن قتيبة: ضربه أَبو لؤلؤة يوم الاثنين لأَربع بقين من ذي الحجة، ومكث ثلاثاً، وتوفي، فصلى عليه صُهَيب، وقبر مع رسول الله ﷺ وأَبي بكر [٣].

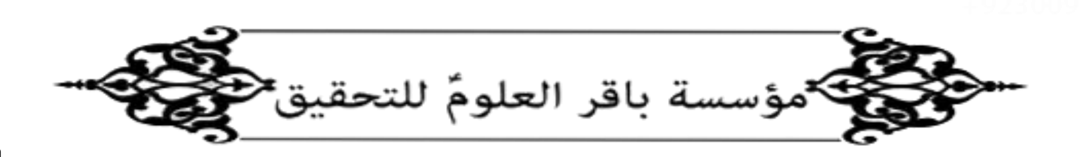
وكانت خلافته عشر سنين، وستة أَشهر، وخمس ليال، وتوفي وهو ابن ثلاث وستين سنة، وقيل: كان عمره خمساً وخمسين سنة، والأَول أَصح ما قيل في عمر:

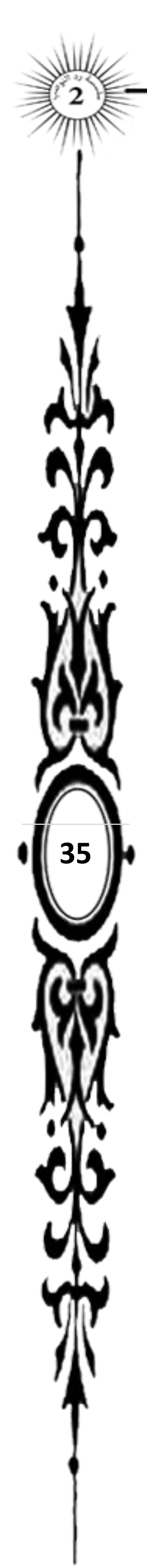
أَنبأَنا أَحمد بن عثمان بن أَبي علي، والحسين بن يوحن بن أَتويه بن النعمان الباوَرْدي قالا: حدثنا الفضل بن محمد بن عبد الواحد بن عبد الرحمن البيلي الأَصبهاني، أَخبرنا أَبو القاسم أَحمد بن منصور الخليلي البلخي، أَنبأَنا أَبو القاسم علي بن أَحمد بن محمد الخزاعي، أَنبأَنا أَبو سعيد الهيثم بن كليب بن شريح بن معقل الشاشي، أَنبأَنا أَبو عيسى الترمذي، قال: حدَّثنا محمد بن بشار، حدثنا محمد بن جعفر، عن شعبة، عن أَبي إِسحاق، عن عامر [٤] بن سعد، عن جرير، عن معاوية أَنه سمعه يخطب قال: مات رسول الله ﷺ وهو ابن ثلاث وستين سنة، وأَبو بكر وعمر وأَنا ابن ثلاث وستين سنة [٥].

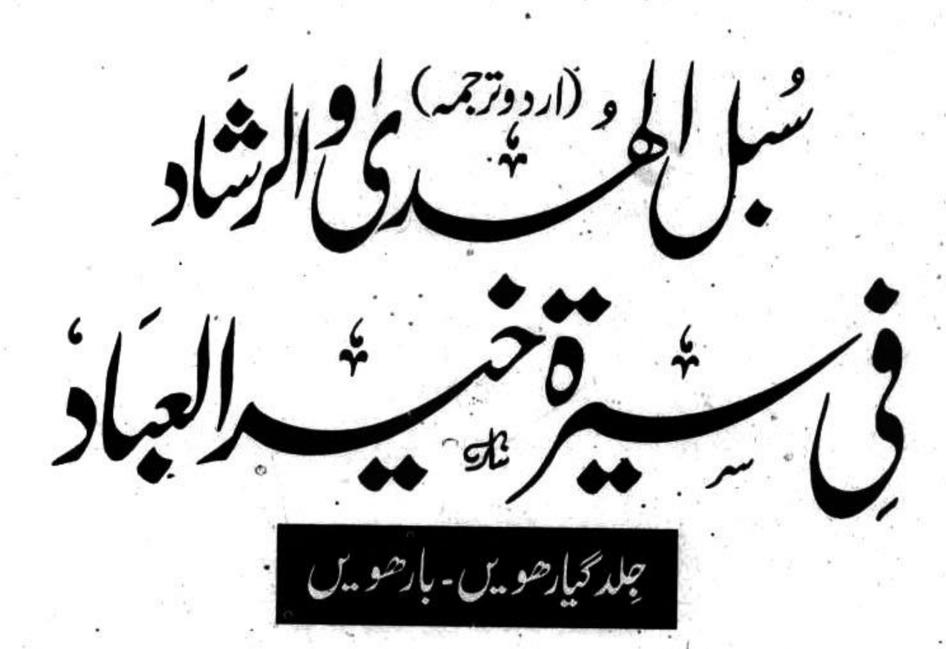
وقال قتادة: طُعن عمر يوم الأَربعاء، ومات يوم الخميس.

---

(١) ما بين القوسين عن الطبقات الكبرى لابن سعد: ٣/ ١/ ٢٦٥.
(٢) في المطبوعة «الأحمسي» مكان الأخنسي، وعثمان بن محمد الأخنسي له ترجمة في التهذيب: ٧/ ١٥٢، وهذا الأثر في الطبقات الكبرى: ٣/١/٢٦٥.
(٣) ينظر المعارف لابن قتيبة: ١٨٣، ١٨٤.
(٤) في المطبوعة: «عباس بن سعد». وهو خطأ، والصواب عن الترمذي، ومسند الإمام أحمد، وينظر ترجمته في التهذيب ٥/٦٤.
(٥) أخرجه الترمذي في أبواب المناقب، ينظر تحفة الأحوذي، الحديث ٣٧٣٣، ١٠/١٣٦، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد في مسند معاوية: ٤/٩٧، ١٠٠، ولفظ المسند في الرواية الأولى: «وأنا اليوم ابن ثلاث وستين». وقال الحافظ أبو العلى في تحفة الأحوذي في تفسير ذلك: «أي: أنا متوقع أن أموت في هذا السن موافقة لهم، قال ميرك: تمنى، لكن لم ينل مطلوبه، بل مات، وهو قريب من ثمانين».



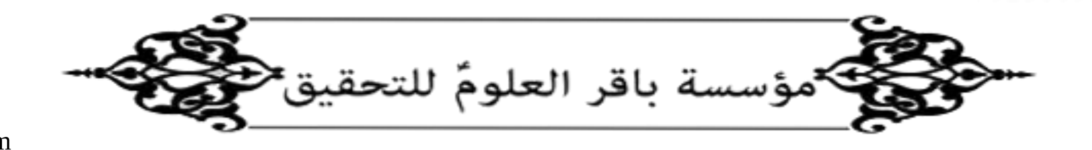




تصنیف: حضرت امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: پروفیسر ذوالفقار علی ساقی
دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

زاویہ پبلشرز
8-C دربار مارکیٹ - لاہور
voice: 042-37300642 - 042-37112954
Email:zaviapublishers@gmail.com
www.zaviapublishers.com



امام محمد بن یوسف صالحی الشامی فرماتے ہیں کہ آپ کی وفات ماہ ذی الحجہ کے مکمل ہونے سے ۴ راتیں پہلے واقع ہوئی



کریں۔ بدھ کے روز وہ زخمی ہوئے۔ ذوالحجہ کی چار راتیں باقی تھیں۔ ہجرت کا چوبیسواں سال تھا ان کے لخت جگر حضرت عبداللہ نے انہیں غسل دیا۔ حضور اکرم ﷺ کی چارپائی پر انہیں اٹھایا گیا۔ حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ انہوں نے چار تکبیریں کہیں۔ اتوار کے روز جب کہ محرم کا چاند طلوع ہو گیا تھا۔ اب ۲۴ھ تھا۔

ایک قول کے مطابق وصال جب ہوا تو ذوالحجہ کی چار راتیں باقی تھیں یا تین راتیں یا ایک رات باقی تھی وقت وصال عمر مبارک ۶۳ برس تھی۔ صحیح میں حضرت امیر معاویہ سے اس طرح روایت ہے۔ جمہور نے لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ، ابوبکر، عمر، علی اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم کے وصال کی عمریں ۶۳ سال تھیں۔ ان کی قبر انور میں حضرات عبداللہ، عثمان اور سعید بن زید رضی اللہ عنہم اترے۔ انہوں نے سب سے پہلے درہ بنایا ان کی خلافت میں بیت المقدس فتح ہوا۔ دمشق، زرنیم، قرقیسیا، السوس، یرموک فتح ہوا، پھر جابیہ، اہواز پھر جلولاء ۹ھ کو فتح ہوا۔ اس کا امیر حضرت سعد بن ابی وقاص تھے۔ قیساریہ فتح ہوا۔ اس کے امیر حضرت معاویہ تھے۔ باب نون فتح ہوا۔ اس کے امیر حضرت عمرو بن عاص تھے، پھر نہاوند فتح ہوا۔ اس کے امیر نعمان بن میمون مزنی تھے۔ یہ ۲۱ھ کو فتح ہوا۔ ۲۲ھ کو الاہواز فتح ہوا۔ اس کے امیر حضرت مغیرہ بن شعبہ تھے اصطخر اور ہذان ۱۹ھ کو فتح ہوئے۔ انہوں نے لگا تار دس سال تک لوگوں کو حج کرایا (رضی اللہ عنہ)۔

تنبیہ

کرمانی نے لکھا ہے: اگر تم کہو کہ اس سے تو لازم آتا ہے کہ وہ حضرت ایوب علیہ السلام سے افضل تھے انہوں نے کہا:

مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ (ص:۴۱)

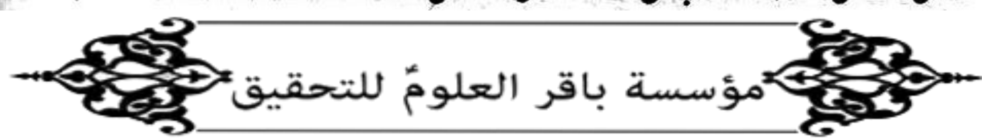
ترجمہ: (الٰہی) پہنچائی ہے مجھے شیطان نے بہت تکلیف اور دکھ۔

تو میں کہوں گا نہیں اذ زمانہ ماضی پر ہی دلالت کرتا ہے۔ یہ زمانہ حال کے ساتھ خاص ہے یہ اپنے ظاہر پر نہیں ہے۔ نیز یہ رستے پر چلنے کی حالت کے ساتھ مقید ہے، ممکن ہے کہ شیطان کسی اور کیفیت میں ان سے ملاقات کر لیتا ہو۔ قاضی عیاض نے لکھا ہے: ممکن ہے کہ آپ نے شیطان کی ان سے دوری کے لئے ضرب المثل بیان کی ہو کہ شیطان اور اس کے چیلے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے دور رہتے ہیں۔ وہ ان پر تسلط نہیں جما سکتے کیونکہ جب تم نیکی کے رستے پر چلتے ہو یا برائی سے روکتے ہو تو شیطان اس میں نفاذ کرتا ہے اسے چھوڑتا نہیں ہے لیکن شیطان کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہ حضرت عمر فاروق میں وسوسہ سازی کرتا اور وہ کسی کام کو چھوڑ دیتے اور کسی اور راستے پر چلنے لگتے۔ اس طریق سے مراد حقیقی رستہ نہیں ہے کیونکہ ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ (الاعراف:۲۷)

ترجمہ: بے شک دیکھتا ہے تمہیں وہ اور اس کا کنبہ جہاں سے تم نہیں دیکھتے ہو انہیں۔

وہ اس وقت ان سے نہ ڈرتا ہو جب ان سے رستے میں ملتے ہوں کیونکہ وہ اسے دیکھ نہ سکتے تھے۔





المعين على تفهم الأربعين

تأليف

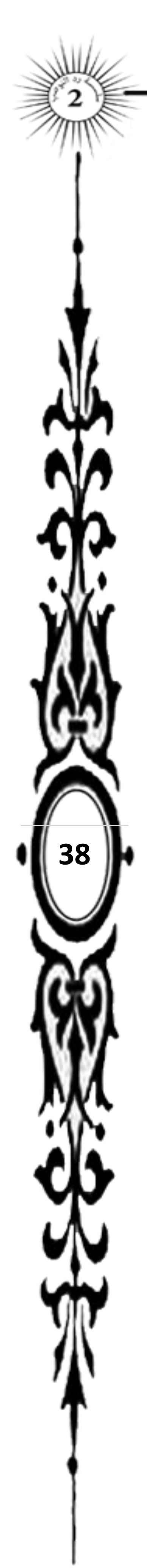
العلامة الفقيه المحدث أبي حفص عمر بن علي بن أحمد الأنصاري الشافعي المعروف بابن الملقن

(٧٢٣ - ٨٠٤ هـ)

دراسة وتحقيق

د. دغش بن شبيب العجمي

مكتبة أهل الأثر للنشر والتوزيع



حضرت عمر کی شہادت بدھ کے دن ماہ ذی الحجہ کے تمام ہونے سے ۴ دن پہلے ۲۳ھ میں ہوئی۔

إلىٰ موضعه الآن -وكان مُلْتَصِقاً بالبيت- ، وكَمْ لَهُ مِنْ سابقةٍ ولاحِقةٍ ، ونَزَل القرآن بموافقته في عِدَّةِ مواضع .

رُوِيَ لهُ عن النبي ﷺ خمسمائة حديث ونيِّف ، اتفق الشيخان منها علىٰ ستةٍ وعِشرين حديثاً ، وانفرد البخاري بأربعةٍ وثلاثين ، ومسلم بأحد وعشرين .

ولِيَ الخِلافة عشر سنين ونصف ، واستُشْهِدَ يومَ الأربعاء لأربع بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين من الهجرة ، وهو ابن ثلاث وستين سنة -علىٰ الصحيح- ، وغَسَّلهُ ابنهُ الزاهد : عبد الله ، وكَفَّنَهُ في ثوبين سحولِيَّين ، وصلَّىٰ عليه : صُهيب ، ودُفِنَ في الحجرة النبوية علىٰ ساكنها محمد رسول الله أفضلُ الصلاة والسلام .

قَتَلَهُ أبو لؤلؤة فيروز النصراني -قاتلهُ الله تعالىٰ- [(١)] .

وترجمتهُ مبسوطةٌ في «شَرْحِي للعُمْدَة» ، وَذَكَرتُ فيها أن في الرواة عمر بن الخطاب ستةٌ سواه [(٢)] ، نعم ؛ هوَ فَرْدٌ في الصحابة -رضوان الله تعالىٰ عنهم أجمعين- [(٣)] .

* * *

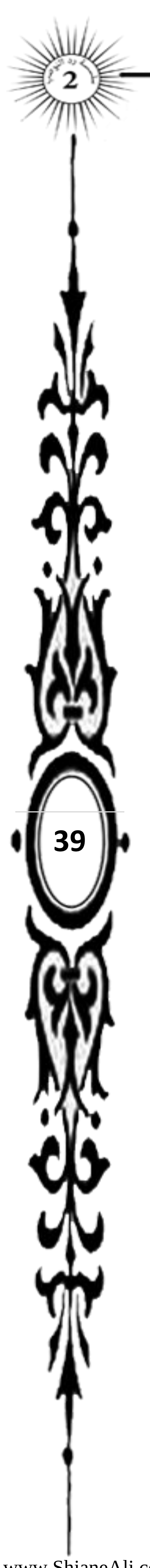
وأَمَّا البخاري - مُخَرِّجُ الحديث - فهو : أميرُ المؤمنين أبو عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة بن بَرْدِزْبه -بفتح الباء وإسكان

---

(١) والمشهور أنه مجوسي . انظر : «الإعلام بفوائد عمدة الأحكام» للمؤلف (١/ ١٤٣) .

(٢) «الإعلام» (١/ ١٤٥) . وانظر : «المتفق والمُفْترق» للخطيب (٣/ ١٦٠٠-١٦٠٣) .

(٣) انظر : «الإعلام» (١/ ١٣٩-١٤٦) .
وانظر في ترجمة الفاروق رضي الله عنه : «الاستيعاب» (٢/ ٤٥٠) ، و«أُسد الغابة» (٤/ ١٤٥) . وأوسع ما كُتِبَ في سيرته : «محض الصواب في فضائل أمير المؤمنين عمر بن الخطاب» للعلامة يوسف بن عبد الهادي الحنبلي (٩٠٩هـ) وهو مطبوع .



الاعتقاد

والهداية إلى سبيل الرشاد

للحافظ الإمام أبي بكر أحمد بن الحسين

ابن علي بن موسى البيهقي

رحمه الله

علق عليه

سماحة الشيخ عبد الرزاق عفيفي

رحمه الله

قدم له وعلق عليه

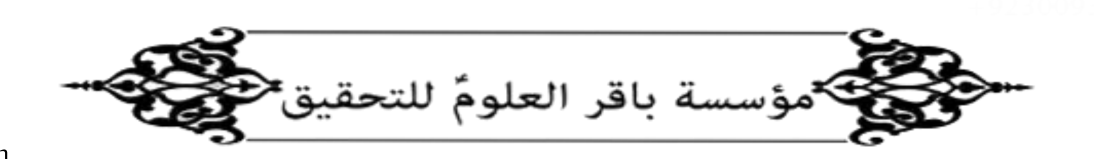
فضيلة الشيخ عبد الرحمن بن صالح المحمود

حققه وعلق عليه

أبو عبد الله أحمد بن إبراهيم أبو العينين

لأول مرة محققة على خمس نسخ

دار الفضيلة





حضرت عمر کا قتل بدھ کے دن ماہ ذی الحجہ کے تمام ہونے سے ۴ راتیں پہلے واقع ہوا۔

قال : وحدثنا حنبل ، قال : ثنا عاصم بن علي ، ثنا أبو معشر ، قال : استخلف أبو بكر في شهر ربيع الأول حين توفي رسول الله ﷺ ، ومات لثمان بقين من جمادىٰ الآخرة يوم الاثنين في سنة ثلاث عشرة ، فكانت خلافته سنتين وأربعة أشهر إلا عشر ليال ، وقتل عمر يوم الأربعاء لأربع ليال بقين من ذي الحجة تمام سنة ثلاث وعشرين ، فكانت خلافته عشر سنين وستة أشهر وأربعة أيام ، وقتل عثمان بن عفان يوم الجمعة لثمان عشرة مضت من ذي الحجة سنة خمس وثلاثين ، فكانت خلافته اثنتي عشرة سنة إلا اثني عشر يومًا ، وقتل علي ابن أبي طالب في رمضان يوم الجمعة لسبع عشرة من رمضان سنة أربعين ، فكانت خلافته خمس سنين إلا ثلاثة أشهر وقيل إلا شهرين[١] .

أخبرنا أبو علي الحسين بن محمد بن محمد بن علي الروذباري ، أنا أبو بكر ابن داسة ، ثنا أبو داود ، ثنا محمد بن المثنىٰ ، ثنا عفان بن مسلم ، ثنا حماد بن سلمة ، عن أشعث بن عبد الرحمن ، عن أبيه ، عن سمرة بن جندب أن رجلاً قال : يا رسول الله ، إني رأيت كأن دلوًا دلي من السماء فجاء أبو بكر فأخذ بعراقيها فشرب شربًا ضعيفًا ، ثم جاء عمر فأخذ بعراقيها فشرب حتىٰ تضلع ، ثم جاء عثمان فأخذ بعراقيها فشرب حتىٰ تضلع ، ثم جاء علي فأخذ بعراقيها فانتشطت ، وانتضح عليه منه شيء[٢] .

(١) إسناد الأثر صحيح .

وأبو عمرو بن السماك هو عثمان بن أحمد بن عبد الله الدقاق .

قال الخطيب في تاريخه (١١ / ٣٠٢) : وكان ثقة ثبتًا .

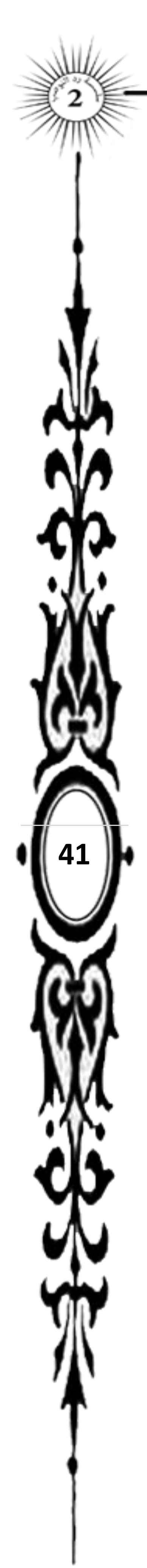
وأبو معشر وهو نجيح بن عبد الرحمن السندي ضعيف في الحديث ، لكنه عارف بالتاريخ .

قال أبو حاتم : كان أحمد يرضاه ، ويقول : كان بصيراً بالمغازي .

وقال الخليلي : أبو معشر له مكان في العلم والتاريخ ، وتاريخه احتج به الأئمة ، وضعفوه في الحديث .

(٢) حديث ضعيف .

رواه أبو داود (٤٦٣٧) ، وأحمد (٥ / ٢١) ، وابن أبي شيبة (٧ / ٤٨٢) ، وابن أبي عاصم=



الجزء الثاني

من

الرياض النضرة في مناقب العشرة

تأليف

الامام شيخ مشايخ الفقه والحديث حافظ
عصره وزمانه أبى جعفر أحمد الشهير
بالمحب الطبري تغمده الله

برحمتــــــــه

آمــــين

....

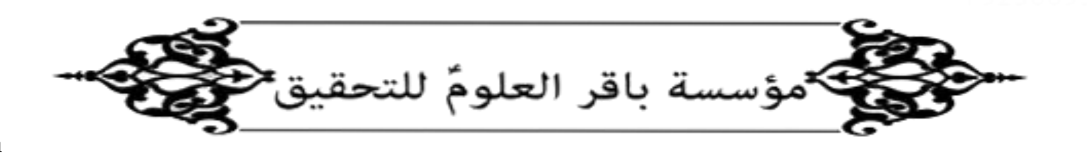
عنى بتصحيحه

السيد محمد بدر الدين النعسانى الحلبى

الطبعة الاولى

على نفقة السيد محمد كامل أفندى النعسانى ومحمد عبد العزيز

يطلب من محل السادات محمد أمين الخانجى وشركاه بالاستانه ومصر



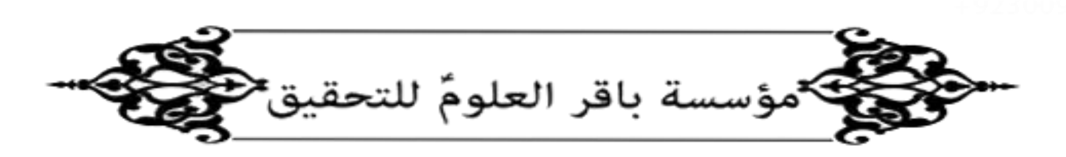
حضرت عمر کی وفات علمائے تاریخ کے نزدیک ماہ ذی الحجہ کے تمام ہونے سے ۴ دن پہلے ہوئی۔

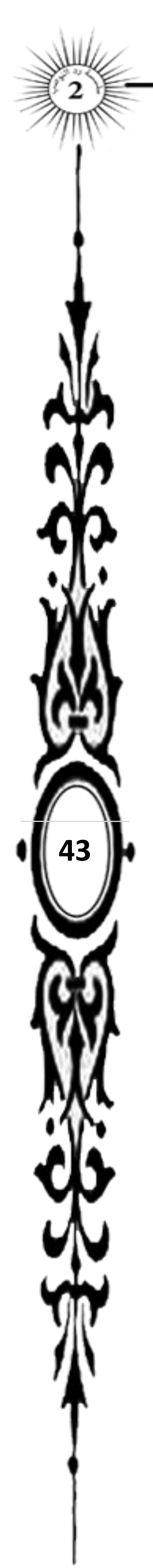
(ذكر وصاياه)

تقدم منها وصيته ابنه بدينه وتوصيته الخليفة من بعده في الذكر الاول من هذا الفصل ووصيته بالمهاجرين والانصار وغيرهم تقدم قبل هذا بذكرين * وعن عمر انه نظر الى على وقال اتق الله ان وليت شيأ من أمور الناس فلا تحملن بنى هاشم على رقاب المسلمين ثم نظر الى عثمان فقال اتق الله ان وليت شيأ من أمور المسلمين فلا تحملن بنى أمية أوقال بنى أبى معيط على رقاب المسلمين ثم نظر الى سعد والزبير فقال وأنتما فاتقيا الله ان وليتما شيأ من أمور المسلمين * وفي رواية انه قال لعبد الرحمن ان كنت على شىء من أمور الناس فلا تحملن أقاربك على رقاب الناس وعن ابن عمر ان عمر قال له اذا أنامت فاغمضنى واقصد في كفنى فانه ان كان لى عند الله خير أبدلنى خيرا منه وان كنت على غير ذلك سلبنى واقصد في حفرتى فانه ان كان لى عند الله خير وسع لى فيها مد بصرى وان كنت على غير ذلك ضيق على حتى تختلف اضلاعى ولا تخرج معى امرأة ولا تزكونى بما ليس في فان الله هو أعلم بى وأسرعوا في المشى فان كان لى عند الله خير تقدمونى اليه والا فشر تضعونه عن رقابكم * وعن حفصة أم المؤمنين انها دخلت عليه وهى تبكى تقول ياصاحب رسول الله ياصهر رسول الله فقال عمر لابنه أجلسنى فلا صبر لى على ماأسمع فاسنده الى صدره فقال انى أقسم عليك بما لى عليك من الحق أن لاتندبينى بعد مجلسك هذا فأما عينيك فلن أملكها انه ليس من ميت يندب بما ليس فيه الا الملائكة تمقته

(ذكر تاريخ موته ومدة مكثه بعد الجراحة ومن صلى عليه وما سمع منه حين احتضر)

قال أهل العلم بالتاريخ توفي لاربع بقين من ذى الحجة سنة ثلاث وعشرين وقيل طعن لذلك ومات في آخر الحجة واتفق هؤلاء على انه أقام بعد ماطعن ثلاثا ثم مات وصلى عليه صهيب ودفن في حجرة عائشة ذكره ابن قتيبة والسلفى وغيرهما * وعن عروة بن الزبير قال لما قتل عمر استبق على وعثمان للصلاة عليه فقال لهما صهيب اليكما عنى فقد وليت من أمركما أكثر من الصلاة على عمر وأنا أصلى بكم المكتوبة فصلى عليه صهيب خرجه الخجندى وروى انه كان يقول حين احتضر ورأسه في حجر عبد الله بن عمر ظلوم لنفسى غير انى مسلم أصلى صلاتى كلها وأصوم خرجه







المعارف

لابن قتيبة

أبي محمد عبد الله بن مسلم

٢١٣ هـ (٨٢٨ م) — ٢٧٦ هـ (٨٨٩ م)

صححه وعلق عليه وراجعه على نسخة جوتنجن ونسخة خطية أخرى
فى دار الكتب المصرية

محمد اسماعيل عبد الله الصاوي

(١) فهرست ابن النديم ٩٦
(٢) الفاروق جلد ١ ص 35

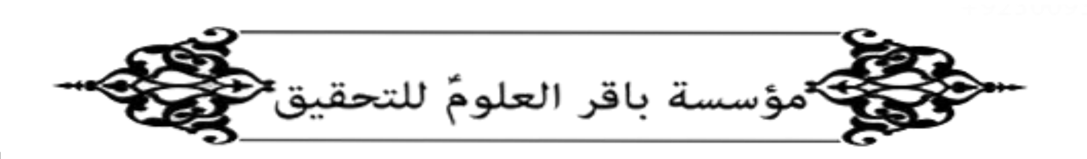
وقدم له

ثروت عكاشه

ناشر

قديمي كتب خانه

آرام باغ — كراچي





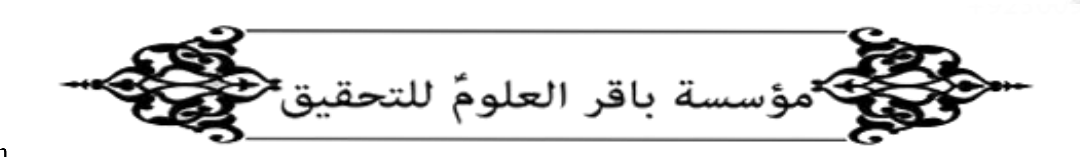
حضرت عمر کو ابولولو فیروز نے پیر کے دن قتل کیا جب کہ ماہ ذی الحجہ کے تمام ہونے میں ۴ راتیں باقی تھی ۔

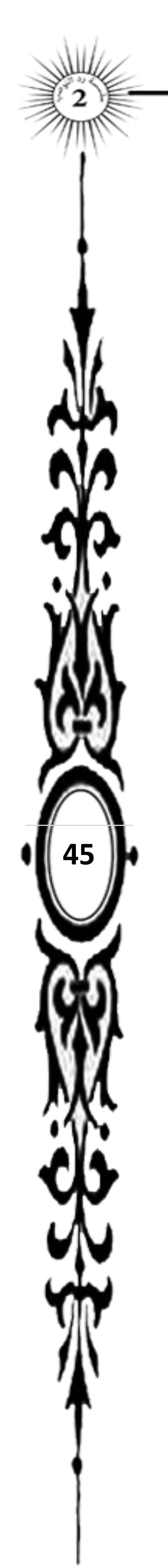
سنى ولايته بيت المقدس ودمشق صلحا على يد خالد بن الوليد ومَيْسان ودَسْت مَيسان (١) وأبَزْ قُباد واليَرْموك ثم كانت وقعة الجابية والأهواز وكورها على يد ابو موسى الاشعرى وكانت وقعة جَلُولاء سنة تسع عشرة وأميرها سعد بن ابى وقّاص وفيها كانت قَيْسارِيّة وأميرها معاوية بن أبى سفيان ثم كانت وقعة بابِلْيون سنة عشرين وأميرها عمرو بن العاص وكانت وقعة نَهاوَنْد سنة احدى وعشرين وأميرها النُّعمان بن مُقرِّن المُزَنى وكانت أرَّجان من الأهواز سنة اثنتين وعشرين وأميرها المُغيرة بن شُعبة وكانت اصطخر الأولى وهَمَذان سنة ثلاث وعشرين * فأما الرَّمادة (٢) من طاعون عَمَواس فكان سنة ثمان عشرة وحج عمر بالناس عشر سنين متوالية ثم صدر إلى المدينة فقتله فيروز أبو لُؤلؤة غلام المغيرة بن شعبة يوم الاثنين لأربع ليال بقين من ذى الحجة تتمة سنة ثلاث وعشرين سنة قال الواقدى طعن يوم الأربعاء لسبع بقين من ذى الحجة ومكث ثلاثا ثم توفى لاربع بقين وصلى عليه صُهيب وقبر فى حجرة عائشة رضى الله عنها مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبى بكر رضى الله عنهما * قال ابن اسحق كانت ولايته عشر سنين وستة أشهر وخمس ليال .

(سن عمر بن الخطاب رضى الله عنه) واختلفوا فى سنه فقال ابن اسحق قبض وهو ابن خمس وخمسين سنة وهو قول أبى اليَقظان وذكر الواقدى عن قَيس ابن الرَّبيع عن ابى اسحق عن عامر بن سعد توفى عمر بن الخطاب رضى الله عنه وهو ابن ثلاث وستين سنة ولاأرى هذا إلا غلطا والقول هو الأول وحدثنى زيد بن أخزم قال حدثنا أبو قتيبة عن جرير بن حازم عن أيوب عن نافع عن ابن عمر قال قتل عمر بن الخطاب وهو ابن خمس وخمسين سنة (ولد عمر بن الخطاب لصلبه وأعقابهم) وولد عمر بن الخطاب عبد الله وحَفصة أمهما زينب بنت مَظعون وعُبيد الله وأمه مُليكة بنت جَرْول الخُزاعية وعاصما وأمه جَميلة بنت عاصم بن ثابت حَمِىّ الدَّبْر وفاطمة وزيدا وأمهما أم كُلثوم بنت على بن أبى طالب من فاطمة بنت رسول

(١) رسمت فى ياقوت متصلة هكذا دستميسان بفتح الدال واسكان السين وضم التاء وهى كورة بين واسط والبصرة .

(٢) يقال له عام الرمادة بفتح الراء وتشديدها وقد رسم فى الأصول بالزاى المعجمة والصواب ما ذكرناه .





المهذب
في اختصار
السنن الكبير
للبيهقي

اختصره

الإمام أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي الشافعي

المتوفى سنة ٧٤٨ هـ

تحقيق

دار المشكاة للبحث العلمي

بإشراف

أبي تميم ياسر بن إبراهيم

المجلد الأول

دار الوطن للنشر



حضرت عمر کی موت بدھ کے دن واقع ہوئی جبکہ ماہ ذی الحجہ کے تمام ہونے میں ۴ دن باقی تھے۔

أبي قحافة عند آخر عهده بالدنيا/ خارجًا منها وأول عهده بالآخرة داخلاً فيها حين يصدق الكاذب ويؤدي الخائن ويؤمن الكافر: إني استخلفت بعدي عمر بن الخطاب، فإن عدل فذلك ظني به ورجائي فيه، وإن بدل وجار فلا أعلم الغيب، ولكل امرئ ما اكتسب ﴿وسيعلم الذين ظلموا أي منقلب ينقلبون﴾[1]». ورواه محمد بن عبد الرحمن بن المجبر، عن هشام، عن أبيه، عن عائشة.

من جعل الأمر شورى

١٢٨٦٦ - ابن أبي عروبة (م)[2] عن قتادة، عن سالم بن أبي الجعد، عن معدان بن أبي طلحة «أن عمر حمد الله وأثنى عليه ثم قال: يا أيها الناس، إني رأيت كأن ديكًا نقرني نقرة أو نقرتين وإني لا أرى ذلك إلا لحضور أجلي، وإن ناسًا يأمروني بأن أستخلف، وإن الله لم يكن ليضيع دينه وخلافته وما بعث به رسوله، فإن عجل بي أمر فالشورى في هؤلاء الستة الذين توفي رسول الله ﷺ وهو عنهم راض، فمن بايعتم فاسمعوا له وأطيعوا، وإن ناسًا سيطعنون في ذلك فإن فعلوا فأولئك أعداء الله الكفرة الضلال أنا جاهدتهم بيدي هذه على الإسلام، وإني لا أدع شيئًا أهم عندي من أمر الكلالة، وما أغلظ لي رسول الله ﷺ في شيء ما أغلظ لي فيه. فطعن بأصبعه في صدري أو في جنبي ثم قال: يا عمر، يكفيك آية الصيف التي في آخر سورة النساء. وإني إن أعش أقضي فيها بقضاء لا يختلف فيه أحد قرأ القرآن ومن لم يقرأ القرآن، وإني أشهد الله على أمراء الأمصار فإني إنما بعثتهم ليعلموا الناس دينهم وسنة نبيهم ويرفعوا إلينا ما أشكل عليهم، وإنكم أيها الناس تأكلون من شجرتين لا أراهما إلا خبيثتين، قد كنت أرى الرجل على عهد رسول الله يوجد ريحهما منه فيؤخذ بيده فيخرج إلى البقيع، فمن أكلهما فليمتهما طبخًا؛ الثوم والبصل. قال: خطب لهم يوم الجمعة ومات يوم الأربعاء لأربع بقين من ذي الحجة».

(١) الشعراء: ٢٢٧.

(٢) مسلم (٣/ ١٢٣٦ رقم ١٦١٧) [٩].

وأخرجه النسائي في الكبرى (٦/ ٣٣٢ رقم ١١١٣٥)، وابن ماجه (٢/ ٩١٠ رقم ٢٧٢٦) كلاهما من طريق قتادة به.



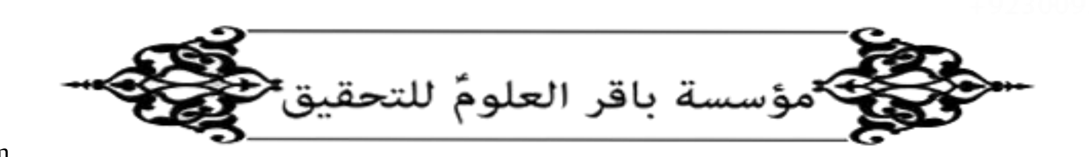
مُسْنَدُ أَبِي عَوَانَة

للإمام الجليل أبي عوانة يعقوب بن إسحاق
الأسفرائيني المتوفى ٣١٦ هـ
رضي الله عنه

تحقيق
أيمن بن عارف الدمشقي

الجزء الأول

دار المعرفة
بيروت - لبنان



حضرت عمر کی موت بدھ کے دن واقع ہوئی جبکہ ماہ ذی الحجہ کے تمام ہونے میں ۴ دن باقی تھے۔

آكلهما لابد فليمتهما طبخا[١].

[١٢١٨] **حدثنا** أبو علي الزعفراني والدوري وابن المنادي قالوا : ثنا شبابة قال : ثنا شعبة عن قتادة ، عن سالم بن أبي الجعد ، عن معدان بن أبي طلحة اليعمري قال : خطبنا عمر ابن الخطاب رضي الله عنه فقال : رأيت كأن ديكًا أحمر نقرني نقرة أو نقرتين ، فلا أرى ذلك إلا لحضور أجلي ، فإن عجل بي أمر فإن الشورى إلى هؤلاء الستة الذين تُوفي رسول الله ﷺ وهو عنهم راض . وإني أعلم أن أناسًا سيطعنون في هذا الأمر بعدي ، فإن فعلوا فأولئك أعداء الله الكفار الضلال أنا جاهدتهم بيدي هذه على الإسلام . إني أُشهد الله على أمراء الأمصار فإني إنما بعثتهم ليعلموا الناس دينهم وسنة نبيهم وليقسموا فيهم فيأهم . قال : وما أغلظ لي رسول الله ﷺ - أو ما نازلت رسول الله ﷺ في شيء ما أغلظ لي في آية الكلالة حتى ضرب في صدري وقال : **تكفيك آية الصيف ﴿ يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة ﴾** [النساء : ١٧٦] إلى آخر الآية . وسأقضي فيها بقضاء يعلمه من يقرأ ومن لا يقرأ : هو ما خلا الأب أحسب - ألا أيها الناس إنكم تأكلون من شجرتين لا أراهما إلا خبيثتين : الثوم والبصل . وإن كان رسول الله ﷺ ليأمر بالرجل يوجد منه ريحهما أن يخرج إلى البقيع . فمن كان منكم آكلهما فليمتهما طبخًا[٢] .

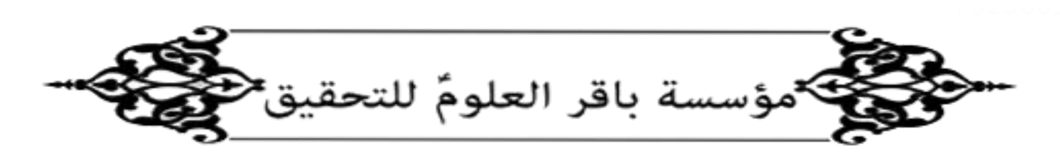
[١٢١٩] **حدثنا** محمد بن إسحاق قال : ثنا عبد الله بن بكر السهمي قال : ثنا سعيد ابن أبي عروبة عن قتادة بإسناده نحوه - وقال : توفي رسول الله ﷺ وهو عنهم راض ، وفيه : وإني أُشهد الله على أمراء الأمصار فإني إنما بعثتهم ليعلموا الناس دينهم وسنة نبيهم ﷺ ويقسموا فيهم فيأهم ويعدلوا عليهم ويرفعوا إلينا ما أُشكل عليهم . ثم إنكم أيها الناس تأكلون من شجرتين لا أراهما إلا خبيثتين ، قد كنت أرى الرجل على عهد رسول الله ﷺ يوجد ريحهما منه ، فيؤخذ بيده فيخرج إلى البقيع . فمن كان آكلهما فليمتهما نضجًا : الثوم والبصل .

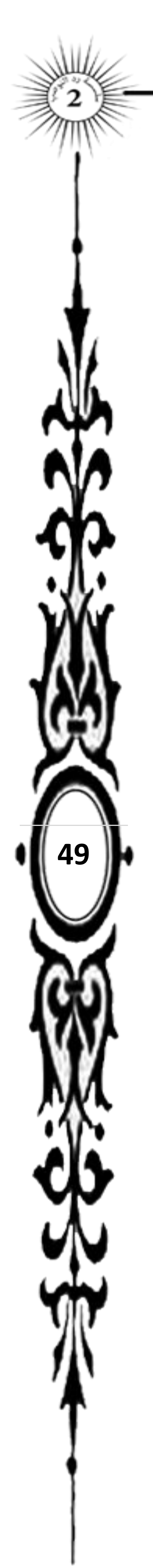
خطب الناس بها يوم الجمعة ومات يوم الأربعاء لأربع من ذي الحجة[٣].

(١) مسلم (٥٦٧ / ٧٨) من طريق هشام .

(٢) مسلم (٥٦٧ / عقب ٧٨) من طريق شبابة ، ولم يسق لفظه .

(٣) مسلم (٥٦٧ / عقب ٧٨) ولم يسق لفظه .





الطبقات الكبرى

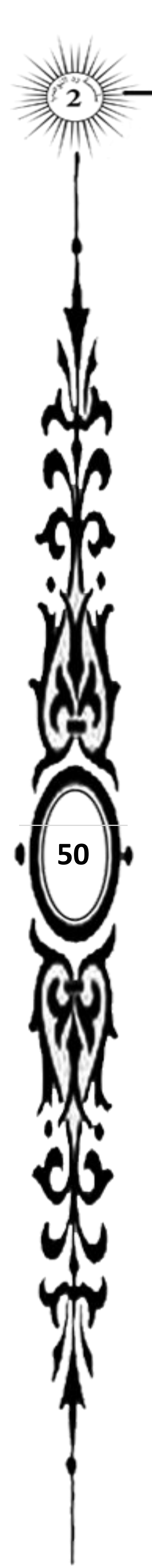
لمحمد بن سعد بن منيع الهاشمي البصري
المعروف بابن سعد

الجزء الثالث

في البدريين من المهاجرين والأنصار

دراسة وتحقيق
محمد عبد القادر عطا

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان



حضرت عمر کی وفات ماہ ذی الحجہ کے تمام ہونے سے ۴ راتیں پہلے واقع۔

يَمْضي اليومُ الثالث حتى يُؤمّروا أحدَهم، اللّهمّ أنت خليفتي عليهم.

قال: أخبرنا محمد بن عمر قال: حدّثني مالك بن أبي الرّجال قال: حدّثني إسحاق بن عبدالله بن أبي طلحة قال: وافَى أبو طلحة في أصحابه ساعةَ قُبِرَ عمرُ فلَزِمَ أصحابَ الشّورى، فلمّا جعلوا أمرهم إلى ابن عوف يَخْتارُ لهم منهم لَزِمَ أبو طلحة بابَ ابن عوف في أصحابه حتى بايع عثمانَ بن عفّان.

قال: أخبرنا عمرو بن عاصم الكلابي قال: أخبرنا همّام بن يحيَى قال: أخبرنا قتادة أنّ عمر بن الخطّاب طُعن يوم الأربعاء ومات يوم الخميس، رحمه الله.

قال: أخبرنا محمد بن عمر قال: حدّثني أبو بكر بن إسماعيل بن محمّد بن سعد عن أبيه قال: طُعن عمر بن الخطّاب يوم الأربعاء لأربع ليالٍ بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين ودُفن يوم الأحد صَباحَ هلالِ المحرّم سنة أربعٍ وعشرين، فكانت ولايته عشر سنين وخمسة أشهر وإحدى وعشرين ليلة من مُتوفَّى أبي بكر الصّدّيق على رأس اثنين وعشرين سنة وتسعة أشهر وثلاثة عشر يوماً من الهجرة، وبُويع لعثمان بن عفّان يوم الاثنين لثلاث ليالٍ مضين من المحرّم. قال فذكرتُ ذلك لعثمان بن محمّد الأخنسي فقال: ما أراك إلا قد وَهِلت، توفّي عمر لأربع ليالٍ بقين من ذي الحجّة وبويعَ لعثمان يوم الاثنين لليلة بقيت من ذي الحجّة فاسْتقبَل بخلافته المحرّم سنة أربع وعشرين.

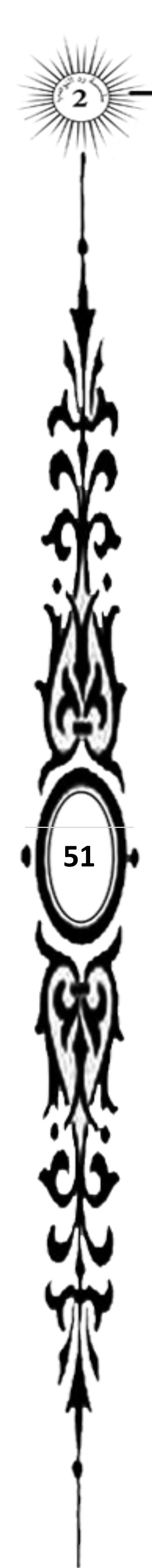
قال: أخبرنا يحيَى بن عبّاد قال: أخبرنا شعبة قال: أخبرني أبو إسحاق عن عامر ابن سعد عن حريز أنّه سمع معاوية يقول: توفّي عمر وهو ابن ثلاثٍ وستين.

قال: أخبرنا الفضل بن دُكين قال: أخبرنا شَريك بن عبدالله عن أبي إسحاق قال: مات عمر وهو ابن ثلاثٍ وستّين سنة.

قال محمد بن عمر: ولا يُعْرَفُ هذا الحديث عندنا بالمدينة.

قال: أخبرنا محمد بن عمر قال: أخبرنا هشام بن سعد عن زيد بن أسلم عن أبيه قال: توفّي عمر وهو ابن ستّين سنة، قال محمد بن عمر: وهذا أثبت الأقاويل عندنا وقد رُوِي غيرُ ذلك.

قال: أخبرنا محمد بن عمر قال: حدّثني عبدالله بن عمر العمري عن نافع عن ابن عمر أنّه توفّي وهو ابن بضع وخمسين سنة.





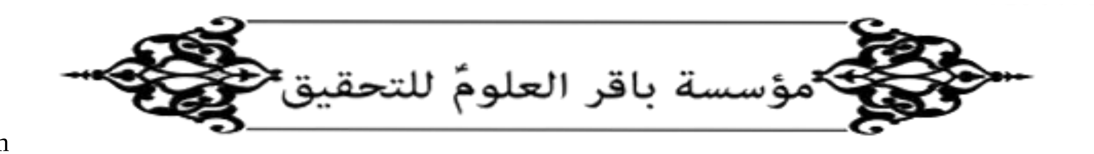
للإمام الحافظ أبي الفداء إسماعيل ابن كثير القرشي الدمشقي
المتوفى سنة ٧٧٤ هـ

اعتنى بهذه الطبعة ووثقها

عبد الرحمن اللادقي | محمد غازي بيضون

الجـــزء الســابع

دار المعرفة
بيروت - لبنان





حضرت عمر کی وفات ماہ ذی الحجہ کے تمام ہونے سے ۴ راتیں پہلے واقع۔

مستهل المحرم من سنة أربع وعشرين، بالحجرة النبوية، إلى جانب الصديق، عن إذن أم المؤمنين عائشة رضي اللَّه عنها في ذلك، وفي ذلك اليوم حكم أمير المؤمنين عثمان بن عفان رضي اللَّه عنه.

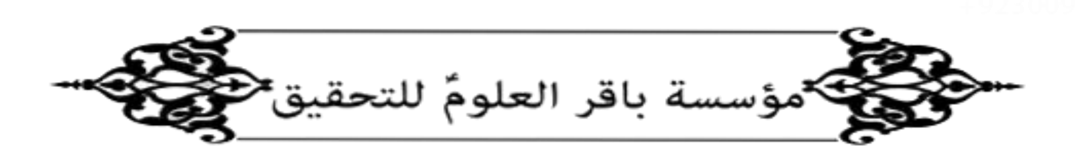
قال الواقدي رَحِمَهُ اللَّهُ: حدثني أبو بكر بن إسماعيل بن محمد بن سعد، عن أبيه قال: طعن عمر يوم الأربعاء لأربع ليالٍ بقين من ذي الحجة سنة ثلاثٍ وعشرين، ودفن يوم الأحد صباح هلال المحرم سنة أربعٍ وعشرين فكانت ولايته عشر سنين وخمسة أشهرٍ وأحداً وعشرين يوماً، وبويع لعثمان يوم الاثنين لثلاثٍ مضين من المحرم. قال: فذكرت ذلك لعثمان الأخنس فقال: ما أراك إلاّ وهلت، توفي عمر لأربع ليال بقين من ذي الحجة، وبويع لعثمان لليلة بقيت من ذي الحجة، فاستقبل بخلافته المحرم سنة أربع وعشرين. وقال أبو معشر: قتل عمر لأربع بقين من ذي الحجة تمام سنة ثلاث وعشرين، وكانت خلافته عشر سنين وستة أشهر وأربعة أيام، وبويع عثمان بن عفان.

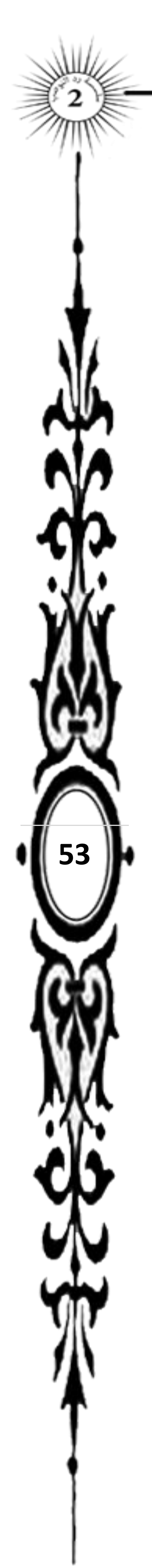
وقال ابن جرير: حدثت عن هشام بن محمد قال: قتل عمر لثلاث بقين من ذي الحجة سنة ثلاثٍ وعشرين، فكانت خلافته عشر سنين وستة أشهرٍ وأربعة أيامٍ. وقال سيف عن خليد بن وفرة ومجالد، قالا: استخلف عثمان لثلاث من المحرم، فخرج فصلّى بالناس صلاة العصر. وقال علي بن محمد المدائني، عن شريك، عن الأعمش ـ أو جابر الجعفي ـ عن عوف بن مالك الأشجعي وعامر بن أبي محمد، عن أشياخ من قومه، وعثمان بن عبد الرحمٰن، عن الزهري قال: طعن عمر يوم الأربعاء لسبع بقين من ذي الحجة. والقول الأول هو الأشهر واللَّه سبحانه وتعالى أعلم.

صفته رضي اللَّه عنه

كان رجلاً طوالاً، أصلع، أعسر أيسر، أحور العينين، آدم اللون. وقيل: كان أبيض شديد البياض تعلوه حمرة، أشنب الأسنان، وكان يصفر لحيته، ويرجل رأسه بالحناء.

واختلف في مقدار سنه يوم مات رضي اللَّه عنه على أقوال عدتها ـ عشرة ـ فقال ابن جرير: حدثنا زيد بن أحزم، ثنا أبو قتيبة، عن جرير بن حازم، عن أيوب، عن نافع، عن ابن عمر قال: قتل عمر بن الخطاب وهو ابن خمس وخمسين سنةً، ورواه الدراوردي عن عبد اللَّه، عن نافع، عن ابن عمر. وقاله عبد الرزاق، عن ابن جريج، عن الزهري، ورواه أحمد، عن هشيم، عن علي بن زيد، عن سالم بن عبد اللَّه بن عمر، وعن نافعٍ رواية أخرى ست وخمسون سنةً. قال ابن جرير: وقال آخرون: كان عمره ثلاثاً وخمسين سنةً، حدثت بذلك عن هشام بن محمد. ثم





تاريخ مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن
ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي
المعروف بابن عساكر
٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ

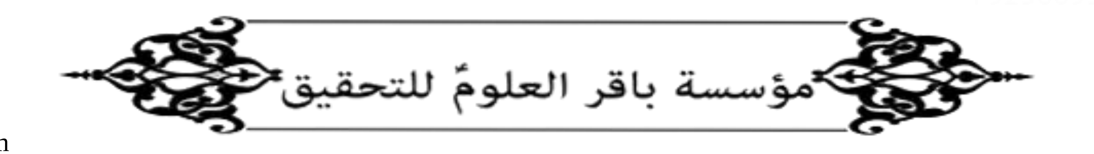
دراسة وتحقيق

محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

الجزء الرابع والأربعون

عمر بن الخطاب رضى الله عنه

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع





حضرت عمر کی وفات ماہ ذی الحجہ کے تمام ہونے سے ۴ راتیں پہلے واقع ہوئی۔

مُحَمَّد بن سعد عن أبيه قال:

طُعن عمر بن الخطّاب يوم الأربعاء لأربعِ ليالٍ بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين، ودفن يوم الأحد صباح هلال المحرم سنة أربع وعشرين، فكانت ولايته عشر سنين وخمسة أشهر وإحدى وعشرين ليلة من متوفّى أبي بكر الصّدّيق على رأس اثنتين وعشرين سنة وتسعة أشهر وثلاثة عشر يوماً من الهجرة، وبويع لعُثْمَان بن عفّان يوم الاثنين لثلاث ليال مضين من المحرم، قال: فذكرت ذلك لعُثْمَان بن مُحَمَّد الأخنسي[١] فقال: ما أراك إلاّ وهمت[٢]: توفي عمَر لأربع ليالٍ بقين من ذي الحجَة، وبويع لعُثْمَان يوم الاثنين لليلة بقيت من ذي الحجة، فاستقبل[٣] بخلافته المحرم سنة أربع وعشرين.

أَخْبَرَنا أَبو مُحَمَّد بن الأكفاني، نا أَبو بَكْر الخطيب، أَنا عَلي بن أَحْمَد المقرىء، نا عَلي بن أَحْمَد بن أَبي قيس.

ح **وَأَخْبَرَنا** أَبو القَاسِم بن السَّمَرْقَنْدي، أَنا مُحَمَّد بن مُحَمَّد، أَنا أَبو الحسَين بن بشران، أَنا عمَر بن الحسَن.

قالا: أَنا أَبو بكر بن أَبي الدنيا، نا سعيد بن يَحْيَىٰ القرشي، نا أَبي عن مُحَمَّد بن إسْحَاق قال:

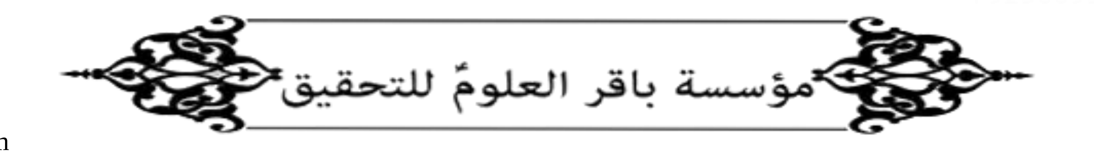
توفي عمر بن الخطّاب سنة ثلاث وعشرين على رأس عشر سنين وخمسة أشهر وستة عشر يوماً من مُتَوفّى أَبي بكر.

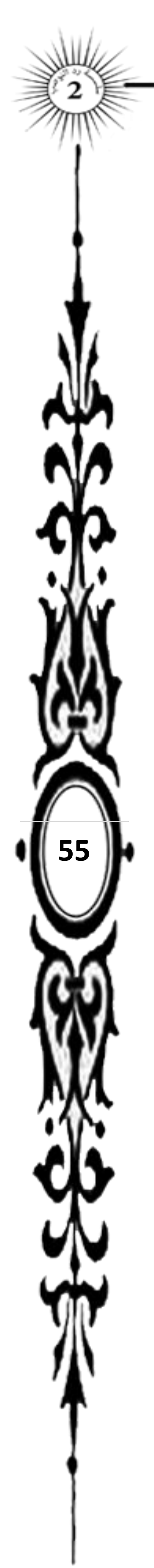
أَخْبَرَنا أَبو عَبْد اللّه الفُرَاوي، وأَبو المعالي مُحَمَّد بن إسْمَاعيل، قالا: أَنا أَبو بَكْر البيهقي.

ح **وَأَخْبَرَنا** أَبو القَاسِم بن السَّمَرْقَنْدي، أَنا أَبو الفضل بن البَقّال.

قالا: أَنا أَبو الحسَين بن بشران، أَنا أَبو عمْرو بن السَّمَّاك، نا حنبل بن إسْحَاق، نا عاصم بن علي، نا أَبو مَعْشَر.

(١) بالأصل: الأخنس، تصحيف، والمثبت عن م، و«ز»، وابن سعد.
(٢) كذا بالأصل، وم، و«ز»، وفي ابن سعد: وهلت.
(٣) من قوله: وبويع لعثمان.. إلى هنا استدرك على هامش «ز»، وبعده صح.





السنن الكبرى

للإمام

أبي بكر أحمد بن الحسين بن علي البيهقي

المتوفى سنة ٤٥٨ هـ

تحقيق

محمد عبد القادر عطا

الجزء الثامن

يحتوي على الكتب التالية

تتمة النفقات ـ الجراح ـ الديات ـ القسامة ـ قتال أهل البغي

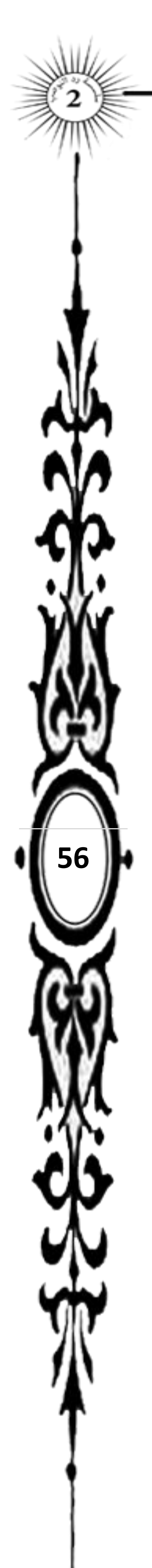
المرتد ـ الحدود ـ السرقة ـ الأشربة

منشورات

محمد علي بيضون

دار الكتب العلمية

بيروت ـ لبنان



حضرت عمر کی وفات بدھ کے دن ماہ ذی الحجہ کے تمام ہونے سے ۴ راتیں پہلے واقع ہوئی۔

آخر عهده بالدنيا خارجاً منها وأول عهده بالآخرة داخلاً فيها حين يصدق الكاذب ويؤدي الخائن ويؤمن الكافر إني أستخلف بعدي عمر بن الخطاب، فإن عدل فذلك ظني به ورجائي فيه وإن بدل وجار فلا أعلم الغيب ولكل امرىء ما اكتسب: ﴿وسيعلم الذين ظلموا أي منقلب ينقلبون﴾ [الشعراء: ٢٢٧].

١٦٥٧٧ ـ وقد أنبأنيه القاضي أبو بكر أحمد بن الحسن إجازة أن أبا محمد الفاكهي أخبرهم. فذكره في إسناده نحوه.

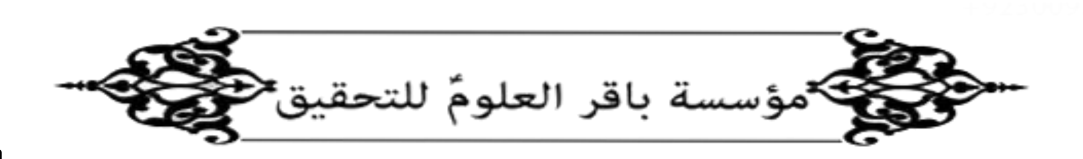
ورواه محمد بن عبد الرحمن بن المجبر عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة موصولاً(١).

١٥٠/٨

[٧] ـ باب من جعل الأمر شورى بين المستصلحين له

١٦٥٧٨ ـ أخبرنا أبو الحسين بن بشران، أنبأ أبو جعفر محمد بن عمرو بن البختري، ثنا محمد بن عبيد الله بن يزيد، ثنا عبد الله بن بكر، ثنا سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، عن سالم بن أبي الجعد، عن معدان بن أبي طلحة اليعمري أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه حمد الله وأثنى عليه ثم ذكر نبي الله ﷺ وأبا بكر رضي الله عنه، ثم قال: يا أيها الناس إني رأيت كأن ديكاً نقرني نقرة أو نقرتين وإني لا أرى ذلك إلا لحضور أجلي وإن أناساً يأمرون بأن أستخلف، وإن الله لم يكن ليضيع دينه وخلافته وما بعث به رسول الله ﷺ فإن عجل بي أمر فالشورى بين هؤلاء الستة الذين توفى رسول الله ﷺ وهو عنهم راض فمن بايعتم فاسمعوا له وأطيعوا وإن ناس سيطعنون في ذلك فإن فعلوا فأولئك أعداء الله الكفرة الضلال أنا جاهدتهم بيدي هذه على الإسلام وإني لا أدع شيئاً أهم عندي من أمر الكلالة وما أغلظ لي رسول الله ﷺ في شيء ما أغلظ لي فيه فطعن بأصبعه في صدري أو في جنبي ثم قال: يا عمر يكفيك آية الصيف التي في آخر سورة النساء وإني إن أعش أقض فيها بقضاء لا يختلف فيه أحد قرأ القرآن أو لم يقرأ القرآن وإني أشهد الله على أمراء الأمصار فإني إنما بعثتهم ليعلموا الناس دينهم وسنة نبيهم ويرفعوا إلينا ما أشكل عليهم وإنكم أيها الناس تأكلون من شجرتين لا أراهما إلا خبيثتين قد كنت أرى الرجل على عهد رسول الله ﷺ يوجد ريحهما منه فيؤخذ بيده فيخرج إلى البقيع فمن أكلهما فليمتهما طبخاً الثوم والبصل. قال: خطب لهم يوم الجمعة ومات يوم الأربعاء لا ربع بقين من ذي الحجة.

(١) على هامش م: «بلغ سماعهم والعرض في الرابع والستين بعد خمس المائة بالدار ولله الحمد».



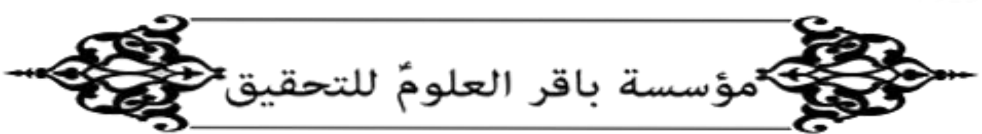




سوانح عمری حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ

شمس العلماء علامہ شبلی نعمانی رحمہ اللہ تعالیٰ







جناب شبلی نعمانی لکھتے ہیں کہ حضرت کی شہادت ۲۶ ذی الحجہ کو ہوئی

حضرت عمرؓ کی شہادت ۲۶ ذوالحجہ ۲۳ھ ۶۴۴ء
(کل مدت خلافت ۱۰ برس ۶ مہینہ چار دن)

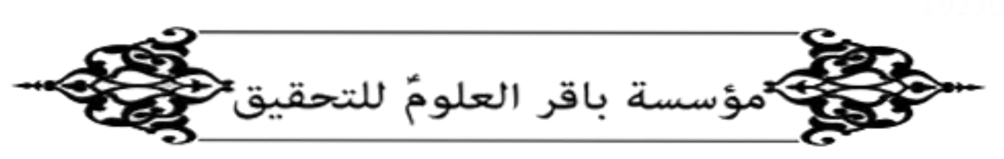
مدینہ منورہ میں فیروز نامی ایک پارسی غلام تھا جس کی کنیت ابولولو تھی اس نے ایک دن حضرت عمرؓ سے آکر شکایت کی کہ میرے آقا مغیرہ بن شعبہ نے مجھ پر بہت بھاری محصول مقرر کیا ہے آپ کم کرا دیجئے۔ حضرت عمرؓ نے تعداد پوچھی اس نے کہا روزانہ دو درہم (قریباً سات آنے) حضرت عمرؓ نے پوچھا، تو کونسا پیشہ کرتا ہے، بولا کہ "نجاری نقاشی۔ آہنگری" فرمایا کہ "ان صنعتوں کے مقابلہ میں رقم کچھ بہت نہیں ہے۔" فیروز دل میں سخت ناراض ہو کر چلا گیا۔

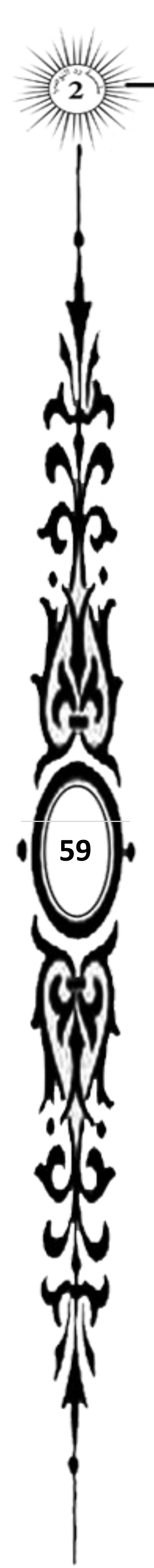
دوسرے دن حضرت عمرؓ صبح کی نماز کے لئے نکلے تو فیروز خنجر لے کر مسجد میں آیا۔ حضرت عمرؓ کے حکم سے کچھ لوگ اس کام پر مقرر تھے کہ جب جماعت کھڑی ہو تو صفیں درست کریں جب صفیں سیدھی ہو چکتیں تو حضرت عمرؓ تشریف لاتے تھے اور امامت کرتے تھے۔ اس دن بھی حسب معمول صفیں درست ہو چکیں تو حضرت عمرؓ امامت کے لئے بڑھے۔ اور جوں ہی نماز شروع کی۔ فیروز نے دفعتہً گھات میں سے نکل کر چھ وار کئے جن میں ایک ناف کے نیچے پڑا حضرت عمرؓ نے فوراً عبدالرحمٰن بن عوف کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جگہ کھڑا کر دیا اور خود زخم کے صدمہ سے گر پڑے۔

عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے اس حالت میں نماز پڑھائی کہ حضرت عمرؓ سامنے بسمل پڑے تھے فیروز نے اور لوگوں کو بھی زخمی کیا۔ لیکن بالآخر پکڑ لیا گیا، اور ساتھ ہی اس نے خودکشی کر لی۔

حضرت عمرؓ کو لوگ اٹھا کر گھر لائے۔ سب سے پہلے انہوں نے پوچھا کہ "میرا قاتل کون تھا؟" لوگوں نے کہا "فیروز" فرمایا کہ الحمدللہ کہ میں ایسے شخص کے ہاتھ سے نہیں مارا گیا جو اسلام کا دعویٰ رکھتا تھا۔" لوگوں کو خیال تھا کہ زخم چنداں کاری نہیں غالباً شفا ہو جائے چنانچہ ایک طبیب بلایا گیا اس نے نبیذ اور دودھ پلایا۔ اور دونوں چیزیں زخم کی راہ باہر نکل آئیں اس وقت لوگوں کو یقین ہو گیا کہ وہ اس زخم سے جانبر نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ لوگوں نے ان سے کہا کہ "اب آپ اپنا ولی عہد منتخب کر جائیے۔"

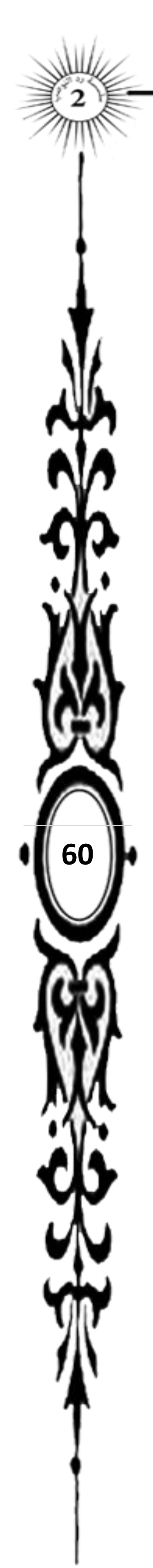
حضرت عمرؓ نے عبداللہ اپنے فرزند کو بلا کر کہا کہ "عائشہؓ کے پاس جاؤ اور کہو "عمرؓ آپ سے اجازت





(2)

ابھی ذی الحج ختم نہیں ہوا تھا کہ حضرت عمر وفات پا گئے



تاريخ ابن الوردي

تأليف

زين الدين عمر بن مظفر

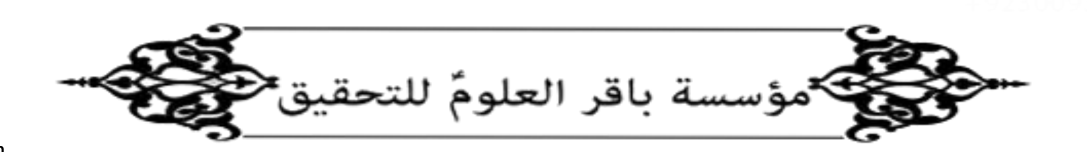
الشهير بابن الوردي

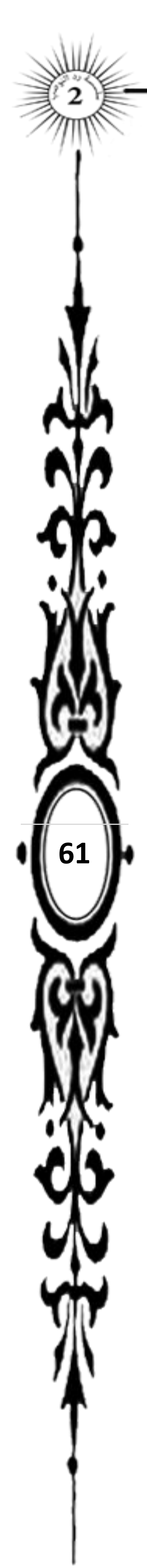
المتوفى سنة ٧٤٩ هـ.

الجزء الاول

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان





حضرت عمر کی وفات ہفتہ کے دن ماہ ذی الحجہ کے تمام ہونے سے قبل واقع ہوئی۔

يزدجرد إلى بلخ ثم هزموه فعبر نهر جيحون وأبى صلح المسلمين فطرده عسكره وصالحوا المسلمين وبقوا بأماكنهم وسار يزدجرد مع ملك الترك في حاشيته وأقام بفرغانة زمن عمر كله.

وفيها توفي أبيّ بن كعب بن قيس من ولد مالك بن النجار ويكنى أبا المنذر أمر الله نبيه أن يقرأ عليه القرآن وقال: «اقرأ أمتي أبيّ بعدي» وقيل توفي سنة ثلاثين في خلافة عمر رضي الله عنهما.

ثم دخلت سنة ثلاث وعشرين: فيها طعن أبو لؤلؤة فيروز عبد المغيرة بن شعبة عمر رضي الله عنه وهو في الصلاة بخنجر في خاصرته وتحت سرته لست بقين من ذي الحجة.

قلت: وكان أبو لؤلؤة نصرانياً.

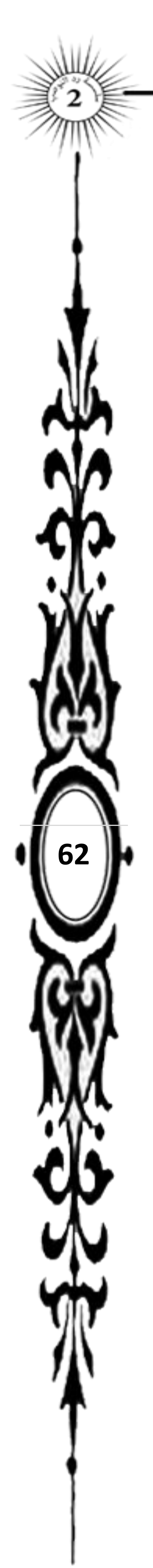
«وتوفي عمر» يوم السبت سلخ ذي الحجة ودفن يوم الأحد هلال المحرم سنة أربع وعشرين ومدة خلافته عشر سنين وستة أشهر وثمانية أيام، ودفن عند النبي ﷺ وأبي بكر رضي الله عنهما.

قلت: مر يوماً عمر بن الخطاب رضي الله عنه على رسول الله ﷺ فقال عليه السلام: «لا يزال بينكم وبين الفتنة باب شديد الغلق ما دام هذا بين أظهركم فإذا فارقكم انفتح ذلك الباب» فكان كما قال عليه السلام، لأن الفتنة كلها نجمت بعد مقتله وناحت الجن عليه قبل مقتله بثلاث فقالت:

أبعد قتيل بالمدينة أصبحت ... له الأرض تهتز العضاة بأسوق
جزا الله خيراً من أمير وباركت ... يد الله في ذاك الأديم الممزق
فمن يسع أو يركب جناحي نعامة ... ليدرك ما قدمته اليوم يسبق
قضيت أموراً ثم غادرت بعدها ... بوائق في أكمامها لم تفتق
وما كنت أخشى أن تكون وفاته ... بكفي شقي أزرق العين مطرق

ونسب بعضهم هذه الأبيات إلى مزرد بن ضرار، والله أعلم.

وعهد بالخلافة إلى النفر الذين مات رسول الله ﷺ وهو عنهم راض وهم علي وعثمان وطلحة والزبير وسعد بعد أن عرضها على عبد الرحمن بن عوف فأبى. وكان عمر طويل القامة أبيض أصلع أشيب وعمره ثلاث وستون وقيل ستون وقيل خمس وخمسون وفضله وعدله وزهده مشهور حرس بنفسه ليلة قفلاً نزلوا بناحية السوق هو وعبد الرحمن بن عوف وهو أول من كتب التاريخ وأول من عس بالليل وأول من نهى عن بيع أمهات الأولاد وأول من جمع على صلاة الجنازة بأربع تكبيرات، وكانوا من قبل يكبرون أربعاً وخمساً وستاً، وأول من جمع على إمام يصلي التراويح، وأول من ضرب بالدرة ودون الدواوين وخطب مرة وعليه إزار فيه اثنتا عشرة رقعة ومر في بعض حجاته بضجنان فقال لا إله إلا الله المعطي من شاء ما شاء كنت أرعى إبل الخطاب في هذا الوادي وكان



الوافي بالوفيات

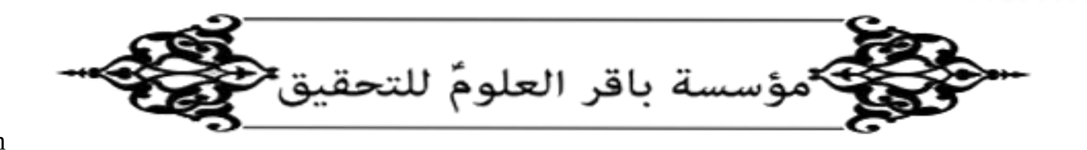
تأليف

صلاح الدين خليل بن أيبك الصفدي

الجزء الرابع عشر

طبعة جديدة منقحة مصححة

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع





لو وُضع علم أحياء العرب في كفَّة ميزان، ووُضع علم عمر [في كفّة]، لرجح علم عمر. ولقد كانوا يرون أنه ذهبَ بتسعة أعشار العلم، ولَمجلسٌ كنتُ أجلسه مع عمر أوثق في نفسي مِن عَمَلِ سُنَّةٍ.

وقال عمر رضي الله عنه: ما سبقتُ أبا بكرٍ قطُّ إلى خير، إلا سبقني إليه، ولَوَدِدْتُ أني شعرةٌ في صدر أبي بكر.

وذكر الزبير، قال: قال عمر لما ولي: كان أبو بكر يقال له خليفة رسول الله ﷺ، فكيف يقال لي خليفة خليفة، يطول هذا؟! فقال له المغيرة بن شُعْبَة: أنت أميرنا ونحن المؤمنون، فأنت أمير المؤمنين. قال: فذاك إذن.

وتزوَّج عمر رضي الله عنه، زينب بنت مظعون، فولدتْ له عبد الله وحفصة وعبد الرحمٰن. وتزوَّجَ مُليكة الخُزاعيَّة، فولدت له عُبيد الله، وقيل أمّه وأم زيد الأصغر أم كلثوم بنت جَرْوَل. وتزوّج أمَّ حكيم بنت الحٰرث بن هشام المخزومية، فولدت له فاطمة. وتزوَّج جميلة بنت عاصم بن ثابت، فولدت له عاصمًا. وتزوَّج أم كلثوم بنت فاطمة الزهراء، فولدت له زيدًا ورُقَيَّة، وتزوَّج لُهيّة، امرأة من اليمن، فولدت له عبد الرحمٰن الأصغر. وتزوَّج عاتكة بنت زيد بن عمرو بن نُفَيل التي تزوَّجها بعده الزُّبير.

واستُشهد عمر بن الخطاب رضي الله عنه، مُصْدِرًا من الحج في آخر سنة ثلاث وعشرين للهجرة؛ طعنه أبو لؤلؤة، غلامُ المغيرة بن شُعْبَة، بخنجر ذي رأسين، نِصابه في وسطه، وهو كامن له في زوايا المسجد، بغَلَس. وطعن معه اثني عشر رجلاً، مات منهم ستة. وألقى عليه رجل من أهل العراق ثوبًا، فلما اغْتَمَّ قتل نفسه.

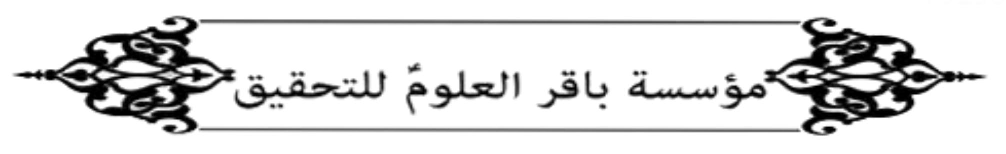
قال سعيد بن المُسَيَّب: قُبض عمر رضي الله عنه، وهو ابن ثلاث وستين سنة. وقال الواقدي: ستين. وقال قتادة: إحدى وستين.

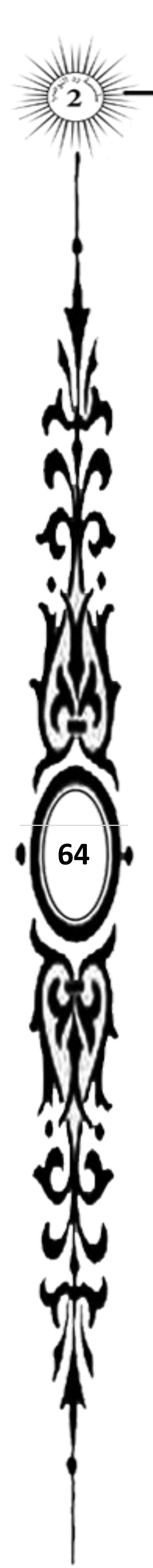
وكان إسلام عمر رضي الله عنه، في السنة السادسة من البعثة، وروى له الجماعة. وصلّى عمر على أبي بكر حين مات، وصلّى صُهَيْب على عمر.

ورُوي عن عمر رضي الله عنه، أنه قال في انصرافه من حجّته التي لم يحجّ بعدها:

الحمد لله، ولا إلٰه إلا الله، يعطي من يشاء ما يشاء، لقد كنتُ بهذا الوادي - يعني ضَجَنان - أرعى غنمًا للخطّاب، وكان فظًّا غليظًا يُتعبني إذا عملت، ويعذّبني إذا قَصَّرْت، وقد أصبحتُ وأمسيت، وليس بيني وبين الله أحدٌ أخشاه، ثم تَمَثَّل [البسيط]:

لا شيءَ مما ترى تَبقى بشاشتُه ... يبقى الإلٰه ويودي المال والولدُ
لم تُغنِ عن هُرْمُزٍ يومًا خزائنُهُ ... والخلدَ قد حاولتْ عادٌ فما خلدوا
ولا سليمٰنُ إذ تَجري الرياحُ له ... والإنسُ والجنُّ فيما بينها بُرُدُ
أين الملوكُ التي كانت لعزَّتها ... من كلِّ أوبٍ إليها وافدٌ يَفِدُ؟



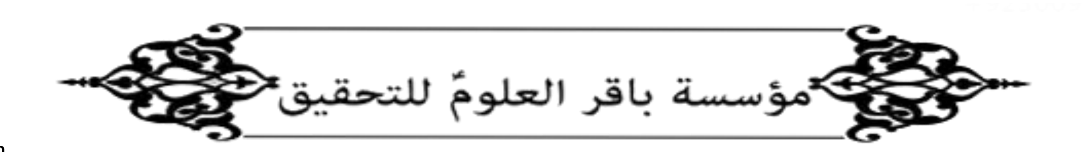


دول الإسلام

للحافظ شمس الدين أبي عبد الله الذهبي

المتوفى سنة ٧٤٦ هـ

منشورات
مؤسسة الأعلمي للمطبوعات
بيروت - لبنان
ص.ب ٧١٢٠





امام شمس الدین ذہبی فرماتے ہیں کہ حضرت کا قتل ۲۳ھ کے آخر میں واقع ہوا (اگر محرم میں وفات ہوتی تو موصوف ۲۴ھ

ومات في دولة عمر بحمص الامير البطل الكرار سيف الله ابو سليمان خالد بن الوليد المخزومي رضي الله عنه وله ستون سنة مات على فراشه بعدما باشر من الحروب العظيمة ولم يبق في جسده نحو شبر الا وعليه طابع الشهداء رضي الله عنهم وكان يضرب بشجاعة المثل سماه النبي صلى الله عليه وآله وسلم سيف الله .

ومات العلاء بن الحضرمي وقد ولي امرة البحرين للنبي صلى الله عليه وآله وسلم ثم للصديق وكان من سادة الصحابة .

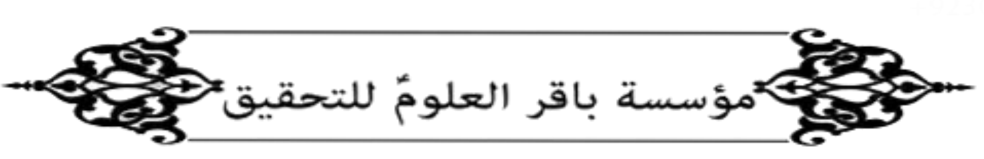
وفي سنة احدى وعشرين

فتحت نهاوند فاستشهد امير الجيش النعمان بن مقرن المزني وكان من كبار الصحابة كان معه يوم فتح مكة لواء مزينة (واستشهد) يومئذ بنهاوند طليحة بن خويلد الاسدي احد الابطال المذكورين وكان قد أسلم سنة تسع ،ثم بعد النبي صلى الله عليه وآله وسلم ارتد وادعى النبوة بارض نجد وحارب المسلمين مرات ثم انهزم ولحق بنواحي دمشق ثم اسلم وحج وحسن اسلامه وكان يعدل بالف فارس لشدته وبأسه رضي الله تعالى عنه .

ومات قتادة بن النعمان الانصاري من كبار أهل بدر وهو الذي وقعت عينه على خده يوم وقعة أُحد فاتي النبي صلى الله عليه وآله وسلم فغمز حدقته فردها صلى الله عليه وآله وسلم الى موضعها فكانت احسن عينيه . وكان من الرماة المذكورين مات بالمدينة ونزل امير المؤمنين عمر رضي الله تعالى عنه في قبره رضي الله عنه .

وفي آخر سنة ثلاث وعشرين

قتل أمير المؤمنين عمر بن الخطاب العدوي أبو حفص الفاروق رضي الله تعالى عنه وثب ابو لؤلؤة عبد المغيرة بن شعبه إليه وقد دخل في صلاة





عمرؓ ہا در کعبہ و بت خانہ می نالد حیات
تا ز بزم عشق یک دانائے راز آید بروں

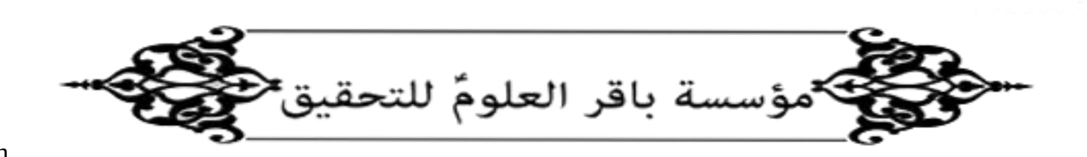


عمر فاروقؓ

جن کے عہدِ خلافت میں اسلام ایک جیتے جاگتے
نظامِ حیات کی شکل میں سامنے آیا

پرویز

شائع کردہ
طلوعِ اسلام ٹرسٹ (رجسٹرڈ)، ۲۵/بی، گلبرگ ۲، لاہور



جناب پرویز فرماتے ہیں کہ حضرت کی وفات ۲۳ھ میں واقع ہوئی (اگر محرم میں وفات ہوتی تو موصوف ۲۴ھ

ل دے گا اور اگر میں ایسا نہ ہوا تو میرا اچھے سے اچھا لباس بھی مجھ سے چھین لیا جائے گا۔ یہ بھی فرمایا کہ
ری قبر بھی معمولی ہونی چاہیئے۔

آخری وقت فرمایا کہ اف! اگر اللہ نے میری لغزشوں سے درگزر نہ فرمایا تو میرا انجام کیا ہوگا! یہ
فاظ زبان پر تھے کہ

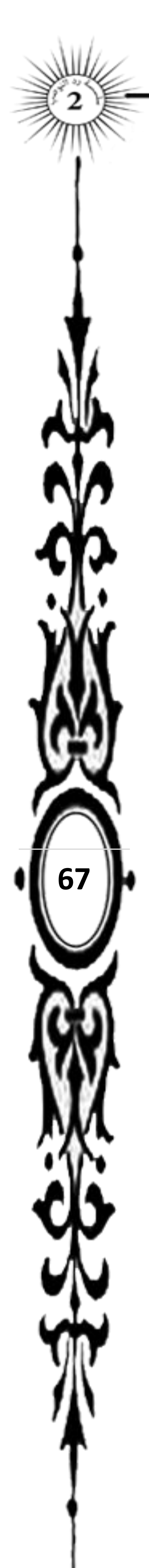
اسلام کا یہ آفتابِ عالمتاب غروب ہو گیا، ہمیشہ کے لئے غروب!

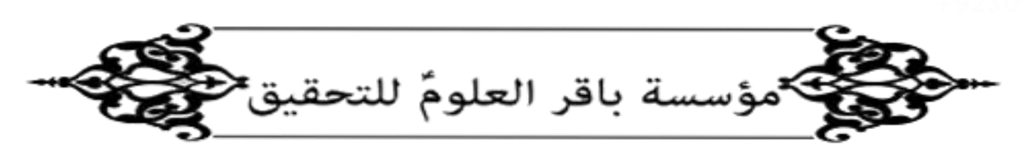
ک مزدور، حضرت صہیبؓ رومی نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور حجرۂ حضرت عائشہؓ میں، حضور نبئ اکرمؐ
ور صدیقِ اکبرؓ کی معیّت میں دفن کر دیئے گئے۔ طوبیٰ لھم وحسن ماٰب۔ بعض روایات میں ہے
دھ کے دن اُن پر حملہ ہوا، اور دوسری صبح، ۲۷ ذی الحجہ کو آپ دفن کئے گئے لیکن دوسری روایت میں
ہے کہ وہ اتوار کے دن یکم محرم ۲۴ھ کو دفن کئے گئے۔ بعض روایات میں کہ آپ کی تاریخِ وفات
ر یا ۱۰ محرم بھی بیان کی گئی ہے۔

آپ کی عمر کتنی تھی، اس کے متعلق متعیّن طور پر کچھ کہنا مشکل ہے۔ اصل یہ ہے کہ عربوں کے ہاں عدد السنین
سالوں کی گنتی) کا اندازہ کچھ ایسا ہی تھا، اس لئے صدرِ اوّل کی ممتاز ترین ہستیوں کے سنِ ولادت اور عمر
کے متعلق بھی متعیّن طور پر بہت کم معلوم ہو سکتا ہے۔ اور تو اور، خود حضور نبئ اکرمؐ کی عمر شریف کے متعلق بھی
پختہ طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ طبقاتِ ابن سعد اور طبرؔی، ابتدائی دَور کی مستند کتبِ تاریخ سمجھی جاتی ہیں۔
ان دونوں میں حضورؐ کی عمر، ساٹھ برس، تریسٹھ برس، اور پینسٹھ برس لکھی ہے۔ فاروقِ اعظمؓ کی
عمر کے متعلق بھی یہی کیفیت ہے۔ مختلف روایات کی رُو سے آپ کی عمر پچپن برس، ساٹھ برس، اکسٹھ
برس، تریسٹھ برس اور پینسٹھ برس کی قرار پاتی ہے۔ آپ کی وفات کے متعلق تو معلوم ہے کہ وہ ۲۳ھ
میں ہوئی لیکن (جیسا کہ شروع میں لکھا جا چکا ہے) آپ کے سنِ پیدائش کے متعلق یقینی طور پر کچھ نہیں
کہا جا سکتا۔ اگر فاروقِ اعظمؓ کی عمر تریسٹھ برس کی تسلیم کر لی جائے تو آپ، نبئ اکرمؐ سے ۱۲/۱۳ برس عمر میں
چھوٹے ہوتے ہیں۔

(۵) (۰)

آپ کی وفات کے بعد، آپ کے رفقاء (دیگر صحابہ کبارؓ) نے جن جذباتِ خلوص و محبّت کا اظہار فرمایا
اور جو خراجِ تحسین و آفریں آپ کی بارگاہ میں پیش کیا، اس کی تفصیل خاصی گنجائش طلب ہے۔ ہم ان







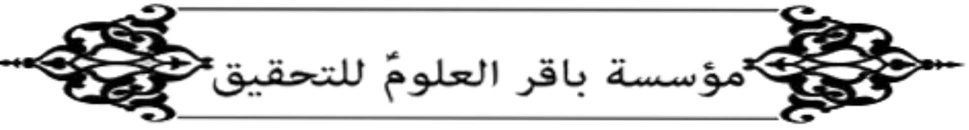


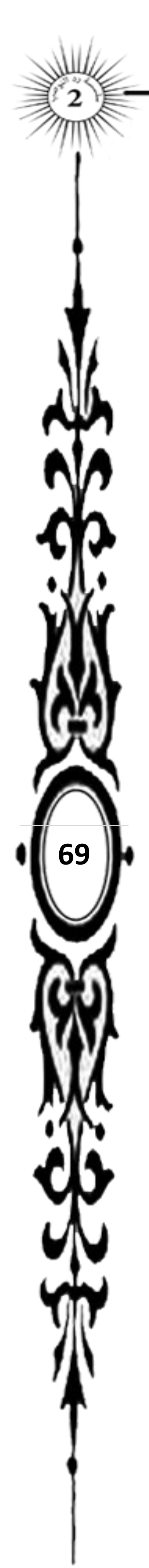
تذكرة المؤتسي

شرح عقيدة الحافظ عبد الغني المقدسي
رحمه الله تعالى

تأليف
عبد الرزاق بن عبد المحسن البدر

غراس
للنشر والتوزيع والدعاية والإعلان





ابھی ذی الحج ختم نہیں ہوا تھا کہ حضرت عمر قتل ہو گئے

رحمهم الله ـ في فضل الاتباع والبعد عن الابتداع ، وذكرنا فيما سبق أنَّ النجاة إنما تكون بلزوم السنة والتمسك بها ومجانبة البدع والبعد عنها .

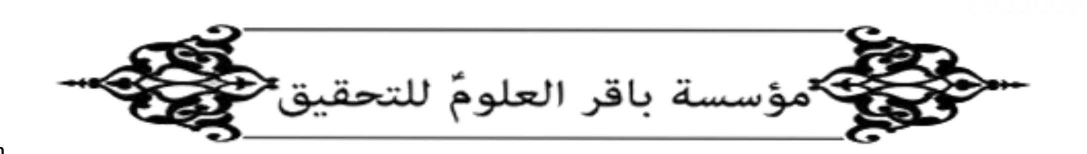
(وقال أبو بكر الصديق رضي الله عنه في خطبته : إنما أنا متبع ، ولست بمبتدع) .

أي : متبع لسنة النبي الكريم ﷺ ، أتقيد بها وأتمسك بما جاء فيها ، ولا أتجاوزها . ولا أبتدع في الدين شيئاً من عندي . وإذا كان الصديق رضي الله عنه وهو من هو في الإمامة والفضل ومعرفة هدي النبي ﷺ ـ يقول : (ولست بمبتدع) فكيف يتجرأ على الابتداع أناس لا شأن لهم في العلم ولا دراية ؟!

(وقال عمر بن الخطاب رضي الله عنه : قد فُرضت لكم الفرائض ، وسُنت لكم السنن ، وتُركتم على الواضحة إلا أن تضلوا بالناس يميناً وشمالاً).

لهذا الأثر قصة ، ألا وهي : (أنَّ عمر رضي الله عنه لما صدر من منى أناخ بالأبطح، ثم كوَّم كومة بطحاء ، ثم طرح عليها رداءه واستلقى ، ثم مد يديه إلى السماء، فقال : اللهم كبرت سني وضعفت قوتي وانتشرت رعيتي ، فاقبضني غير مضيع ولا مفرط . ثم قدم المدينة فخطب الناس فقال: أيها الناس قد سنت لكم السنن وفرضت لكم الفرائض وتركتم على الواضحة إلا أن تضلوا بالناس يميناً وشمالاً . . . قال سعيد بن المسيب ـ الراوي عن عمر رضي الله عنه : فما انسلخ ذو الحجة حتى قتل عمر رحمه الله)[١] . ولهذا فإنَّ هذه الوصية تُعد من أواخر وصايا الخليفة الراشد عمر بن الخطاب رضي الله عنه ، وهي في مجملها وصية باتباع سنة النبي ﷺ ، فقد بين رضي الله عنه أنَّ الدين قد بُيِّن ـ الفرائض والسنن ـ ، وأنَّه لا نقص فيه بأيِّ وجه من الوجوه ، وما مات

(١) أخرجه مالك في الموطأ (٢/ ٨٢٤) .







فضائل القرآن

تصنيف

الحافظ أبي العبّاس جعفر بن محمّد المستغفري

(٣٥٠ - ٤٣٢هـ)

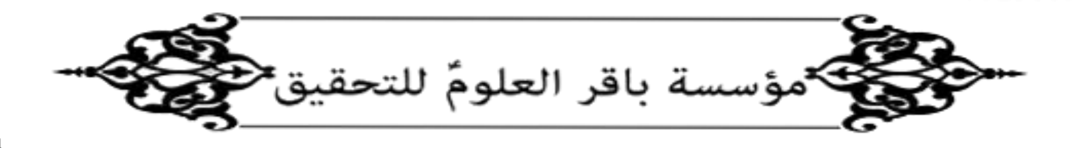
تحقيق وتخريج

الدكتور أحمد بن فارس السّلوم

عفا الله عنه

المجلّد الأوّل

دار ابن حزم





ابھی ذی الحج ختم نہیں ہوا تھا کہ حضرت عمر قتل ہو گئے

٣٦٣ ـ وأَخبرنا زاهر بن أحمد حدثنا جبير بن مُحَمَّد بن جبير الواسطي حدثنا عمار بن خالد أبو الفضل حدثنا علي بن غُراب عن إدْريس بن يزيد الأودي عن عاصم عن زِر قال: قال أُبَيّ بن كَعْب: كأيّن تعدون سورة الأحزاب؟ قالوا: ثلاث وسبعين آية، قال: لقد كانت توازي أنْ توازنَ سورة البقرة، وفيها: **﴿الشيخ والشيخة إذا زنيا فارجموهما البتة﴾**.

٣٦٤ ـ قال حدثنا القاضي أبو سعيد الخليل بن أحمد أَخبرنا الماسرجسي حدثنا إسحاق أَخبرنا جرير عن يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب قال: أتى عمر رضي الله عنه البطح، فجمع كثيباً بيده ثم طرح ثوبه فاضطجع عليه، ثم رفع يده ـ أو قال: يديه ـ إلى السماء، اللهم كبرت سني، وضعفت قوتي، وانتشرت رعيتي، فاقبضني إليك غير مضيع ولا مفرط، ثم أتى المدينة فخطب الناس، فقال: يا أيها الناس، قد فُرِضَت لكم الفرائض، وسُنَّت لكم السنن، وتُركتم على الواضحة، إلاَّ أنْ تضلوا بالناس يميناً وشمالاً، فلا يُهلكنَّ عن آية الرجم، أن يقول قائل: لا نجد حدين في كتاب الله تعالى، فإنَّا رأينا رسول الله ﷺ رجم ورجمنا معه، ولولا أنْ يقول الناس أحدث عمر في كتاب الله تعالى لأثبتها، فإنَّا قرأناها: **﴿الشيخ والشيخة فارجموهما البتة﴾** فما انسلخ ذو الحجة حتى قُتلَ عمر رضي الله عنه[1].

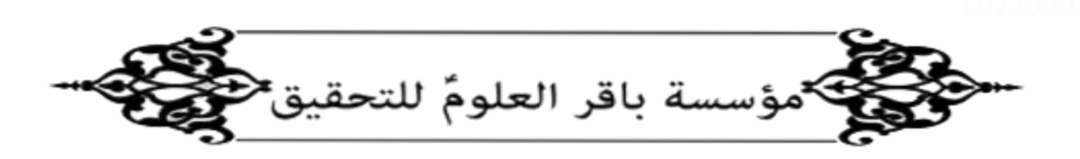
٣٦٥ ـ قال حدثنا الخليل بن أحمد أَخبرنا أبو الليث الفرائضي نصر بن القاسم حدثنا عَبْداللَّه بن عمر حدثنا معاذ بن معاذ عن ابن عون حدثني رجل من أهل الكوفة عن جدَّه أبي الدَّيَّال قال: كان ابن عباس رضي الله عنه يغمز قدميْ عمر بن الخطاب رضي الله عنه، فقرأ ابن عباس رضي الله عنه: **﴿لو أن لابن آدم واديين مالاً لابتغى وادياً ثالثاً فلا يملأ بطن**

---

(١) **منقطع.**

رواية ابن المسيب عن عمر مرسلة مع أنه أعلم الناس بأخباره وأقضيته، ولمتنه شواهد صحيحة.

رواه مالك في الموطأ ١٥٠٦، وعبدالرزاق مختصراً ٣١٥/١١، والحاكم ٩٨/٣.





العقيدة السلفية في مسيرتها التاريخية
وقدرتها على مواجهة التحديات

موسوعة مواقف السلف

في العقيدة والمنهج والتربية

أكثر من 9000 موقف لأكثر من 1000 عالم
على مدى 15 قرنا

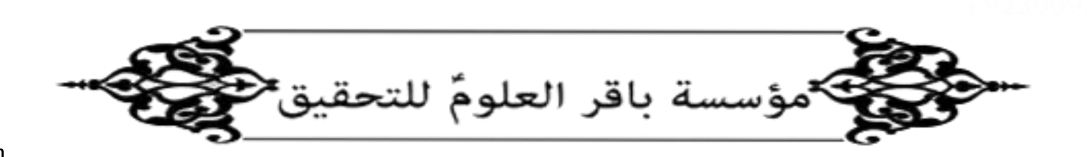
تأليف

أبي سهل

محمد بن عبد الرحمن المغراوي

المكتبة الإسلامية للنشر والتوزيع
القاهرة

النبلاء للكتاب
مراكش - المغرب



ابھی ذی الحج ختم نہیں ہوا تھا کہ حضرت عمر قتل ہو گئے

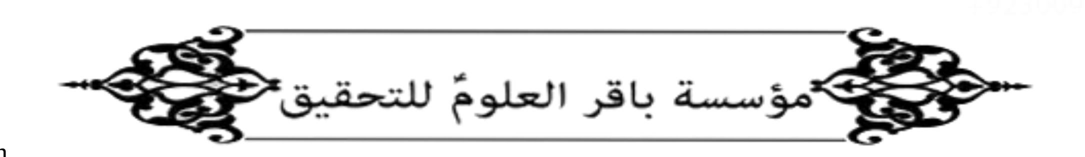
من منى أناخ بالأبطح، ثم كوم كومة بطحاء، ثم طرح عليها رداءه واستلقى، ثم مد يديه إلى السماء فقال: اللهم كبرت سني، وضعفت قوتي، وانتشرت رعيتي، فاقبضني غير مضيع ولا مفرط. ثم قدم المدينة فخطب الناس فقال: أيها الناس قد سنت لكم السنن، وفرضت لكم الفرائض، وتركتم على الواضحة إلا أن تضلوا بالناس يمينا وشمالا، وضرب بإحدى يديه على الأخرى. ثم قال: إياكم أن تهلكوا عن آية الرجم، أن يقول قائل لا نجد حدين في كتاب الله، فقد رجم رسول الله ﷺ ورجمنا، والذي نفسي بيده لولا أن يقول الناس زاد عمر بن الخطاب في كتاب الله تعالى لكتبتها: (الشيخ والشيخة فارجموهما ألبتة) فإنا قد قرأناها.

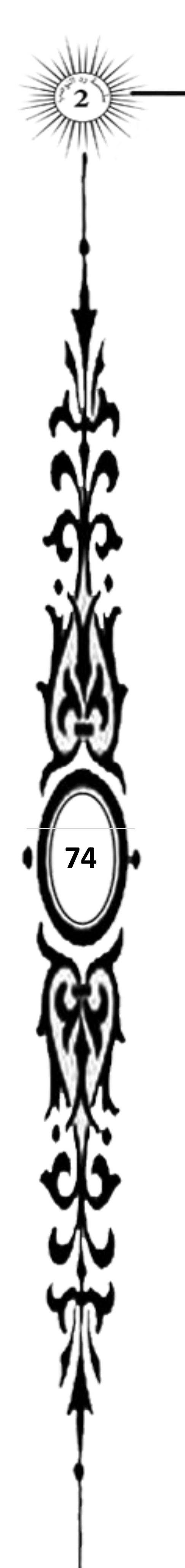
قال مالك: قال يحيى بن سعيد: قال سعيد بن المسيب: فما انسلخ ذو الحجة حتى قتل عمر رحمه الله. قال يحيى: سمعت مالكا يقول: قوله: (الشيخ والشيخة) يعني الثيب والثيبة فارجموهما ألبتة.[1]

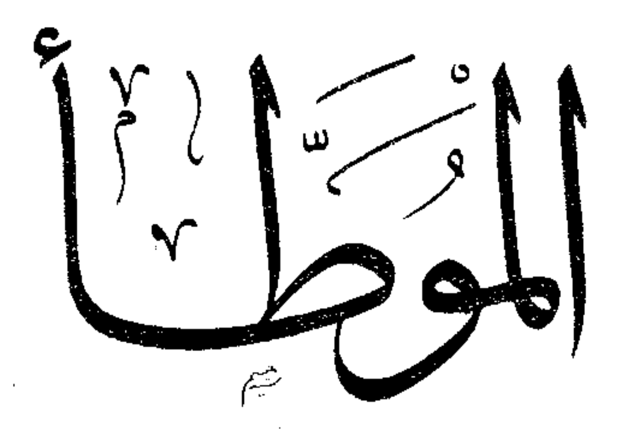
- وروى البخاري ومسلم في صحيحيهما عن ابن عباس قال: قال عمر بن الخطاب وهو جالس على منبر رسول الله ﷺ: إن الله قد بعث محمدا ﷺ بالحق وأنزل عليه الكتاب فكان مما أنزل عليه آية الرجم قرأناها ووعيناها وعقلناها فرجم رسول الله ﷺ ورجمنا بعده فأخشى إن طال بالناس زمان أن يقول قائل ما نجد الرجم في كتاب الله فيضلوا بترك فريضة أنزلها الله، وإن الرجم في كتاب الله حق على من زنى إذا أحصن من الرجال والنساء إذا

1 الموطأ (10/824/2).





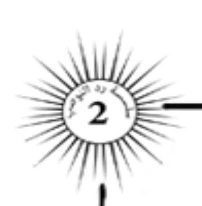




لإمام الأئمة وعالم المدينة

مَالِك بْن أَنَس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

مؤسسة باقر العلومٌ للتحقيق



ابھی ذی الحج ختم نہیں ہوا تھا کہ حضرت عمر قتل ہو گئے

موطا-مالک

٤١ - كتاب الحدود (١) باب (١٠) حديث

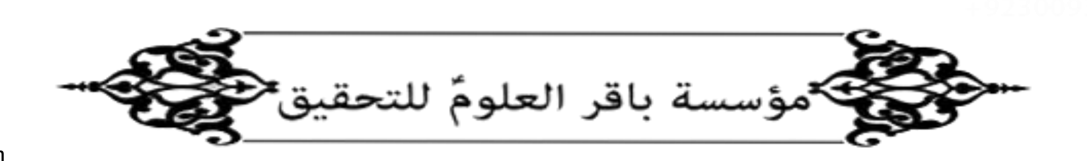
١٠ - حدثني مالك عن يحيى بن سعيد، عن سعيد بن المسيب؛ أنه سمعه يقول: لما صدر عمر بن الخطاب من منى، أناخ بالأبطح. ثم كوم كومة بطحاء. ثم طرح عليها رداءه واستلقى. ثم مد يديه إلى السماء فقال: اللهم كبرت سني. وضعفت قوتي. وانتشرت رعيتي. فاقبضني إليك غير مضيع ولا مفرط. ثم قدم المدينة فخطب الناس، فقال: أيها الناس. قد سنت لكم السنن. وفرضت لكم الفرائض. وتركتم على الواضحة. إلا أن تضلوا بالناس يمينا وشمالا. وضرب بإحدى يديه على الأخرى. ثم قال: إياكم أن تهلكوا عن آية الرجم. أن يقول قائل لا نجد حدين في كتاب الله. فقد رجم رسول الله ﷺ، ورجمنا. والذي نفسي بيده، لولا أن يقول الناس: زاد عمر بن الخطاب في كتاب الله تعالى، لكتبتها (الشيخ والشيخة فارجموهما ألبتة) فإنا قد قرأناها.

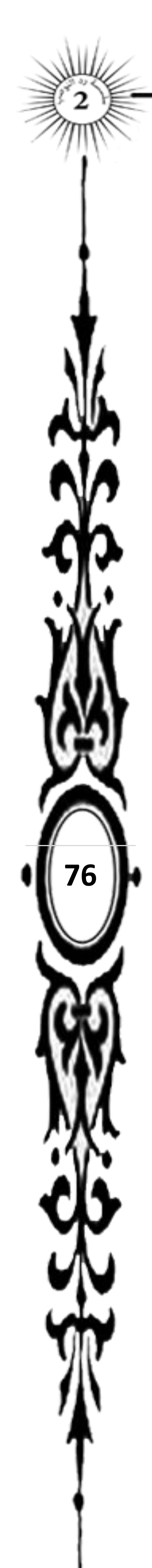
قال مالك: قال يحيى بن سعيد: قال سعيد بن المسيب: فما انسلخ ذو الحجة حتى قتل عمر. رحمه الله.

قال يحيى: سمعت مالكا يقول: قوله الشيخ والشيخة، يعني الثيب والثيبة. فارجموهما ألبتة.

***

١٠ -- (أناخ) أي راحلته. (كوم) أي جمع. (كومة) أي قطعة. (بطحاء) أي صغار الحصى. أي جمعها وجعل لها رأسا. (سنى) أي عمري. (انتشرت) كثرت وتفرقت. (غير مضيع) لما أمرتني به. (ولا مفرط) أي متهاون به. (على الواضحة) أي على الطريق الظاهرة التي لا تخفى. (فقد رجم رسول الله ﷺ) أمر برجم من أحصن، ماعز والغامدية، واليهودي واليهودية. (الشيخ والشيخة) إذا زنيا. (ألبتة) أي قطعا. (فما انسلخ) أي مضى.







تأليف

الإمام الشيخ حسين بن محمد بن الحسن الديار بكري

المتوفى ٩٦٦ هـ

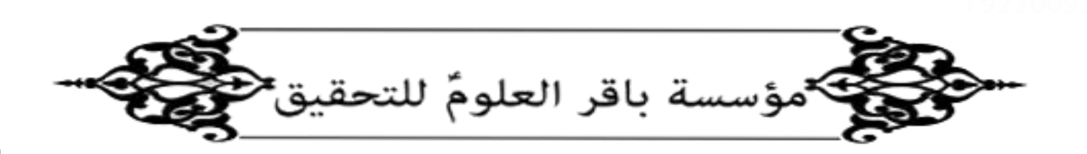
اعتنى به

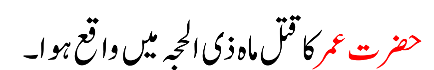
عبد الله محمد الخليلي

الجزء الثالث

في الحوادث من السنة التاسعة للهجرة إلى حين وفاته ﷺ
ذكر الخلفاء الراشدين وخلفاء بني أمية والعباسيين
ذكر الخلفاء الفاطميين وملوك الأكراد والأتراك والجراكسة
الذين تولوا سلطنة مصر







وفي التاسعة فتحت تتمة بلاد عراق العجم وقومس وبعض ماريدران وتتمة فارس وسادكاره وكرمان وخراسان وهرب يزدجرد بن شهريار من خراسان إلى فرغانة أندجان.

وفي العاشرة: في ذي الحجة وقع قتله رضي الله عنه.

قصة النيل

وفي الرياض النضرة: لما فتحت مصر أتى أهلها عمرو بن العاص وقالوا: إنّ هذا النيل يحتاج في كل سنة إلى جارية بكر من أحسن الجواري فنلقيها فيه وإلا فلا يجري وتخرب البلاد ويقحط. فبعث عمرو إلى أمير المؤمنين عمر بن الخطاب يخبره بالخبر. فبعث إليه عمر الإسلام يجب ما قبله، ثم بعث إليه بطاقة فيها:

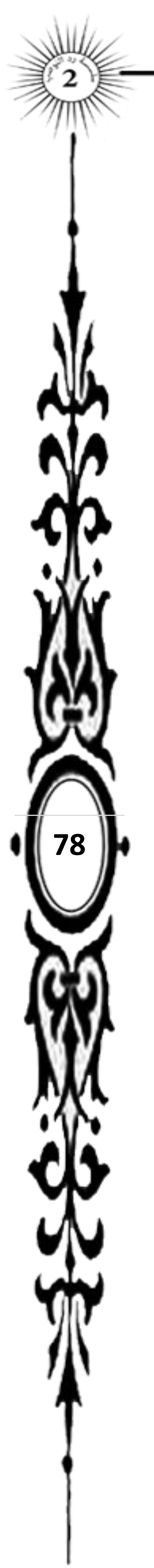
بسم الله الرحمٰن الرحيم إلى نيل مصر من عبد الله عمر بن الخطاب أمّا بعد، فإن كنت تجري بنفسك فلا حاجة بنا إليك وإن كنت تجري بأمر الله فاجر على اسم الله. وأمره أن يلقيها في النيل فألقاها فجرى في تلك السنة ستة عشر ذراعاً فزاد على كل سنة ستة أذرع.

وفي رواية: كتب بسم الله الرحمٰن الرحيم، من عبد الله أمير المؤمنين عمر إلى نيل مصر أمّا بعد، فإن كنت تجري من قبلك فلا تجر وإن كان الله الواحد القهار هو الذي يجريك فنسأل الله الواحد القهار أن يجريك.

وفي رواية: فلما ألقي كتابه في النيل جرى ولم يعد يقف. خرج الرواية الأولى والثانية الملا في سيرته.

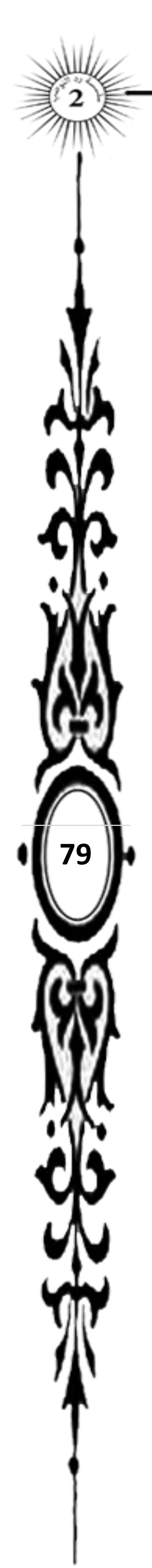
كرامة

وعن عمرو بن الحارث قال: بينما عمر يخطب يوم الجمعة إذ ترك الخطبة ونادى: يا سارية الجبل مرّتين أو ثلاثاً ثم أقبل على خطبته فقال ناس من أصحاب رسول الله ﷺ إنه لمجنون ترك الخطبة ونادي يا سارية الجبل، فدخل عبد الرحمٰن بن عوف وكان يبسط عليه فقال: يا أمير المؤمنين تجعل للناس عليك مقالاً بينما أنت في خطبتك إذ ناديت يا سارية الجبل، أيّ شيء هذا؟ فقال: والله ما ملكت ذلك حين رأيت سارية وأصحابه يقاتلون عند جبل يؤتون من بين أيديهم ومن خلفهم فلم أملك أن قلت يا سارية الجبل ليلحقوا بالجبل، فلم يمض إلا أيام حتى جاء رسول سارية بكتابه أنّ القوم لاقونا يوم الجمعة فقاتلناهم من حين صلاة



(3)

بیعت حضرت عثمان ذی الحجہ میں ہوئی



كتاب الطبقات الكبير

لمحمد بن سعد بن منيع الزهري
ت ٢٣٠ هـ

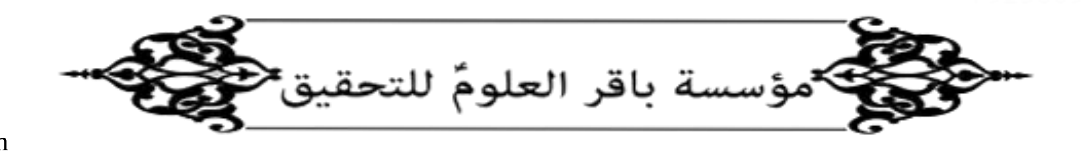
الجزء الثالث

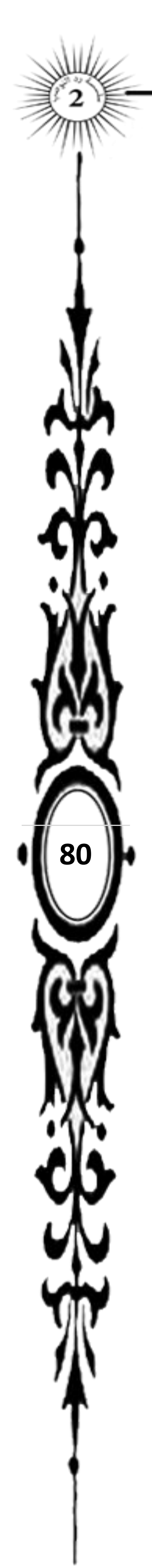
الطبقة الأولى

في البدريين من المهاجرين والأنصار

تحقيق
الدكتور علي محمد عمر

الناشر مكتبة الخانجي بالقاهرة





ذی الحج 23 ہجری میں حضرت عثمان کی بیعت دلیل ہے اس بات کی کہ حضرت عمر کی وفات یکم محرم کو نہیں ہوئی- طبقات کبری ابن سعد

قال : أخبرنا محمّد بن عمر قال : حدّثنى أبو بكر بن إسماعيل بن محمّد بن سعد بن أبى وقّاص عن عثمان بن محمّد الأخنسى قال : وأخبرنا محمّد بن عمر قال : أخبرنا أبو بكر بن عبد الله بن أبى سَبْرة عن يعقوب بن زيد عن أبيه قالا : بُويع عثمان بن عفّان يوم الاثنين لليلة بقيت من ذى الحِجّة سنة ثلاثٍ وعشرين ، فاستقبل بخلافته المحرّم سنة أربع وعشرين (١) .

قال محمّد بن عمر : قال أبو بكر بن عبد الله بن أبى سَبْرة فى حديثه : فَوَجّهَ عثمانُ على الحجّ تلك السنةَ عبد الرّحمن بن عَوف فحجّ بالنّاس سنة أربعٍ و عشرين ، ثمّ حَجّ عثمان فى خلافته كلّها بالنّاس عشر سنين ولاءً إلاّ السنةَ التى حوصرَ فيها فوجّهَ عبدَ الله بن عبّاس على الحجّ بالنّاس ، وهى سنة خمسٍ وثلاثين (٢) .

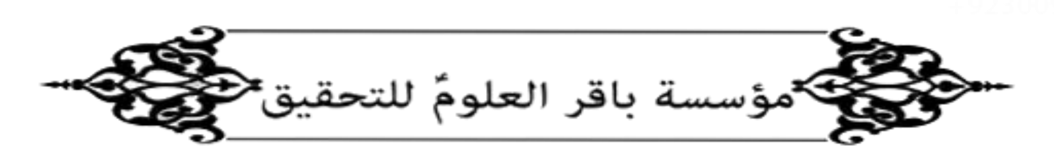
قال : أخبرنا محمّد بن عمر قال : حدّثنى أسامة بن زيد اللّيثى عن داود بن الحصين عن عكرمة عن ابن عبّاس أنّ عثمان بن عفّان استعمله على الحجّ فى السنة التى قُتل فيها سنة خمسٍ وثلاثين ، فخرج فحجّ بالنّاس بأمر عثمان .

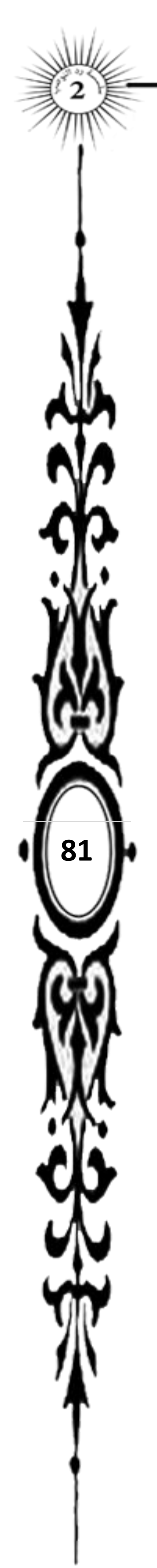
قال : أخبرنا محمّد بن عمر ، حدّثنى محمّد بن عبد الله عن الزّهرىّ قال : لمّا ولِىَ عثمان عاش اثنتى عشرة سنة أميرًا يَعْمَلُ ستّ سنين لا ينْقمُ النّاس عليه شيئًا ، وإنّه لأحبّ إلى قريش من عمر بن الخطّاب لأن عمر كان شديدًا عليهم ، فلمّا وليَهم عثمان لان لهم ووصلهم ، ثمّ توانى فى أمرهم واستعمل أقرباءه وأهل بيته فى الستّ الأواخر ، وكتب لمَرْوَانَ بخُمْس مصر ، وأعطى أقرباءه المال ، وتأوّلَ فى ذلك الصّلَة التى أمر الله بها ، واتخذ الأموال ، واستسلف من بيت المال وقال : إنّ أبا بكر وعمر تركا من ذلك ما هو لهما وإنى أخذتُه فقسمتُه فى أقربائى ، فأنكر النّاسُ عليه ذلك .

قال : أخبرنا محمّد بن عمر قال : حدّثنى عبد الله بن جعفر عن أمّ بكر بنت المِسْوَر عن أبيها قال : سمعتُ عثمان يقول : أيّها النّاسُ إن أبا بكر وعمر كانا يتأوّلان فى هذا المال ظَلْفَ أنفسهما وذوى أرحامهما وأنى تأوّلْتُ فيه صلَةَ رَحمى .

* * *

(١) أورده ابن عساكر : ترجمة عثمان ص ٢٠٠ نقلا عن ابن سعد .
(٢) المصدر السابق نقلا عن ابن سعد .





مختصر

تاريخ دمشق لابن عساكر

للإمام محمد بن مكرّم المعروف بابن منظور

٦٣٠ هـ - ٧١١ هـ

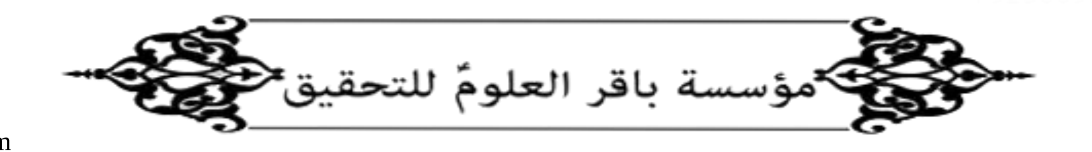
الجزء السادس عشر

عبيد الله بن أبي بكرة - عروة بن رويم

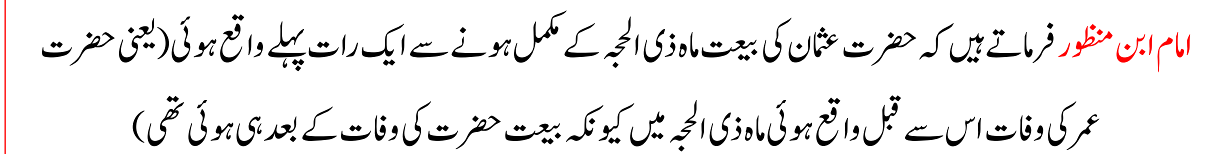
تحقيق

مأمون الصاغرجي

دار الفكر







قال خالد بن خِدَاش :

جلستُ إلى حمَّاد بن زيد وأنا ابن عشرين سنة ، وجلستُ إليه ثلاث عشرة سنة ، فسمعته يقول ما لا أحصي : لئن قلت : إنَّ عليّاً أفضلُ من عثمان لقد قلت إنَّ أصحابَ رسولِ الله ﷺ قد خانُوا .

وكانت الشورى باجتماع الناس على عثمان ، وبويع لعثمان يوم الاثنين لليلةٍ بقيَتْ من ذي الحجة سنة ثلاثٍ وعشرين ، واستقبل بخلافته [٧٠/آ] المحرم سنة أربعٍ وعشرين ، وقتل يوم الجمعة لثمان عشرة ليلةً خلَتْ من ذي الحجة سنة خمسٍ وثلاثين .

قال ابن شهاب :

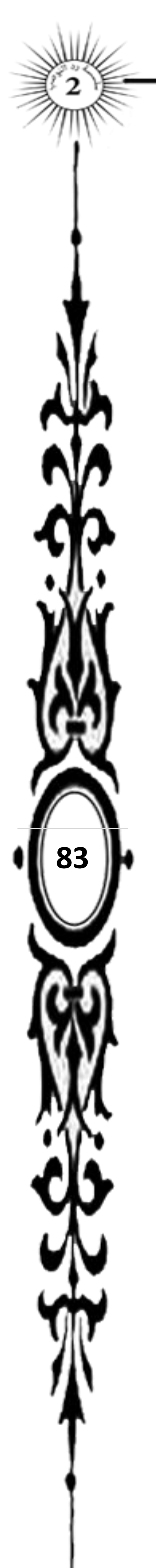
عاش أبو بكرٍ بعد أن استُخلف سنتَيْن وأشهراً ، وعمر عشر سنين ، حجَّها كُلَّها ، وعثمان اثنتَيْ عشرة ، حجَّها كُلَّها إلا سنتَيْن ، ومعاوية عشرين سنةً إلاَّ شهراً ، حجَّ حجَّتَيْن ، ويزيد ثلاث سنين وأشهراً ، وعبد الملك بعد الجماعة بضع عشرة سنة إلاّ شهراً ، حجَّ حجَّةً ، والوليد عشر سنين إلاّ شهراً ، حجَّ حجَّةً .

وفتح الرّي سنة أربعٍ وعشرين ، وفُتحتِ الجزيرة وأَرْمينيَة سنة خمسٍ وعشرين ، وفُتحتِ الإسكندريَّة سنة ستٍّ وعشرين ، وافتتحتْ إفْريقيَةُ سنة سبعٍ وعشرين ، وحُصر عثمانُ في ذي الحِجَّة سنة خمسٍ وثلاثين ، ووليَ أمْرَ الناس في حصارِ عثمانَ عليُّ بن أبي طالب ، فصلَّى بالناس صلاةَ العيد يوم الأضحى .

وكان نقشُ خاتم عثمان : آمنتُ بالذي خلق فسوَّى ؛ وقيل : كان نقشُه : آمنَ عثمانُ بالله العظيم .

قالوا : وبويع عثمانُ بن عفَّان فكان عام الرُّعاف سنة أربع وعشرين[1] ، وكانت الإسكندريَّةُ سنة خمسٍ وعشرين ، وكانت غزوة سابور الجنود سنة ستٍ وعشرين ، وكانت إفْريقيَةُ وأميرُها عبدُ الله بن سعد بن أبي سَرْح سنة سبعٍ وعشرين ؛ ثم كانت فارس الأولى واصطَخْر الآخرة سنة ثمانٍ وعشرين ، ثم كانت فارس الآخرة سنة تسعٍ وعشرين ، ثم كانت

(١) قيل : إنما قيل لهذه السنة عام الرعاف ، لأنه كثر الرعاف فيها في الناس . قاله الطبري في تاريخه ٢٤٢/٤



(4)

حضرت عمر فوت ہوئے تو ابھی ذی الحج کے 3 دن باقی تھے



تاريخ اليعقوبي

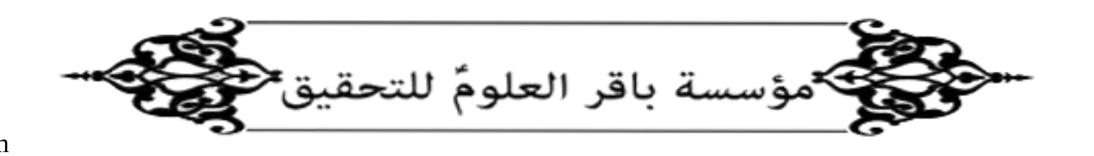
أحمد بن إسحاق بن جعفر بن وهب
ابن واضح اليعقوبي البغدادي
المتوفى بعد سنة ٢٩٢هـ

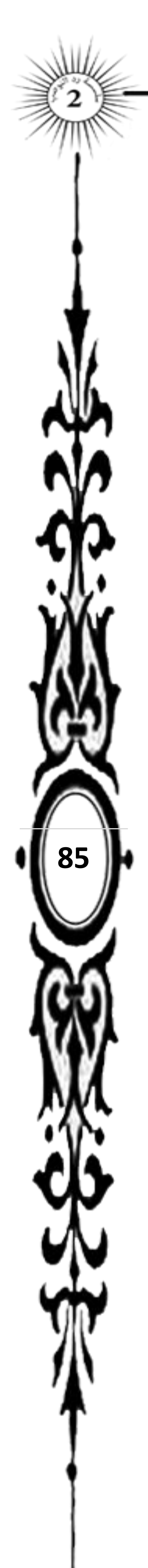
84

علق عليه ووضع حواشيه
خليل المنصور

الجزء الأول

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان





2

امام یعقوبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کو بدھ کے دن جب کہ ۴ راتیں ماہ ذی الحجہ کے مکمل ہونے میں باقی تھی حملہ کیا

(حضرت زخمی ہونے کے ایک دن بعد انتقال فرما گئے جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے)

ولي حمل ابن أبي معيط وبني أميّة على رقاب الناس، وأعطاهم مال الله، ولئن ولي ليفعلنّ والله، ولئن فعل لتسيرنّ العرب إليه حتى تقتله في بيته. ثمّ سكت. قال فقال: امضها يا ابن عباس! أترى صاحبكم لها موضعاً؟ قال فقلت: وأين يتبعّد من ذلك مع فضله وسابقته وقرابته وعلمه؟ قال: هو والله كما ذكرت ولو وليهم تحمّلهم على منهج الطريق، فأخذ المحجّة الواضحة، إلاّ أن فيه خصالاً: الدعابة في المجلس، واستبداد الرأي، والتبكيت للنّاس مع حداثة السنّ. قال قلت: يا أمير المؤمنين. هلاّ استحدثتم سنّه يوم الخندق إذ خرج عمرو بن عبد ودّ، وقد كعم عنه الأبطال، وتأخّرت عنه الأشياخ، ويوم بدر إذ كان يقطّ الأقران قطّاً، ولا سبقتموه بالإسلام، إذ كان جعلته السعب وقريش يستوفيكم؟ فقال: إليك يا ابن عبّاس! أتريد أن تفعل بي كما فعل أبوك وعليّ بأبي بكر يوم دخلا عليه؟ قال: فكرهت أن أغضبه فسكتّ. فقال: والله يا ابن عباس إنّ عليّاً ابن عمّك لأحقّ الناس بها، ولكنّ قريشاً لا تحتمله، ولئن وليهم ليأخذنّهم بمرّ الحقّ لا يجدون عنده رخصة؛ ولئن فعل لينكثُنّ بيعته ثمّ ليتحاربُنّ.

وحجّ عمر جميع سني ولايته، إلاّ السنة الأولى، وهي سنة ١٣، فإن عبد الرحمن بن عوف حجّ بالناس، وكان الغالب عليه عبد الله بن عبّاس، وعبد الرحمن بن عوف، وعثمان بن عفّان.

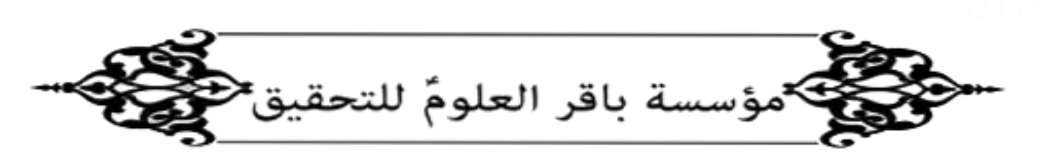
85

وروى بعضهم أن عبد الله بن عباس كان على شرطه، وكان حاجبه يرفأ مولاه، فطُعن عمر يوم الأربعاء لأربع ليال بقين من ذي الحجّة سنة ٢٣، وكان ذلك من شهور العجم في تشرين الآخر، وكان الذي طعنه أبو لؤلؤة، عبد للمغيرة بن شعبة، وجأه بخنجر مسموم، وكانت سنو عمر يومئذ ثلاثاً وستين سنة[1]، وقيل أربعاً وخمسين سنة، وكانت ولايته عشر سنين وثمانية أشهر.

ولمّا طُعن عمر قال لابنه: إنّي كنت استسلفت من بيت مال المسلمين ثمانين ألفاً، فليرد من مال ولدي، فإن لم يف مالهم فمال آل الخطّاب، فإن لم يف فمال بني عديّ، وإلاّ قريش عامّة، ولا تعدوهم.

ولمّا حضرته الوفاة اجتمع إليه الناس فقال: إنّي قد مصّرت الأمصار، ودوّنت الدواوين، وأجريت العطايا، وغزوت في البرّ والبحر، فإن أهلكْ، فالله خليفتي عليكم، وسترون رأيكم. إني قد تركتكم على الواضحة، إنّما أخاف عليكم أحد رجلين: إمّا رجلاً

(١) قتله فيروز أبو لؤلؤة غلام المغيرة بن شعبة يوم الأربعاء لأربع بقين من ذي الحجة. وقتل في صلاة الصبح «وهو ابن ثلاث وستين»، مروج الذهب للمسعودي ج ٢ ص ٣١٢.





الخلفاء الراشدون

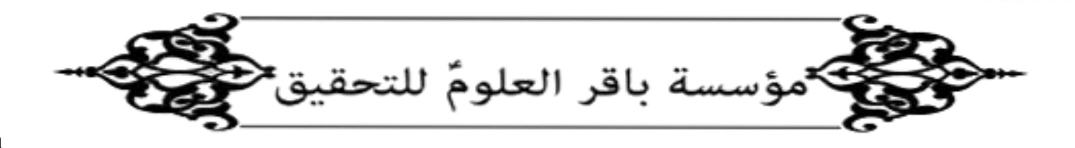
تأليف

عبد الوهاب النجّار

اعتنى به

وليد الذكري

المكتبة العصرية
صيدا - بيروت





حضرت عمر کی وفات بدھ کی رات ماہ ذی الحجہ کے تمام ہونے سے ۳راتیں پہلے واقع ہوئی۔

٣ ـ جفينة الأنباري.

٤ ـ كعب الأحبار اليهودي.

ولو كان المسلمون في شريعتهم إيجاب العقوبة بالقرائن، ووجد من يحقق مع مَن بقي منهم بعد مقتل عمر، لكان من المحتمل جداً أن يُعاقب كل منهم على ذلك الاتفاق الأثيم. لأنهم في ذلك الوقت يعتبرون من الرعية المسالمين لا الأعداء المحاربين، فليس لهم عذر ولا شبهة عذر في تدبير ذلك الجرم الفظيع.

كيف قُتل عمر؟

قال الطبري: فلما كان الصبح خرج عمر إلى الصلاة وكان يوكل بالصفوف رجالاً، فإذا استوت جاء فكبّر، ودخل أبو لؤلؤة في الناس في يده خنجر له رأسان نصابه في وسطه، فضرب عمر ست ضربات إحداهن تحت سرته وهي التي قتلته، وقُتل معه كُليب بن أبي بكير الليثي وكان خلفه. فلما وجد عمر حرّ السلاح سقط وقال: أفي الناس عبد الرحمٰن بن عوف؟ قالوا: نعم هوذا. قال تقدم فصل، فصلى عبد الرحمٰن بن عوف وعمر طريح. ثم احتمل فأدخل داره فدعا عبد الرحمٰن بن عوف.

ثم نادى عمر ابنه عبد الله وقال اخرج فانظر مَن قتلني، فقال: يا أمير المؤمنين قتلك أبو لؤلؤة غلام المغيرة بن شعبة. فحمد الله تعالى أن لم يقتله رجل سجد لله تعالى سجدة، ثم قال: يا عبد الله ائذن للناس فجعل يدخل عليه المهاجرون والأنصار فيسلمون عليه، فيقول: عن ملأ منكم كان هذا؟ فيقولون معاذ الله.

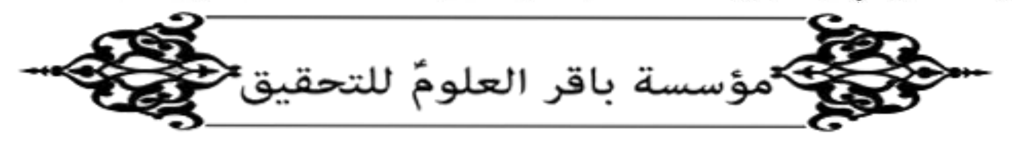
وقد دخل في الناس كعب الأحبار فقال: «الحق من ربك فلا تكونن من الممترين». قد أنبأتك أنك شهيد، فقلت: من أين لي الشهادة وأنا في جزيرة العرب؟

ويُقال إنه لما نظر عمر إلى كعب قال:

فأوعدني كعب ثلاثاً أعدها ... ولا شك أن القول ما قال لي كعبُ
وما بي حذار الموت، إني لميت ... ولكن حذار الذنب يتبعه الذنبُ

ثم دعي له الطبيب فقال: أي الشراب أحب إليه؟ فجيء له بنقيع التمر فسقاه فخرج على حاله من الجرح، ثم سقاه اثنين فخرج على حاله، فأيقن أنه ميت ولم يجد للقضاء حيلة.

وقد توفي عمر ليلة الأربعاء، لثلاث ليال بقين من ذي الحجة سنة ٢٣ ودُفن بكرة يوم الأربعاء في حجرة عائشة مع صاحبيه، بعد أن استأذن عائشة في ذلك عقيب أن طعن ـ ولما أدرك في كفنه ابتدر عليّ وعثمان الصلاة عليه. فقال عبد الرحمٰن بن عوف: إنكما حريصان على الإمارة. ليس لكما ذلك وإنما هو لصهيب لأنه قد أمره أن يصلي بالناس.





88

آثار الشيخ العلامة
عبد الرحمن بن يحيى المعلمي
(١٣)



مطبوعات المجمع

الأنوار الكاشفة

لما في كتاب
« أضواء على السنة »
من الزلل والتضليل والمجازفة

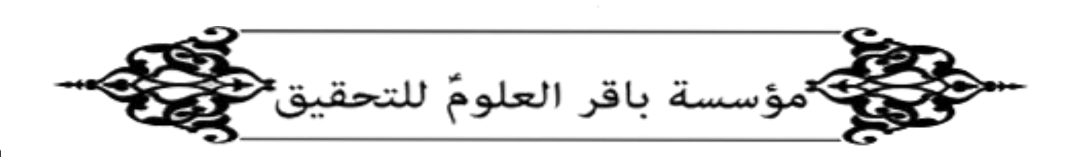
تأليف
الشيخ العلامة عبد الرحمن بن يحيى المعلمي اليماني
١٣١٢هـ - ١٣٨٦هـ

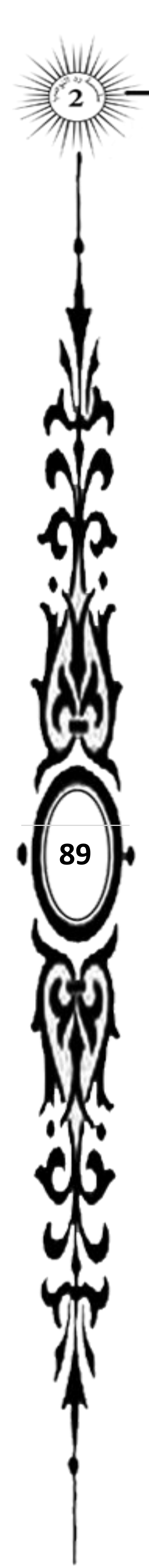
تحقيق
علي بن محمد العمران

وفق المنهج المعتمد من الشيخ العلامة
بكر بن عبد الله أبو زيد
(رحمه الله تعالى)

تمويل
مؤسسة سليمان بن عبد العزيز الراجحي الخيرية

دار عالم الفوائد
للنشر والتوزيع





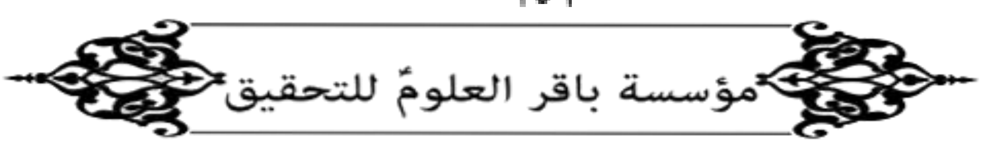
حضرت عمر کی وفات بدھ کی رات ماہ ذی الحجہ کے تمام ہونے سے ۳ راتیں پہلے واقع ہوئی۔

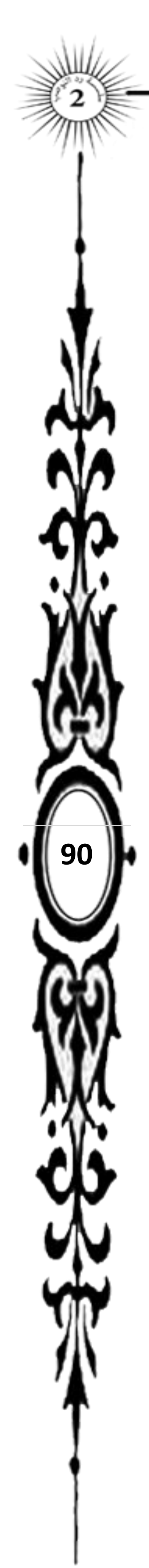
الغد جاء كعب الأحبار فقال له: يا أمير المؤمنين اعهد فإنك ميّت في ثلاثة أيام. قال: وما يدريك؟ قال: أجده في كتاب الله عز وجل التوراة. قال عمر: آلله أنك لتجد عمر بن الخطاب في التوراة؟ قال: اللهم لا، ولكن أجد صفتك وحليتك ... فلما كان من الغد جاء كعب فقال: ... بقي يومان. قال: ثم جاء مِن غَدِ الغد فقال: ... بقي يوم وليلة وهي لك إلى صبيحتها ...» وقال فيه: «فضُرِب عمر ستّ ضربات» وفي آخرها: «ثم توفي ليلة الأربعاء لثلاثٍ بقين من ذي الحجة».

أقول: هل يسمع عمر هذا الوعيد الشديد مِن عبد كافر ثم لا يحترس منه، ولا يأمر بالقبض عليه وسجنه أو ترحيله من المدينة؟ أو على الأقل يضع عليه عيونًا تراقبه، فقد كان لعمر عيون على الناس ترقب أقلَّ من هذا، وكان له عيون على عُمّاله في البلدان البعيدة، أو ليس عمر هو الذي رجع عن بلد الطاعون فقال له أبو عبيدة: أفرارًا من قَدَرِ الله؟ فقال عمر: لو غيرك يا أبا عبيدة قالها. نعم نَفِرُّ من قَدَر الله إلى قَدَر الله[1]. هب أن عمر لم يبال بنفسه، أفلم يكن بقاء ذلك العبد الكافر بين ظهراني المسلمين خطرًا عليهم، وقد جاهر الخليفة بالتوعُّد، فما عسى أن يكون حاله مع غيره؟ قد يقال: يمكن أن تكون وُضعت عليه عيون راقبته مدّة فلم يُرَ منه ما يُنكر، فتُرِك. لكن [ص٧٧] هذه الحكاية تجعل التوعّد يوم الجمعة ٢٢ ذي الحجة سنة ٢٣ والقتل بعد ذلك بأربعة أيام.

أضف إلى ذلك أنه قد ثبت أنّ عمر قال في خطبته في تلك الجمعة:

(١) أخرجه البخاري (٥٧٢٩)، ومسلم (٢٢١٩).







الكامل في التاريخ
تاريخ ابن الأثير

الإمام العلامة المحدث النسابة عز الدين أبو الحسن علي بن محمد بن محمد بن عبد الكريم الجزري الشيباني

الشهير بابن الأثير

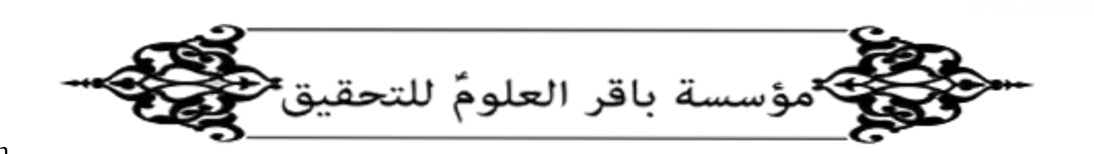
(555 - 630) هـ

نسخة تامة، اعتني بنصها فدر الإمكان، وفقرت ورقمت بترقيمين: ترقيماً ترقيم النسخة الطبعة، وفهرس لمواضيعها، ورؤوس كل صفحة منها بموضوعها.

اعتنى به

أبو صهيب الكرمي

بيت الأفكار الدولية





حضرت عمر فوت ہوئے تو ابھی ذی الحج کے تین دن باقی تھے - تاریخ کامل ابن اثیر

عمر بن الخطّاب في التوراة؟ قال: اللهمّ لا ولكني أجد حليتك وصفتك وأنّك قد فني أجلُك.قال: وعمر لا يحس وجعاً! فلمّا كان الغد جاءه كعب فقال: بقي يومان. فلمّا كان الغد جاءه كعبٌ فقال: مضى يومان وبقي يوم. فلمّا أصبح خرج عمر إلى الصلاة وكان يوكل بالصفوف رجالاً فإذا استوت كبّر، ودخل أبو لؤلؤة في الناس وبيده خِنجر له رأسان نصابه في وسطه، فضرب عمرَ ست ضربات إحداهن تحت سرّته وهي التي قتلته، وقتل معه كليب بن أبي البُكَير الليثي وكان خلفه، وقتل جماعة غيره.

فلمّا وجد عمر حرّ السلاح سقط وأمر عبد الرحمن بن عوف فصلّى بالناس، وعمر طريح، فاحتُمل فأُدخل بيته، ودعا عبدَ الرحمن فقال له: إنّي أريد أن أعهد إليك. قال: أتشير عليّ بذلك؟ قال: اللهمّ لا. قال: والله لا أدخل فيه أبداً. قال: فهبني صمتاً حتى أعهد إلى النفر الذين توفي رسول الله، ﷺ، وهو عنهم راض. ثمّ دعا عليّاً وعثمان والزبير وسعداً فقال: انتظروا أخاكم طلحة ثلاثاً فإن جاء وإلاّ فاقضوا أمركم؛ أنشدك الله يا عليّ إن وليتَ من أمور الناس شيئاً أن تحمل بني هاشم على رقاب الناس، أنشدك الله يا عثمان إن وليتَ من أمور الناس شيئاً أن تحمل بني أبي مُعَيط على رقاب الناس، أنشدك الله يا سعد إن وليت من أمور الناس شيئاً أن تحمل أقاربك على رقاب الناس، قوموا فتشاوروا ثمّ اقضوا أمركم وليصلّ بالناس صُهَيب.(٥١/٣)

ثمّ دعا أبا طلحة الأنصاري، فقال: قم على بابهم فلا تدع أحداً يدخل إليهم. وأُوصي الخليفة من بعدي بالأنصار الذين تبوّؤوا الدار والإيمان أن يحسن إلى محسنهم ويعفو عن مسيئهم، وأوصي الخليفة بالعرب، فإنّهم مادة الإسلام، أن يؤخذ من صدقاتهم حقّها فتوضع في فقرائهم، وأوصي الخليفة بذمة رسول الله، ﷺ، أن يوفي لهم بعهدهم، اللهمّ هل بلّغتُ؟ تركت الخليفة من بعدي على أنقى من الراحة؛ يا عبد الله بن عمر، اخرج فانظر من قتلني.

قال: يا أمير المؤمنين، قتلك أبو لؤلؤة غلام المغيرة بن شعبة. قال: الحمد لله الذي لم يجعل منيتي بيد رجل سجد لله سجدةً واحدةً! يا عبد الله بن عمر، اذهبْ إلى عائشة فسلها أن تأذن لي أن أُدفن مع النبيّ، ﷺ، وأبي بكر. يا عبد الله، إن اختلف القومُ فكن مع الأكثر، فإن تشاوروا فكن مع الحزب الذي فيه عبد الرحمن بن عوف، يا عبدَ الله، ائذن للناس. فجعل يدخل عليه المهاجرون والأنصار فيسلّمون عليه ويقول لهم: أهذا عن ملإ منكم؟ فيقولون: معاذ الله! قال: ودخل كعب الأحبار مع الناس فلمّا رآه عمر قال:

توعدني كعبٌ ثلاثاً أعدُّها ... ولا شكّ أن القول ما قال لي كعبُ
وما بي حِذارُ الموتِ، إنّي لميّتٌ، ... ولكن حِذارُ الذّنبِ يتبعُه الذنبُ

ودخل عليه عليٌّ يعودهُ فقعد عند رأسه، وجاء ابن عبّاس فأثنى عليه، فقال له عمر: أنت لي بهذا يا ابن عبّاس؟ فأومأ إليه عليّ أن قل نعم. فقال ابن عبّاس: نعم. فقال عمر: لا تغرّني أنت وأصحابك. ثمّ قال: يا عبد الله، (٥٢/٣) خُذْ رأسي عن الوسادة فضعه في التراب لعلّ الله، جلّ ذكره، ينظر إليّ فيرحمني، والله لو أن لي ما طلعت عليه الشمس لافتديت به من هول المُطلع .

ودعي له طبيب من بني الحارث بن كعب فسقاه نبيذاً فخرج غير متغير، فسقاه لبناً فخرج كذلك أيضاً، فقال له: اعهد يا أمير المؤمنين. قال: قد فرغتُ. ولما احتُضر ورأسه في حجر ولده عبد الله قال:

ظَلومٌ لنفسي غيرَ أنّيَ مسلمٌ ... أُصلّي الصّلاةَ كلّها وأصومُ

ولم يزل يذكر الله تعالى ويُديمُ الشهادة إلى أن توفي ليلة الأربعاء لثلاث بقين من ذي الحجّة سنة ثلاث وعشرين. وقيل: طعُن يوم الأربعاء لأربع بقين من ذي الحجّة ودُفن يوم الأحد هلال محرم سنة أربع وعشرين.

وكانت ولايته عشر سنين وستّة أشهر وثمانية أيّام، وبويع عثمان لثلاث مضين من المحرم. وقيل: كانت وفاته لأربع بقين من ذي الحجّة وبويع عثمان لليلة بقيت من ذي الحجّة واستقبل بخلافته هلال محرم سنة أربع وعشرين. وكانت خلافة عمر على هذا القول عشر سنين وستة أشهر وأربعة أيّام. وصلىّ عليه صُهيب، وحمُل إلى بيت عائشة، ودُفن عند النبي، ﷺ، وأبي بكر، ونزل في قبره عثمان وعليّ والزبير وعبد الرحمن بن عوف وسعد وعبد الله بن عمر. (٥٣/٣)

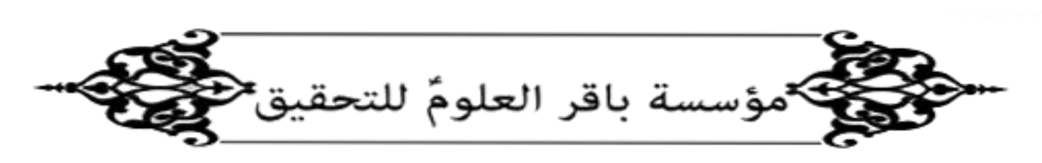
ذكر نسب عمر وصفته وعمره

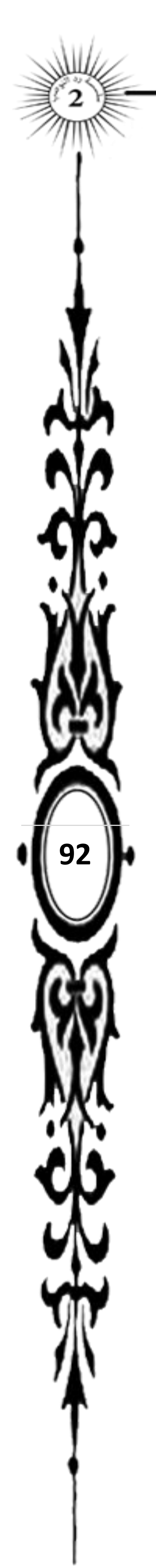
فأمّا نسبه فهو عمر بن الخطّاب بن نُفَيل بن عبد العُزّى بن رياح بن عبد الله بن قرط بن رزَاح بن عدي بن كعب بن لؤيّ، وكنيته أبو حفص، وأمّه حَنْتمة بنت هشام بن المغيرة بن عبد الله بن عمر بن مخزوم، وهي ابنة عم أبي جهل، وقد زعم من لا معرفة له أنّها أخت أبي جهل، وليس بشيء.

وسمّاه النبيّ ، ﷺ، الفاروق، وقيل: بل سماه أهلُ الكتاب.

وأمّا صفته فكان طويلاً آدمَ أصلعَ أعسرَ يَسَراً، يعني يعمل بيديه، وكان لطوله كأنّه راكبٌ، وقيل: كان أبيض أبهق، يعني شديد البياض، تعلوه حمرة، طُوالاً أصلع أشيب، وكان يصفّر لحيته ويرجّل رأسه. وكان مولده قبل الفِجار بأربع سنين، وكان عمره خمساً وخمسين سنة، وقيل: ابن ستّين سنة، وقيل: ابن ثلاث وستين سنة وأشهر، وهو الصحيح، وقيل: ابن إحدى وستّين سنة.

(رِياح بكسر الراء وبالياء تحتها نقطتان).





الفاروق عمر

جعل الله الحق على لسان عمر وقلبه
«حديث شريف»

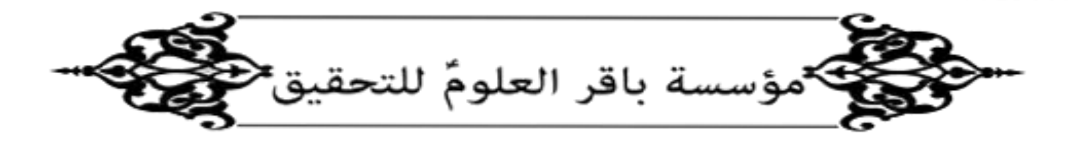
محمد حسين هيكل

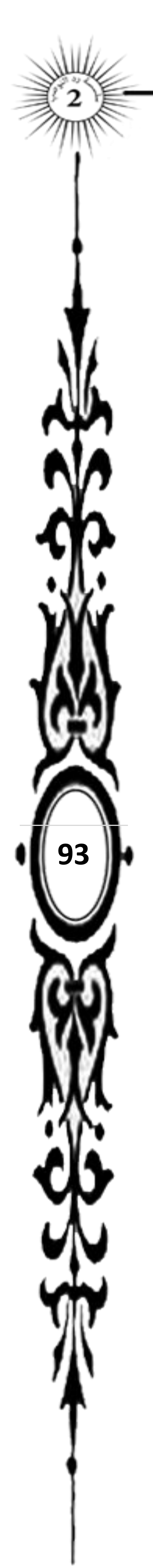
الجزء الأول

الطبعة العاشرة



دار المعارف





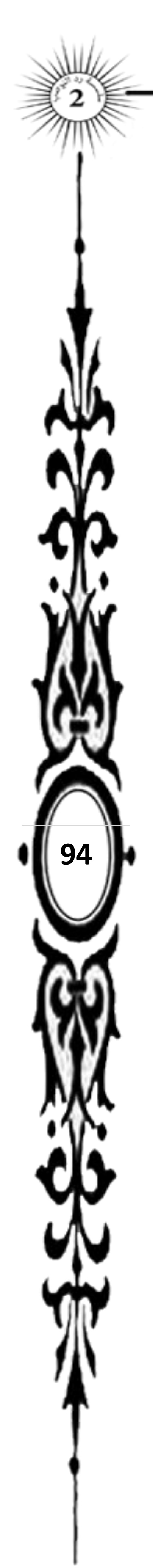
جناب محمد حسین ہیکل فرماتے ہیں کہ ابو لولو فیروز نے بدھ کے دن جب کہ ۴ دن ماہ ذی الحجہ کے مکمل ہونے میں باقی تھے حملہ کیا(حضرت زخمی ہونے کے ایک دن بعد انتقال فرما گئے جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے)

٢٧٦

شيء ما راجعته فى الكلالة ، وما أغلظ علىّ فى شيء منذ صاحبته ما أغلظ لى فى الكلالة ، حتى طعن بأصبعه فى بطنى فقال لى : (ياعمر تكفيك الآية التى فى آخر النساء) وإن أعش أقض فيها بقضية يقضى بها من يقرأ القرآن ومن لايقرأ القرآن » . ثم قال : « اللهم إنى أشهدك على أمراء الأمصار ! فإنى إنما بعثتهم ليعلموا الناس دينهم وسنة نبيهم ، ويعدلوا عليهم ، ويقسموا فيئهم بينهم ، ويرفعوا إلىّ ما أشكل عليهم من أمرهم » . قال جويرية بن قدامة من بنى تميم : « حججت عام توفى عمر ، فأتى المدينة فخطب فقال : رأيت كأن ديكاً نقرنى ، فما عاش إلا تلك الحجة حتى طُعِن » .

وشعور عمر بدنو أجله وليس به مرض ، وليس به إلا شعور بضعف قوته ووهن جسمه ، يدعو إلى شيء غير قليل من التفكير فقل من الناس من تحدثه نفسه وهو فى صحته بمثل ماحدثت عمر نفسه ، وإن شعر بعضهم فى أول مرضه الأخير بدنو ساعته . أفكان عمر فى هذه محدَّثاً ألهم ما سيكون قبل أن يكون ؟ أم أن كبر سنه وضعف قوته وانتشار رعيته جعله يفكر فى دنو أجله ، ويدعو الله أن يضمه إليه ؟ أنت فى حل من أن تختار لنفسك الجواب . أما المؤرخون المسلمون فساقوا فى هذا الأمر روايات نقصها عليك بعد أن نفصل مقتل أمير المؤمنين .

خرج عمر من منزله قبل مطلع الشمس من يوم الأربعاء لأربع بقين من ذى الحجة سنة ثلاث وعشرين للهجرة ، يؤم الناس لصلاة الفجر . وكان يوكل رجالاً فى المسجد بالصفوف يسوّونها قُبَيْل كل صلاة ، فإذا استوت جاء هو فنظر إلى الصفّ الأول فإذا رأى فيه متقدماً أو متأخراً علاه بالدرّة ، حتى إذا انتظم الجميع فى أماكنهم كبّر للصلاة . ودخل فى تلك الساعة من ذلك اليوم ولما يكد يتبين الخيط الأبيض من الخيط الأسود من الفجر . فلما بدأ ينوى للصلاة ليكبر إذا رجلٌ ظهر فجأة قُبالته ، فطعنه بخنجره ثلاث طعنات أو ست طعنات ، إحداها تحت سُرّته . وأحس عمر حرّ السلاح ، فالتفت إلى المصلّين باسطاً يديه يقول : « أدركوا الكلب فقد قتلنى ! » . وكان الكلب أبا لؤلؤة النصرانى فيروز غلام المغيرة ، وكان فارسياً ، أُسِرَ فى نَهَاوَنْد ثم وقع فى ملك المغيرة بن شعبة . وقد جاء إلى المسجد متعمداً قَتْلَ عمر فى هذه الساعة المبكرة من الغلس يخبئ تحت ردائه خنجراً قَبْضَتُه فى وسطه وله نَصلانِ حادّان . واختبأ فى أحد أركان المسجد حتى إذا بدأت الصلاة ارتكب فعلته ، ثم اندفع يريد الفرار نجاة بنفسه . وماج الناسُ مضطربين لما سمعوا ، وأقبل كثيرون منهم على الكلب يريدون القبض عليه والتنكيل به . ولم يَدَعْهم فيروز يأخذون



94

كِتابُ الشَّرِيعَة

للإمام المحدِّث أبي بكر محمَّد بن الحسين الآجري

المتوفى سنة ٣٦٠ هـ

دراسة وتحقيق

الدكتور عبد الله بن عمر بن سليمان الدميجي

كلية الدعوة وأصول الدين

جامعة أم القرى

الجزء الرابع

دار الوطن

الرياض ـ شارع المعذر ـ ص . ب ٣٣١٠

☎ ٤٧٩٢٠٤٢ ـ فاكس ٤٧٦٤٦٥٩

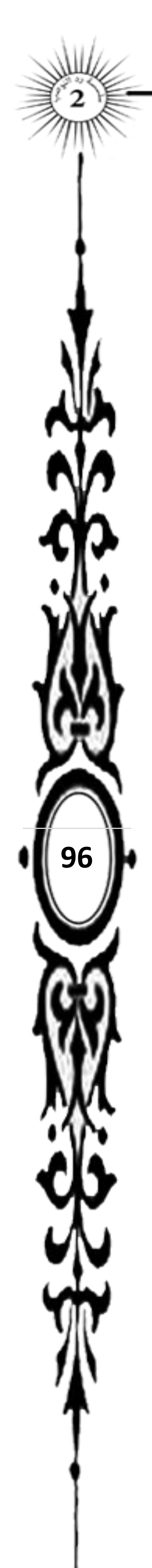


حضرت عمر کی وفات بدھ کی رات ماہ ذی الحجہ کے تمام ہونے سے ۳راتیں پہلے واقع ہوئی۔

ثم توفي ليلة الأربعاء لثلاث ليال بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين. قال: فخرجوا به بكرة يوم الأربعاء، فدفن في بيت عائشة رضي الله عنها مع النبي ﷺ وأبي / بكر رضي الله عنه، وتقدم صهيب فصلى عليه.. (٢٩٢/ن)

وذكر الحديث بطوله.

******



ذخائر العرب

٣٠

تاريخ الطبري

تاريخ الرسل والملوك

لأبي جعفر محمد بن جرير الطبري

٢٢٤ ـ ٣١٠ هـ

الجزء الرابع

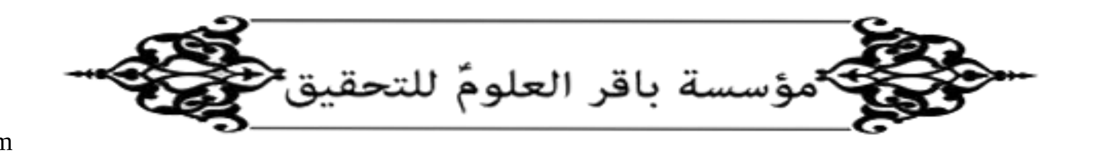
تحقيق

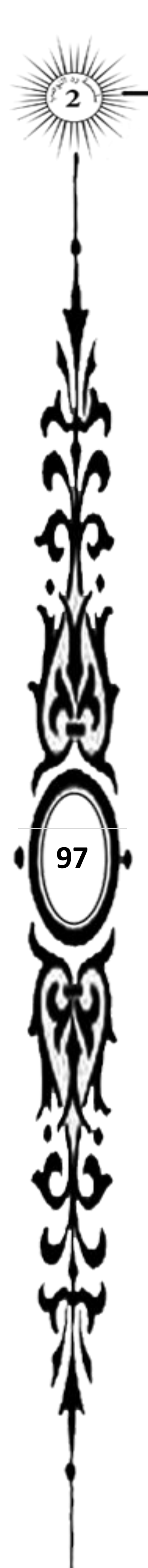
محمد أبو الفضل إبراهيم

الطبعة الرابعة



دار المعارف





حضرت عمر کی وفات بدھ کی رات واقع ہوئی جبکہ ماہ ذی الحجہ کے تمام ہونے میں ۳راتیں باقی تھی۔

وما بى حِذارُ الموتِ إنى لَميّتٌ ولـكنْ حِذارُ الذّنبِ يتْبَعُهُ الذّنبُ

قال : فقيل له : يا أميرَ المؤمنين لو دعوتَ الطبيبَ ! قال : فدعى طبيب من بنى الحارث بن كعب ، فسقاه نبيذاً فخرج النبيذ مشكَلاً ، قال : فاسقوه لبناً ، قال : فخرج اللبن محضًا ، فقيل له : يا أمير المؤمنين ، اعهد ، قال : قد فرغت .

قال : ثم توفى ليلة الأربعاء لثلاث ليال بقين من ذى الحجة سنة ثلاث وعشرين .

قال : فخرجوا به بكْرة يوم الأربعاء ، فدفن فى بيت عائشة مع النبيّ صلى الله عليه وسلم وأبى بكر . قال : وتقدّم صُهيب فصلّى عليه، وتقدّم قبل ذلك رجُلان من أصحاب رسول[1] الله صلى الله عليه وسلم : علىّ وعثمان، قال : فتقدّم واحد من عند رأسه ، والآخر من عند رجليه ؛ فقال عبد الرحمن : لا إله إلا الله ؛ ما أحرصكما على الإمرة ! أما علمتما أنّ أمير المؤمنين قال : لِيُصَلّ بالناس صهيب ! فتقدّم صهيب فصلّى عليه . قال : ونزل فى قبره الخمسة . ٢٧٢٦/١

• • •

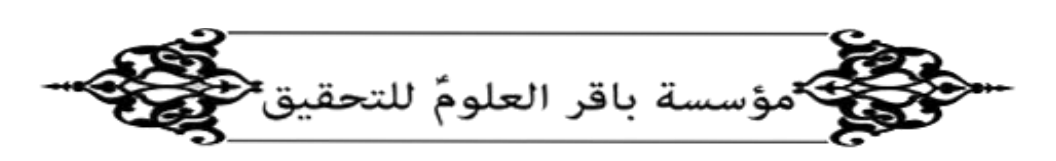
قال أبو جعفر : وقد قيل إن وفاته كانت فى غرّة المحرّم سنة أربع وعشرين .

• ذكر من قال ذلك :

حدّثنى الحارث ، قال : حدثنا محمد بن سعد ، قال : أخبرنا محمد ابن عمر ، قال : حدّثنى أبو بكر بن إسماعيل بن محمد بن سعد ، عن أبيه قال : طُعِن عمر رضى الله تعالى عنه يوم الأربعاء لأربع ليال بقين من ذى الحجّة سنة ثلاث وعشرين، ودفن يوم الأحد صباح هلال المحرّم سنة أربع وعشرين ؛ فكانت ولايته عشر سنين وخمسة أشهر وإحدى وعشرين ليلةً ، من متوفَّى أبى بكر ، على رأس اثنتين وعشرين سنة وتسعة أشهر وثلاثة عشر يوماً من الهجرة . وبويع لعثمان بن عفان يوم الاثنين لثلاث مضين من المحرّم .

قال : فذكرت ذلك لعثمان الأخنسىّ، فقال : ما أراك إلا وهِلْتَ[2] ؛ توفّىَ

(١) س : « النبى » . (٢) وهلت ووهمت ، كلاهما بمعنى .





(5)

حضرت عمر کی وفات محرم سے تین یا چار دن پہلے ہوئی



خلیفۂ ثانی، عادلِ حکمران، فاتح رُوم و فارس، شہیدِ محراب
امیرالمؤمنین سیدنا عمر بن خطابؓ کی سیرت کے تابناک نقوش

سیرتِ عمر رضی اللہ عنہ

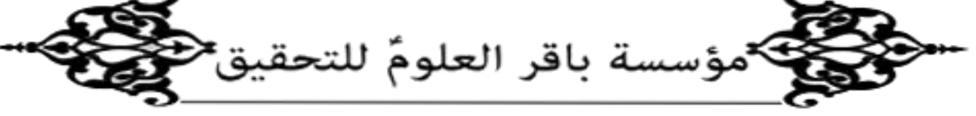
جلد دوم

تالیف: دکتور علی محمد محمد الصلابی

ترجمہ: مولانا ندیم شہباز

نظرِ ثانی: محمد نعمان فاروقی سوہدروی

دار السلام
DARUSSALAM





علامہ ذھبی فرماتے ہیں کہ آپ نے ۲۳ھ ۲۶ یا ۲۷ ذی الحجہ کو شہادت پائی

کے بعد ان کی روح پرواز کر گئی۔ [1]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس طرز عمل میں اللہ کا کس قدر خوف موجزن ہے۔ ان کے لبوں پر آخری الفاظ یہی تھے کہ اگر معافی نہ ملی تو میرے اور میری ماں کے لیے ہلاکت ہے، حالانکہ وہ عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی طاقتوں سے جس قدر واقف ہوتا ہے، وہ اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے اصرار کیا تھا کہ میرا چہرہ زمین پر رکھ دو۔ یہ بات اس امر کی علامت تھی کہ وہ رب ذوالجلال کی تعظیم میں اپنے آپ کو ذلیل وحقیر کرنا چاہتے تھے تاکہ ان کی دعا کی قبولیت یقینی ہو جائے۔ عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی کی یہ آخری تصویر ان کے اللہ تعالیٰ سے بہت گہرے تعلق اور ہر آن قادر مطلق کا دھیان کرنے کی گواہی دیتی ہے۔ [2]

تاریخ وفات اور عمر مبارک

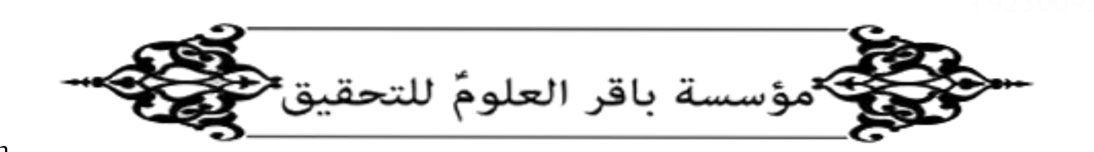
علامہ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ 23 ہجری 26 یا 27 ذوالحجہ بروز بدھ شہادت سے سرفراز ہوئے۔ صحیح قول کے مطابق ان کی عمر 63 برس تھی۔ [3]

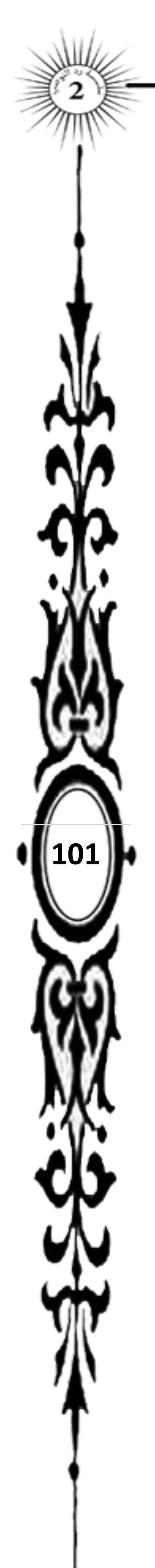
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مدت خلافت 10 سال، 6 ماہ اور کچھ دن تھی۔ [4]

تاریخ ابی زرعہ میں حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ تینوں اصحاب 63،63 برس کی عمر میں فوت ہوئے۔ [5]

---

[1] الطبقات الكبرى لابن سعد: 360/3، و صحيح التوثيق في سيرة وحياة الفاروق، ص: 383.
[2] التاريخ الإسلامي: 45,44/19. [3] تهذيب التهذيب: 387/7، بحواله محض الصواب: 840/3.
[4] سير السلف لأبي القاسم الأصفهاني: 160/1. [5] صحيح مسلم، حديث: 2352، ومحض الصواب: 843/3.



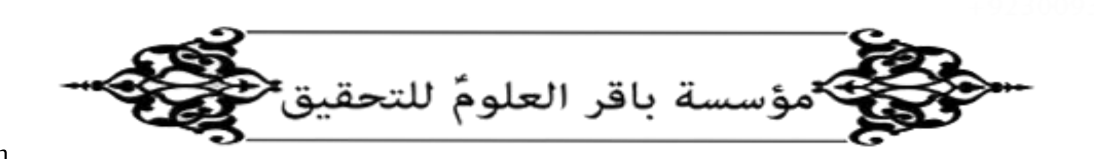


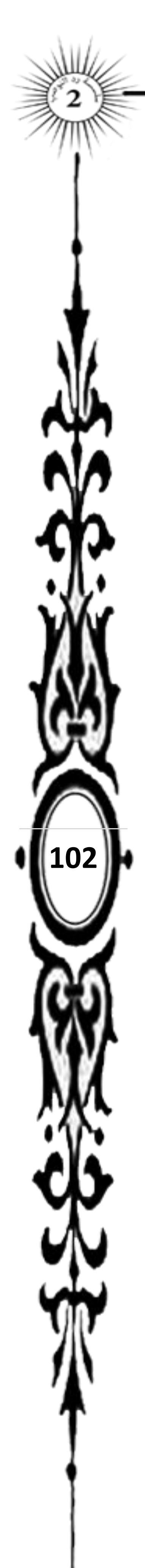
كلمة
جمعية النشر والتأليف الأزهرية
عن كتاب
طرح التثريب في شرح التقريب

بسم الله الرحمن الرحيم وبه المستعان ، والصلاة والسلام على سيد الأنام ، وصحابته السادة الاعلام (وبعد) فأن من نعم الله علينا ، وتوفيقه إيانا لخدمة الاسلام والمسلمين ـ أن هدانا لهذا الكتاب الجليل الشأن الذى ما طبع فى العالم الاسلامى أدق منه فى كتب الاحكام ، ولقد لفت نظرنا إليه نقل كثير من جلة الأئمة الاعلام عنه واستشهادهم بعباراته كالسيد مرتضي الزبيدى فى شرح الاحياء وغيره فحفزنا ذلك إلى أن نرجع لاصوله ، فالفيناه كتابا رائعاً فى عباراته ، حافلا بجليل ابحاثه ، دقيقاً فى أفهامه ، ثريا بفوائده ، فريدا فى أسلوبه ، مما دعانا إلى أن نفكر فى طبعه وإخراجه لذوى الهمم من محبي الاطلاع ، وأخذ العلم من مصادره الاولى ومنابعه الفياضة العذبة ، عن شيوخ جله ، وحفاظ أئمه ، كمؤلفى هذا الكتاب الجليل الذى نحن بصدده

وإن مما يمتاز به هذا الكتاب عن غيره من مثل (نيل الاوطار) (وسبل السلام) هذا العلم الكثير الذى أودع فيه ، مع ذلك الادب فى النقد ، وحسن الفهم مع حسن الذوق ، والاخلاص الذى يتمشي بين سطوره لا حقاق الحق ، والبحث بقدر الطاقة وراء حكم الله فى المسئلة مما جعلنا نغتبط الاغتباط كله للقيام بطبعه ، وفاء بحقه ، بل وحق المسلمين فيه ، حتى لا يبقي هكذا جوهراً فى صدفه لا يعرفه أحد إلا خواص الخواص

وفي يقيننا أن هذا الكتاب فتح جديد فى عالم المطبوعات وسيكون له من الاثر الخالد ما يزكى به عقول طالبي العلم ويطلقها من إسارها حتى لا تتقيد إلا

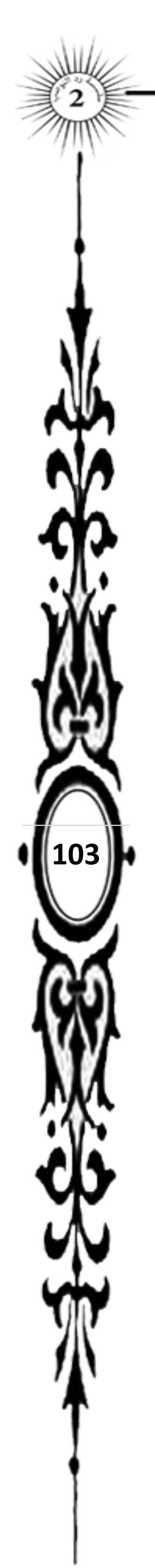




حضرت عمر کی شہادت بدھ کے دن ماہ ذی الحجہ کے تمام ہونے سے ۳ یا ۴ دن پہلے ہوئی۔

من حديث خالدبن الوليد «من أبغض عماراً أبغضه الله ومن عادى عماراً عاداه الله » وقال له فى الحديث الصحيح تقتلك الفئة الباغية فقتل مع علي بصفين قتله أبوغادية الجهنى سنة سبع وثلاثين وقد جاوز التسعين

(عمر بن الخطاب بن نفيل بن عبد العزى بن رياح بن عبد الله بن قرط بن رزاح بن عدى بن كعب بن لؤى) أمير المؤمنين أبوحفص العدوي أحد العشرة المشهود لهم بالجنة وأحد الخلفاء الأربعة ولد بعد الفيل بثلاث عشرة سنة وأسلم بعد أربعين رجلا واحدي عشرة امرأة روى عن النبي ﷺ وعن أبي بكر روى عنه أولاده عبد الله وحفصة وعاصم ومولاه أسلم وعلى وعثمان وابن عباس وأنس وخلق من الصحابة والتابعين قال ابن عبد البر كان اسلامه عزا ظهر به الاسلام بدعوة النبي ﷺ فروى الترمذى من حديث ابن عمر أن رسول الله ﷺ قال اللهم أعز الاسلام بأحب هذين الرجلين اليك بأبى جهل أو بعمر ابن الخطاب قال وكان أحبهما اليه عمر قال هذا حديث حسن صحيح وفى صحيح البخارى عن ابن مسعود قال مازلنا أعزة منذ أسلم عمر وفى الصحيحين من حديث سعد بن أبى وقاص أن النبى ﷺ قال : ايه يابن الخطاب والذى نفسى بيده مالقيك الشيطان سالكا فجا الاسلك فجا غير فجك ولهما من حديث أبى هريرة لقد كان فيمن كان قبلكم من بني اسرائيل رجال مكلمون من غير أن يكونوا أنبياء فان يكن فى أمتى أحد فعمر ورأى له النبى ﷺ قصرا في الجنة ورأي أنه سقاه فضله قالوا فما أولته ؟ قال العلم ورأى عليه قميصا يجره قالوا فما أولته ؟ قال الدين ورأى أنه ينزع على قليب ثم نزع أبو بكر ذنوبا أو ذنوبين ثم نزع حتى روى الناس فكان ذلك إشارة للخلافة وكل هذه الاحاديث فى الصحيحين ورؤيا الانبياء وحي وللترمذى وصححه من حديث ابن عمر مرفوعاً إن الله جعل الحق على لسان عمر وقلبه ومناقبه كثيرة وأوصى اليه أبو بكر بالخلافة فأقام فيها عشر سنين ونصفا واستشهد يوم الاربعاء لأربع أو ثلاث بقين من ذى الحجة سنة ثلاث وعشرين وهو ابن ثلاث وستون سنة على الصحيح الذى جزم به ابن اسحاق والجمهور وصح ذلك عن معاوية وأنس وقيل خمس وستون وقيل



العبر
في خبر من غبر

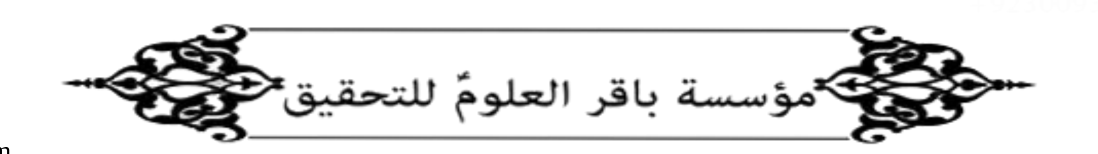
لمؤرخ الاسلام الحافظ الذهبي
٧٤٨ هـ - ١٣٤٧ م

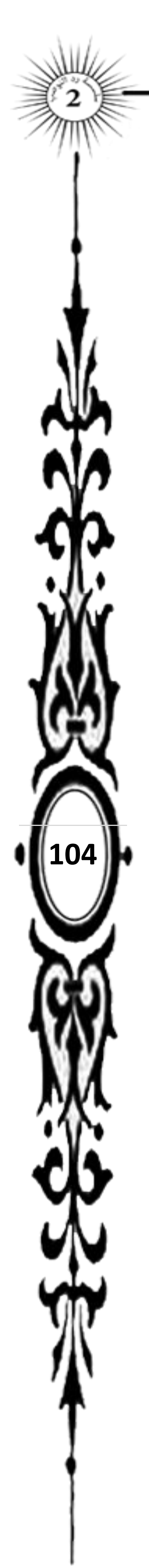
الجزء الاول

من سنة ١ إلى سنة ٣١٨

حققه وضبطه على مخطوطتين
ابو هاجر محمد السعيد بن بسيوني زغلول

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان





حضرت عمر کی شہادت ماہ ذی الحجہ کے تمام ہونے سے ۳ یا ۴ راتیں پہلے واقع ہوئی۔

★ وفيها توفي أُبَيُّ بن كعب [١]. وقد مرَّ سنة تسع عشرة.

سنة ثلاث وعشرين

٢٣ ـ فيها [توفي] [٢] قَتَادَةُ بن النُّعْمان الظَّفَرِيّ [٣] الذي وقعت عَينُه يَوم أُحُد فردّها النبيُّ ﷺ. وكان بَدْرِيّاً، نزل عُمَرُ في قبره.

★ واستُشهد أميرُ المؤمنين عمرُ بن الخطّاب [٤] لثلاثٍ بقينَ أو أربع من ذي الحجّة. وهو كان يحجّ بالناس مدّةَ خلافته.

★ وقُتل الهُرمُزان صاحب تُسْتَر. قتله عُبَيْدُ الله بن عُمر وتوهّم فيه أنه أعان على قتل أبيه.

سنة أربع وعشرين

٢٤ ـ في أوّلِ المحرّم دُفن عُمرُ رضي الله عنه. ثم بويع عثمانُ بالخلافة.

★ وفيها توفي سُرَاقَةُ بن مالك بن جُعْشُم المُدْلِجِيّ [٥] أسلم بعد غزوة حُنَيْن وحَسُنَ إسلامُه.

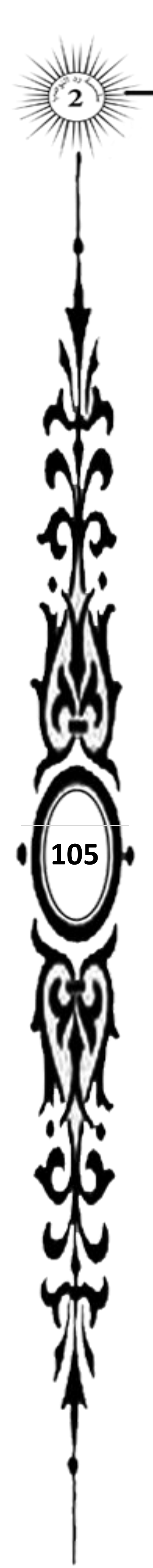
سنة خمس وعشرين

٢٥ ـ فيها انتقض أهلُ الرَّيّ. فغزاهم أبو موسى الأشعريّ.

★ وفيها استعمل عثمانُ على الكوفة أخاه لأمّه الوليدَ بن عُقْبَة بن أبي مُعَيْط. فجهّز سَلْمان بن ربيعة الباهليّ في اثني عشر ألفا إلى برذَعة، فقتل وسبى وفتحها.

---

(١) الإصابة، ٢٦/١.
(٢) سقط من «ح».
(٣) سير الأعلام، ٣٣١/٢.
(٤) الإصابة، ٧٤/٧.
(٥) الإصابة، ١٢٧/٤.



تذهيب تهذيب الكمال في أسماء الرجال

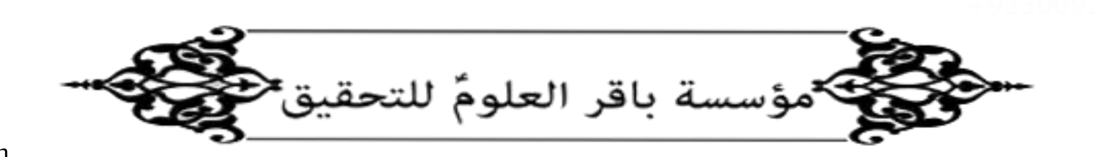
للإمام الحافظ
شيخ الإسلام حجة المحدثين وإمام المؤرخين
شمس الدين أبي عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قيماز
الشهير بـ "الذهبي"
(٦٧٣ - ٧٤٨ هـ)

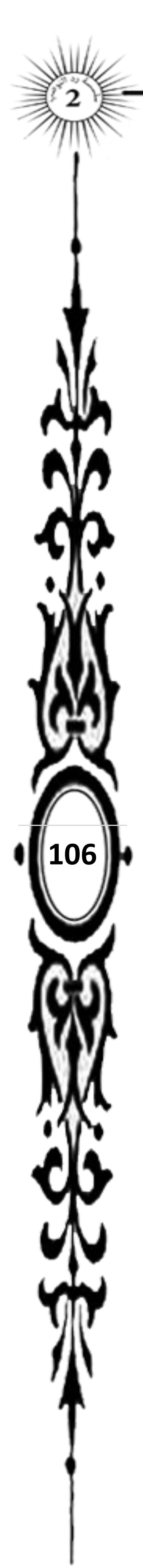
تحقيق

مسعد كامل — أيمن سلامة
عبد السميع البرعي — محمد نعناعة

المجلد السابع

الناشر
الفاروق الحديثة للطباعة والنشر





حضرت عمر کی شہادت بدھ کے دن ماہ ذی الحجہ کے تمام ہونے سے ۳یا۴ دن پہلے ۲۳ھ میں ہوئی۔

قال عبد الرزاق : فذكرت ذلك لوكيع فأعجبه . قال ابن عبد البر : يدل على أن أبا بكر أفضل من عمر سبقه له إلى الإسلام ، وما روي عن النبي ﷺ أنه قال : « **رأيت فى المنام أني وزنت بأمتي فرجحت ، ثم وزن أبو بكر فرجح ، ثم وزن عمر فرجح** » . وقد قال عمر : « **ما سابقت أبا بكر إلى خير قط إلا سبقني إليه** »

ومناقب عمر كثيرة جداً ، ولي الخلافة (عشر) [(١)] سنين ونصفًا ، واستشهد يوم الأربعاء لأربع - أو لثلاث - بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين من الهجرة ، وهو ابن ثلاث وستين سنة على الصحيح ، وصلى عليه صهيب بن سنان ، ودُفن بالحجرة النبوية .

٤٩٢٩ ـ د : عمر [(٢)] بن الخطاب ، أبو حفص السجستاني ، نزيل الأهواز ، وأحد حفاظ الحديث

عن : (عبيد الله) [(٣)] بن موسى ، ومحمد بن يوسف الفريابي ، وعمرو بن أبي سلمة التنيسي ، وأبي اليمان ، وأبي عاصم ، وطبقتهم .

وعنه : (د) ، وأبو بكر بن أبي عاصم ، وأحمد بن يحيى التستري ، وعمر ابن محمد بن بجير ، وابن أبي داود ، وأبو سعيد بن الأعرابي ، وطائفة .

قال ابن حبان : مستقيم الحديث . وقال ابن المنادي : مات في شوال سنة أربع وستين ومائتين .

٤٩٣٠ ـ د ق : عمر [(٤)] بن خلدة ، ويقال : ابن عبد الرحمن بن خلدة القاضي، أبو حفص الأنصاري (المدني) [(٥)].

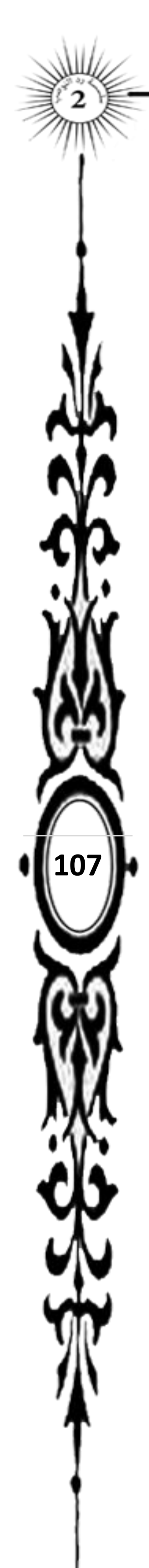
عن : أبي هريرة .

وعنه : ربيعة الرأي ، وأبو المعتمر بن عمرو بن رافع .

قال الواقدي : كان رجلا مهيبًا ، صارمًا ، ورعًا ، عفيفًا ثقةً لم يأخذ على

---

(١) في « خ » : عشرين . وهو تحريف .
(٢) التهذيب (٢١ / ٣٢٦ ـ ٣٢٨) .
(٣) في « خ ، ع » : عبد الله . وهو تحريف .
(٤) التهذيب (٢١ : ٣٢٨ ـ ٣٣٠) .
(٥) سقط من « خ » .



(6)

حضرت عمر جب وفات پا گئے تو ذی الحجہ کے ابھی 7 دن باقی تھے



ذخائر العرب
٣٠

تاريخ الطبرى

تاريخ الرسل والملوك

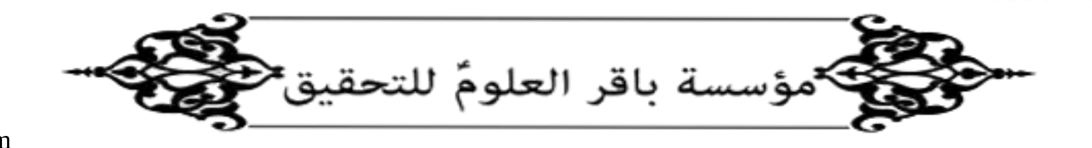
لأبى جعفر محمد بن جرير الطبرى
٢٢٤ — ٣١٠ هـ

الجزء الرابع

تحقيق
محمد أبو الفضل إبراهيم



دار المعارف بمصر



عمر رضى الله تعالى عنه لأربع ليال بقين من ذى الحجة ، وبويع لعثمان بن عفـــان لليلة بقيت من ذى الحجّة ، فاستقبل بخلافته المحرّم سنة أربع وعشرين . ١/٢٧٢٧

وحدّثنى أحمدُ بن ثابت الرازىّ ، قال : حدّثنا محدّث ، عن إسحاق ابن عيسى ، عن أبى معشر ، قال : قتِل عمر يوم الأربعاء لأربع ليال بقين من ذى الحجّة تمام سنة ثلاث وعشرين ، وكانت خلافته عشر سنين وستة أشهر وأربعة أيام ؛ ثم بويع عثمان بن عفان .

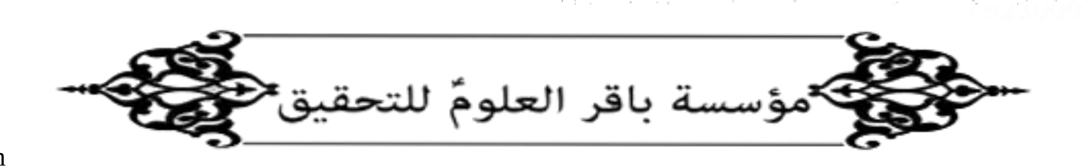
قال أبو جعفر : وأما المدائنىّ ، فإنه قال فيما حدّثنى عمر عنه ، عن شريك ، عن الأعمش — أو عن جابر الجُعفىّ — عن عوف بن مالك الأشجعىّ وعامر بن أبى محمد ، عن أشياخ من قومه ؛ وعثمان بن عبد الرحمن ، عن ابنَى شهاب الزُّهرىّ ، قالوا : طُعِن عمر يوم الأربعاء لسبع بقين من ذى الحجة . قال : وقال غيرهم : لستّ بقين من ذى الحجة .

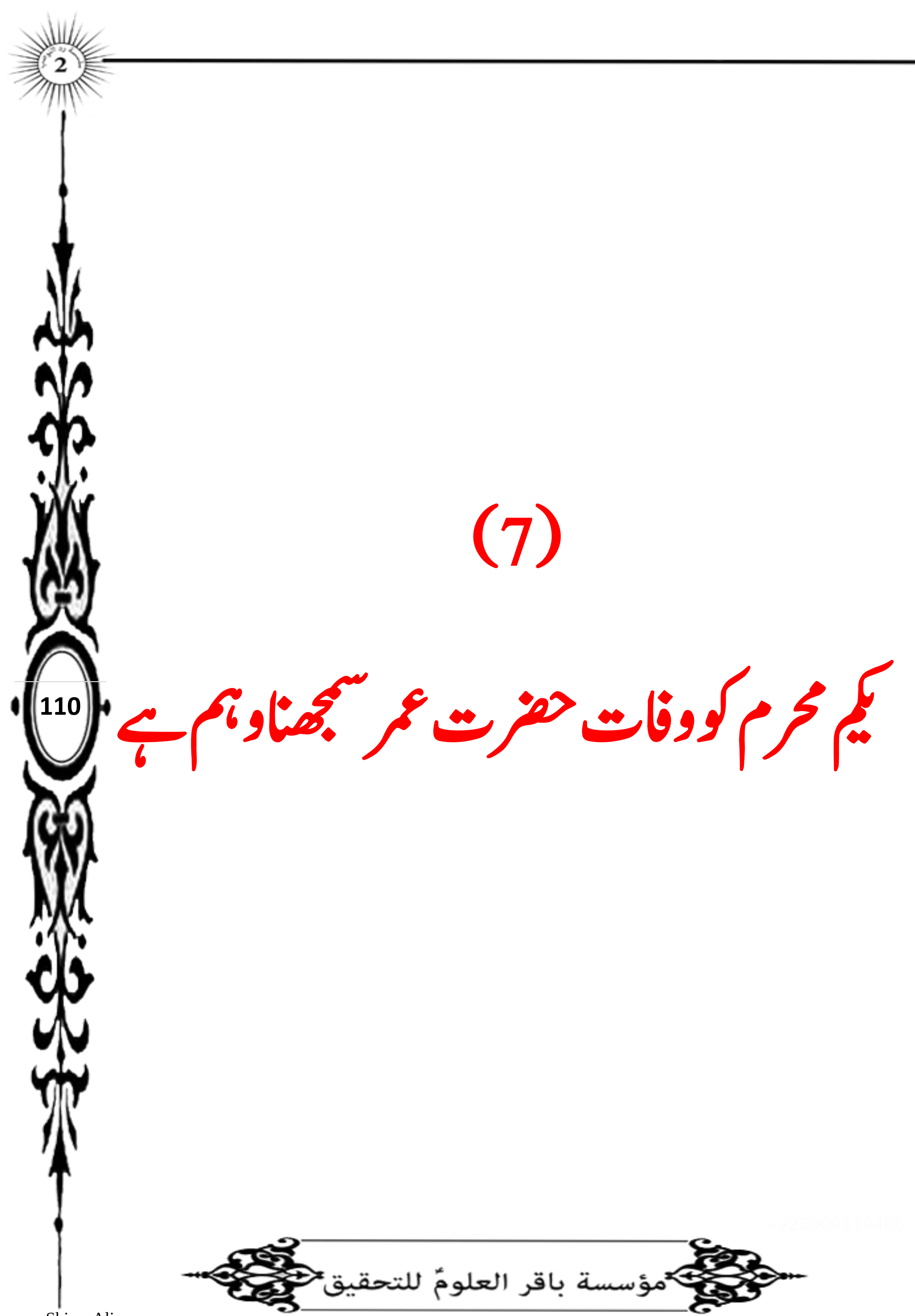
وأما سيف ، فإنه قال فيما كتبَ إلىّ به السرىّ يذكر أن شعيبًا حدّثه عنه ، عن خُليد بن ذَفَرة ومجالد ، قال : استُخلف عثمان لثلاث مضين من المحرم سنة أربع وعشرين ، فخرج فصلّى بالناس العصر ؛ وزاد : ووفّد فاستُنّ به .

كتب إلىّ السرىّ ، عن شعيب ، عن سيف ، عن عمرو ، عن الشعبىّ ، قال : اجتمع أهلُ الشورى على عثمان ، لثلاثٍ مضين من المحرّم ؛ وقد دخل وقت العصر ، وقد أذّن مؤذن صهيب ، واجتمعوا بين الأذان والإقامة ، فخرج فصلّى بالناس ، وزاد الناس مائة ، ووفّد أهل الأمصار ، وصنع فيهم . وهو أوّل من صنع ذلك . ١/٢٧٢٨

وحُدّثت عن هشام بن محمد ، قال : قتِل عمر لثلاث ليال بقين من ذى الحجة سنة ثلاث وعشرين ، وكانت خلافته عشر سنين وستة أشهر وأربعة أيام .

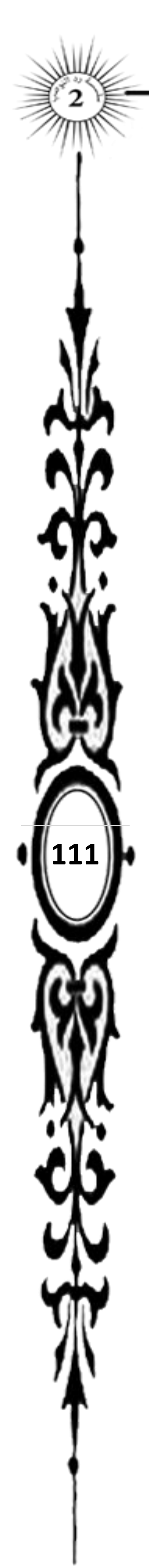
• • •





(7)

یکم محرم کو وفات حضرت عمر سمجھنا وہم ہے



كتاب الطبقات الكبير

لمحمد بن سعد بن منيع الزهري

ت ٢٣٠ هـ

الجزء الثالث

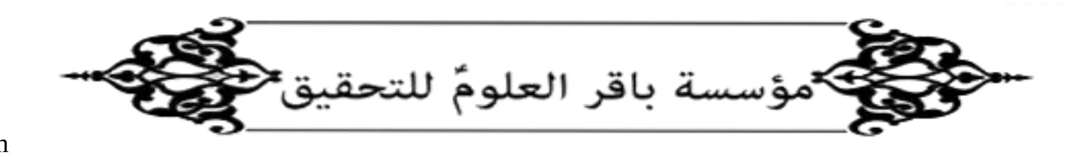
الطبقة الأولى

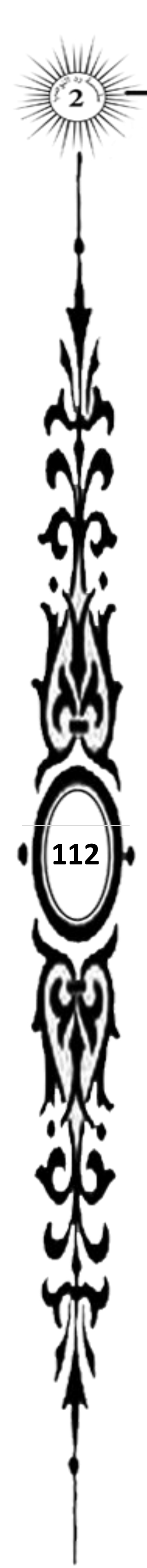
في البدريين من المهاجرين والأنصار

تحقيق

الدكتور علي محمد عمر

الناشر مكتبة الخانجي بالقاهرة





یکم محرم کو حضرت عمر کی وفات سمجھنا وہم ہے-طبقات کبری-ابن سعد

عبد الله بن أبى طلحة عن أنس بن مالك قال : أرسل عمر بن الخطّاب إلى أبى طلحة الأنصارىّ قُبَيل أن يموتَ بساعة فقال : يا أبا طلحة كُنْ فى خمسين من قومك من الأنصار مع هؤلاء النفر أصحاب الشورى فإنّهم فيما أحْسِبُ سيجتمعون فى بيت أحدهم ، فقُم على ذلك الباب بأصحابك فلا تَتْرُكْ أحدًا يَدْخُلُ عليهم ولا تتركهم يَمْضى اليومُ الثالث حتى يُؤمّروا أحدَهم ، اللّهمّ أنت خليفتى عليهم .

قال : أخبرنا محمد بن عمر قال : حدّثنى مالك بن أبى الرّجال قال : حدّثنى إسحاق بن عبد الله بن أبى طلحة قال : وافَى أبو طلحة فى أصحابه ساعةَ قُبِرَ عُمر فلَزِمَ أصحابَ الشّورى ، فلمّا جعلوا أمرهم إلى ابن عوف يَخْتَارُ لهم منهم لَزِمَ أبو طلحة بابَ ابن عوف فى أصحابه حتى بايع عثمانَ بن عفّان .

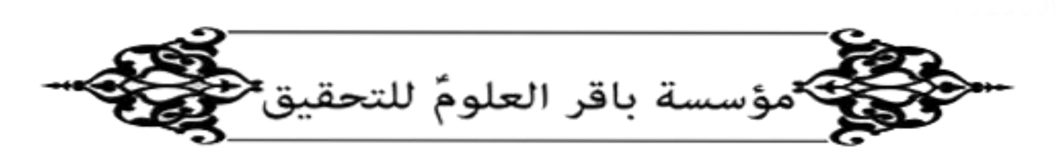
قال : أخبرنا عمرو بن عاصم الكلابى قال : أخبرنا همّام بن يحيَى قال : أخبرنا قتادة أنّ عمر بن الخطاب طُعن يومِ الأربعاء ومات يوم الخميس ، رحمه الله .

قال : أخبرنا محمد بن عمر قال : حدّثنى أبو بكر بن إسماعيل بن محمّد بن سعد عن أبيه قال : طُعن عمر بن الخطّاب يوم الأربعاء لأربع ليالٍ بقين من ذى الحجّة سنة ثلاث وعشرين ودُفن يوم الأحد صَباحَ هلالِ المحرّم سنة أربعٍ وعشرين ، فكانت ولايته عشر سنين وخمسة أشهر وإحدى وعشرين ليلة من مُتَوفَّى أبى بكر الصّديّق على رأس اثنتين وعشرين سنة وتسعة أشهر وثلاثة عشر يومًا من الهجرة ، وبُويعَ لعثمان بن عفّان يوم الاثنين لثلاث ليالٍ مضين من المحرّم . قال فذكرتُ ذلك لعثمان بن محمّد الأخْنسى فقال : ما أراك إلا قد وَهِلت ، توفّى عمر لأربع ليالٍ بقين من ذى الحجّة وبويعَ لعثمان يوم الاثنين لليلة بقيت من ذى الحجّة فاسْتَقْبَلَ بخلافته المحرّم سنة أربع وعشرين .

قال : أخبرنا يحيَى بن عبّاد قال : أخبرنا شعبة قال : أخبرنى أبو إسحاق عن عامر بن سعد عن جَرير [1] أنّه سمع معاوية يقول : توفّى عمر وهو ابن ثلاث وستين .

---

(١) جَرير : تحرفت فى ل وطبعتى إحسان وعطا إلى « حريز » وصوابه من ث ، والمزى ج ١٤ ص ٢٣ والمراد به جرير بن عبد الله البجلى .





113

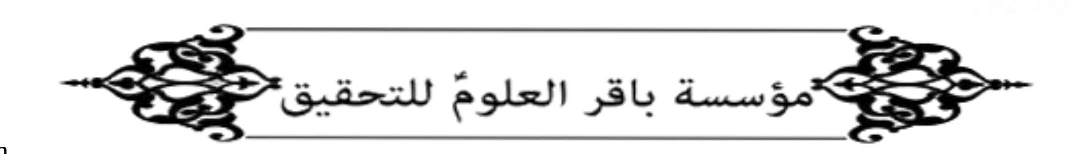
ابو الفداء
الحافظ ابن كثير
الدمشقي المتوفى سنة ٧٧٤ هـ

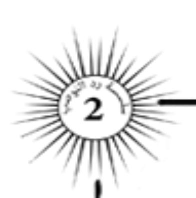
البداية والنهاية

الجزء السابع

١٤١٣ هـ - ١٩٩٢ م

مكتبة المعارف
بيروت





حضرت عمر کی وفات یکم محرم کو سمجھنا وہم ہے- تاریخ حافظ ابن کثیر دمشقی

وعبد الرحمن بن عوف ، وسعد بن أبي وقاص ، ولم يذكر سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل العدوى فيهم ، لكونه من قبيلته ، خشية أن يراعى فى الامارة بسببه ، وأوصى من يستخلف بعده بالناس خيراً على طبقاتهم ومراتبهم ، ومات رضى الله عنه بعد ثلاث ، ودفن فى يوم الأحد مستهل المحرم من سنة أربع وعشرين ، بالحجرة النبوية ، إلى جانب الصديق ، عن إذن أم المؤمنين عائشة رضى الله عنها فى ذلك ، وفى ذلك اليوم حكم أمير المؤمنين عثمان بن عفان رضى الله عنه .

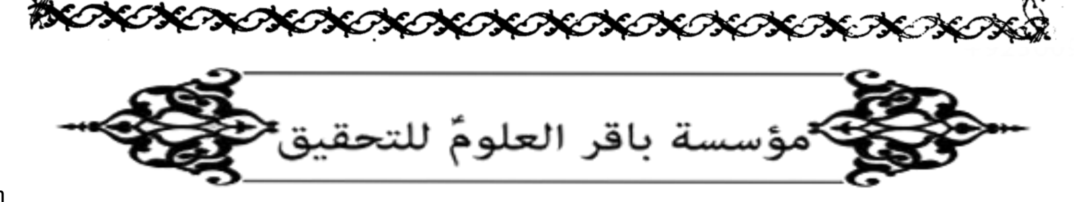
قال الواقدى رحمه الله: حدثنى أبو بكر بن إسماعيل بن محمد بن سعد عن أبيه قال : طعن عمر يوم الأربعاء لأربع ليال بقين من ذى الحجة سنة ثلاث وعشرين ، ودفن يوم الأحد صباح هلال المحرم سنة أربع وعشرين ، فكانت ولايته عشر سنين وخمسة أشهر وأحداً وعشرين يوماً ، وبويع لعثمان يوم الاثنين لثلاث مضين من المحرم . قال : فذكرت ذلك لعثمان الأخنس فقال : ما أراك إلا وهلت . توفى عمر لأربع ليال بقين من ذى الحجة وبويع لعثمان لليلة بقيت من ذى الحجة فاستقبل بخلافته المحرم سنة أربع وعشرين . وقال أبو معشر : قتل عمر لأربع بقين من ذى الحجة تمام سنة ثلاث وعشرين وكانت خلافته عشر سنين وستة أشهر وأربعة أيام وبويع عثمان ابن عفان .

وقال ابن جرير : حدثت عن هشام بن محمد قال : قتل عمر لثلاث بقين من ذى الحجة سنة ثلاث وعشرين فكانت خلافته عشر سنين وستة أشهر وأربعة أيام . وقال سيف عن خليد بن وفرة ومجالد قالا : استخلف عثمان لثلاث من المحرم فخرج فصلى بالناس صلاة العصر . وقال على بن محمد المدائنى عن شريك عن الأعمش ــ أو جابر الجعفى ــ عن عوف بن مالك الأشجعى وعامر بن أبى محمد عن أشياخ من قومه ، وعثمان بن عبد الرحمن عن الزهرى قال : طعن عمر يوم الأربعاء لسبع بقين من ذى الحجة والقول الأول هو الأشهر والله سبحانه وتعالى أعلم .

صفته رضي الله عنه

كان رجلا طوالا أصلع أعسر أيسر أحور العينين ، آدم اللون ، وقيل كان أبيض شديد البياض تعلوه حمرة ، أشنب الأسنان ، وكان يصفر لحيته ، ويرجل رأسه بالحناء .

واختلف فى مقدار سنه يوم مات رضى الله عنه على أقوال عدتها ــ عشرة ــ فقال ابن جرير : حدثنا زيد بن أحزم ثنا أبو قتيبة عن جرير بن حازم عن أيوب عن نافع عن ابن عمر قال : قتل عمر ابن الخطاب وهو ابن خمس وخمسين سنة ، ورواه الدراوردى عن عبد الله عن نافع عن ابن عمر . وقاله عبد الرزاق عن ابن جريج عن الزهرى ، ورواه أحمد عن هشيم عن على بن زيد عن سالم بن عبد الله ابن عمر ، وعن نافع رواية أخرى ست وخمسون سنة . قال ابن جرير : وقال آخرون : كان عمره





ذخائر العرب
٣٠

تاريخ الطبرى

تاريخ الرسل والملوك

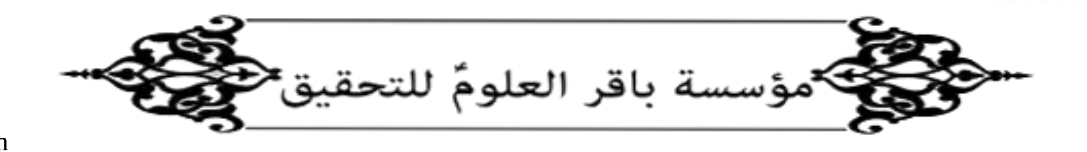
لأبى جعفر محمد بن جرير الطبرى
٢٢٤ – ٣١٠ هـ

الجزء الرابع

تحقيق
محمد أبو الفضل إبراهيم



دار المعارف بمصر



اہل سنت کے محدث وراوی محمد بن عثمان اخنصی کے نزدیک یکم محرم کو وفات حضرت عمر سمجھنا وہم ہے (تاریخ الرسل والملوک - محمد ابن جریر بن یزید)

وما بى حِذارُ الموتِ إنّى لَميِّتٌ ولكنْ حِذارُ الذَّنبِ يتْبَعهُ الذَّنْبُ

قال : فقيل له : يا أميرَ المؤمنين لو دعوتَ الطبيب ! قال : فدعى طبيب من بنى الحارث بن كعب ، فسقاه نبيذاً فخرج النبيذ مشكّلاً ، قال : فاسقوه لبناً ، قال : فخرج اللبن محضًا ، فقيل له: يا أمير المؤمنين ، اعهد ، قال : قد فرغت .

قال : ثم توفى ليلة الأربعاء لثلاث ليال بقين من ذى الحجّة سنة ثلاث وعشرين . قال : فخرجوا به بكْرة يوم الأربعاء ، فدفن فى بيت عائشة مع النبيّ صلى الله عليه وسلم وأبى بكر . قال : وتقدّم صُهيب فصلّى عليه، وتقدّم قبل ذلك رجُلان من أصحاب رسول[1] الله صلى الله عليه وسلم: علىّ وعثمان، قال : فتقدّم واحد من عند رأسه ، والآخر من عند رجليه ؛ فقال عبد الرحمن : لا إله إلا الله ؛ ما أحرصكما على الإمرة ! أما علمتما أنّ أمير المؤمنين قال: لِيُصَلّ بالناس صهيب ! فتقدّم صهيب فصلّى عليه . قال : ونزل فى قبره الخمسة . ٢٧٢٦/١

* * *

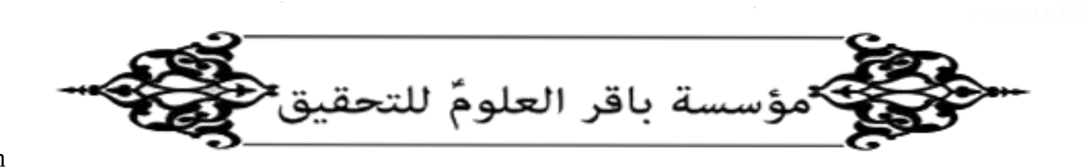
قال أبو جعفر : وقد قيل إن وفاته كانت فى غرّة المحرّم سنة أربع وعشرين .

• ذكر من قال ذلك :

حدّثنى الحارث ، قال : حدثنا محمد بن سعد ، قال : أخبرنا محمد ابن عمر ، قال : حدّثنى أبو بكر بن إسماعيل بن محمد بن سعد ، عن أبيه قال : طُعِن عمر رضى الله تعالى عنه يوم الأربعاء لأربع ليال بقين من ذى الحجّة سنة ثلاث وعشرين، ودفن يوم الأحد صباح هلال المحرّم سنة أربع وعشرين ؛ فكانت ولايته عشر سنين وخمسة أشهر وإحدى وعشرين ليلةً ، من متوفَّى أبى بكر ، على رأس اثنتين وعشرين سنة وتسعة أشهر وثلاثة عشر يوماً من الهجرة . وبويع لعثمان بن عفان يوم الاثنين لثلاث مضين من المحرّم .

قال : فذكرت ذلك لعثمان الأخنسيّ ، فقال : ما أراك إلا وهلْتَ[2] ؛ توفّىَ

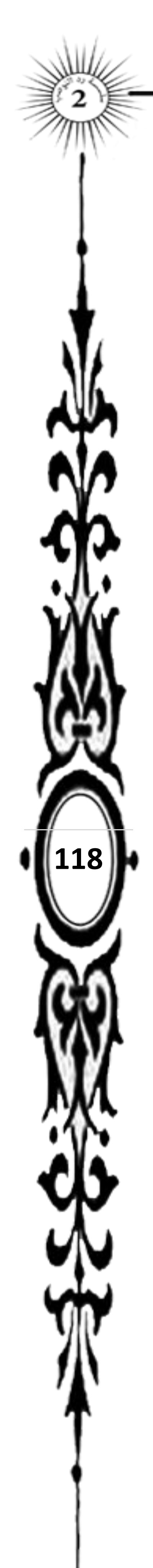
(١) س : « النبى » . (٢) وهلت ووهمت ، كلاهما بمعنى .



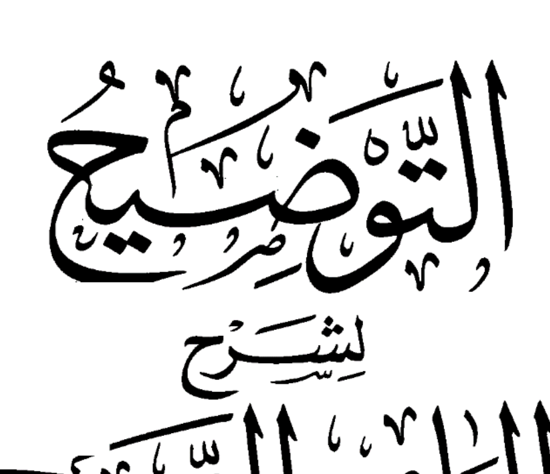


(8)

حضرت عمر محرم سے 3 یا 7 دن پہلے فوت ہوئے







تصنيف

سراج الدين أبي حفص عمر بن علي بن أحمد الأنصاري الشافعي
المعروف بـ ابن الملقن
(٧٢٣ - ٨٠٤ هـ)

المجلد الثاني

تحقيق

دار الفلاح

للبحث العلمي وتحقيق التراث

بإشراف

خالد الرباط   جمعة فتحي

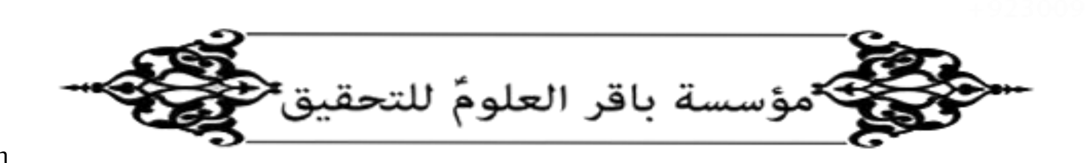
تقديم

فضيلة الأستاذ الدكتور

أحمد معبد عبد الكريم

أستاذ الحديث بجامعة الأزهر

إصدارات
وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية
إدارة الشؤون الإسلامية - دولة قطر





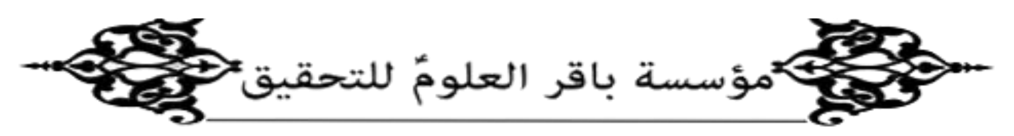
حضرت عمر کی شہادت بدھ کے دن ماہ ذی الحجہ کے تمام ہونے سے ۳یا۷ دن پہلے ہوئی۔

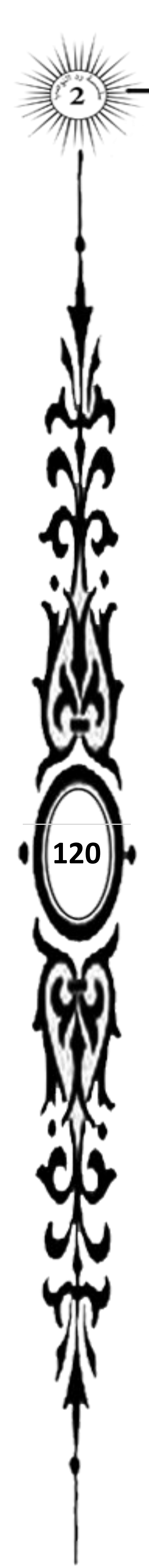
وغيرهم. روىٰ عنه نحو خمسين صحابيًّا منهم: عثمان وعلي وطلحة وسعد وعبد الرحمن بن عوف، وخلائق من التابعين.

ولي الخلافة عشر سنين وخمسة أشهر أو ستة أشهر قولان، واستشهد يوم الأربعاء لأربع أو لثلاث أو لسبع بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين من الهجرة، وقال الفلاس وابن نمير: سنة أربع وهو ابن ثلاث وستين عَلَى الصحيح كسن سيدنا رسول الله ﷺ وسن الصديق. وقيل: ابن ستين، قَالَ الواقدي: وهو أثبت الأقاويل عندنا، وقيل: ابن إحدىٰ وستين، وقيل: ابن اثنتين وخمسين، وقيل: ابن أربع، وقيل: ابن خمس، وقيل: ست، وقيل: سبع وخمسين حكاهن الصُّرَيْفِيْنِيُّ، فهٰذِه ثمانية أقوال في سنه.

وغسله ابنه الزاهد أبو عبد الرحمن عبد الله الأكبر، أفضل أولاده الذكور العشرة، وعاصم -أمه جميلة بنت عاصم- وعبيد الله قتل بصفين مع معاوية، وعبد الله الأصغر وعبد الرحمن الأكبر وعبد الرحمن الأوسط وعياض، وزيد الأكبر -أمه أم كلثوم بنت علي- وزيد الأصغر والعقب من الثلاثة الأولى الذكور، وكان لَهُ من الإناث حفصة وزينب، وكفنه عبد الله أيضًا في ثوبين سحوليين، وصلىٰ عليه صهيب بن سنان الرومي، ودفن في الحجرة النبوية، عَلَىٰ ساكنها أفضل الصلاة والسلام.

قتله أبو لؤلؤة غلام نصراني، وقيل: مجوسي للمغيرة بن شعبة، وهو في صلاة الصبح، طعنه ثلاث طعنات بسكين مسموم ذات طرفين فقال: قتلني -أو أكلني الكلب- وطعن معه ثلاثة عشر رجلًا، فمات منهم تسعة، وفي رواية سبعة، فلما رأىٰ ذَلِكَ رجل من المسلمين طرح عليه برنسًا، فلما ظن أنه مأخوذ نحر نفسه، فصار إلىٰ لعنة الله وغضبه، ثُمَّ





تقـــدِيم

الحمد لله وحده، والصَّلاة والسَّلام على نبيِّنا محمّد وآله وصحبه.

وبـعـد: فقد اطَّلعتُ على عمل الشيخ عبد العزيز بن أحمد بن محمد المشيقح، في إخراجه لكتاب «**الإعلام بفوائد عمدة الأحكام**، **لسراج الدين عمر بن علي ابن الملقن**» وتحقيقه له، فوجدته عملاً جيداً في جملته. قد بذل فيه مجهوداً يشكر عليه، فجزاه الله خيراً وأثابه على ما قام به من خدمةٍ لهذا الكتاب الجليل.

وصلَّى الله وسلَّم على نبيِّنا محمد وآله وصحبه.

كـتـبـه

صالح بن فوزان بن عبدالله الفوزان

٢٤/٥/١٤١٦هـ



حضرت عمر کی شہادت بدھ کے دن ماہ ذی الحجہ کے تمام ہونے سے ۳ یا ۷ دن پہلے ۲۳ھ میں ہوئی۔

وشهد له بالشهادة والجنة، ونزل القرآن بموافقته في أسرى بدر، وفي

[١٢/أ/ب] الحجاب، وفي تحريم الخمر، وفي مقام إبراهيم، / وغير ذلك كما أوضحته فيما أفردته في الكلام على رجال هذا الكتاب فسارع إليه، قال ابن دحية في كتابه «مرج البحرين»: [وكان][١] أعسر يسر أي قوة

[١٢/ج/أ] يديه سواء قال: وكان يأخذ بيده اليمنى / أذنه اليسرى ثم يجمع جراميزه ــ أي أطرافه ــ ويثب فكأنما خلق على ظهر فرسه[٢].

عدد احاديثه

روي له عن النبي ﷺ خمس مائة حديث وتسعة وثلاثون حديثاً اتفق البخاري ومسلم [منها على ستة وعشرين حديثاً وانفرد البخاري بأربعة وثلاثين ومسلم بأحد وعشرين][٣].

تاريخ استشهاده

ولي الخلافة عشر سنين ونصف، واستشهد يوم الأربعاء لأربع أو لثلاث أو لسبع بقين من ذي الحجة [سنة][٤] ثلاث وعشرين من الهجرة، وقال الفلاس: سنة أربع، وهو ابن ثلاث وستين على الصحيح، وغسّله ابنه الزاهد أبو عبد الرحمن عبد الله وكفّنه في ثوبين سحوليين وصلى عليه صهيب بن سنان الرومي، ودفن في الحجرة

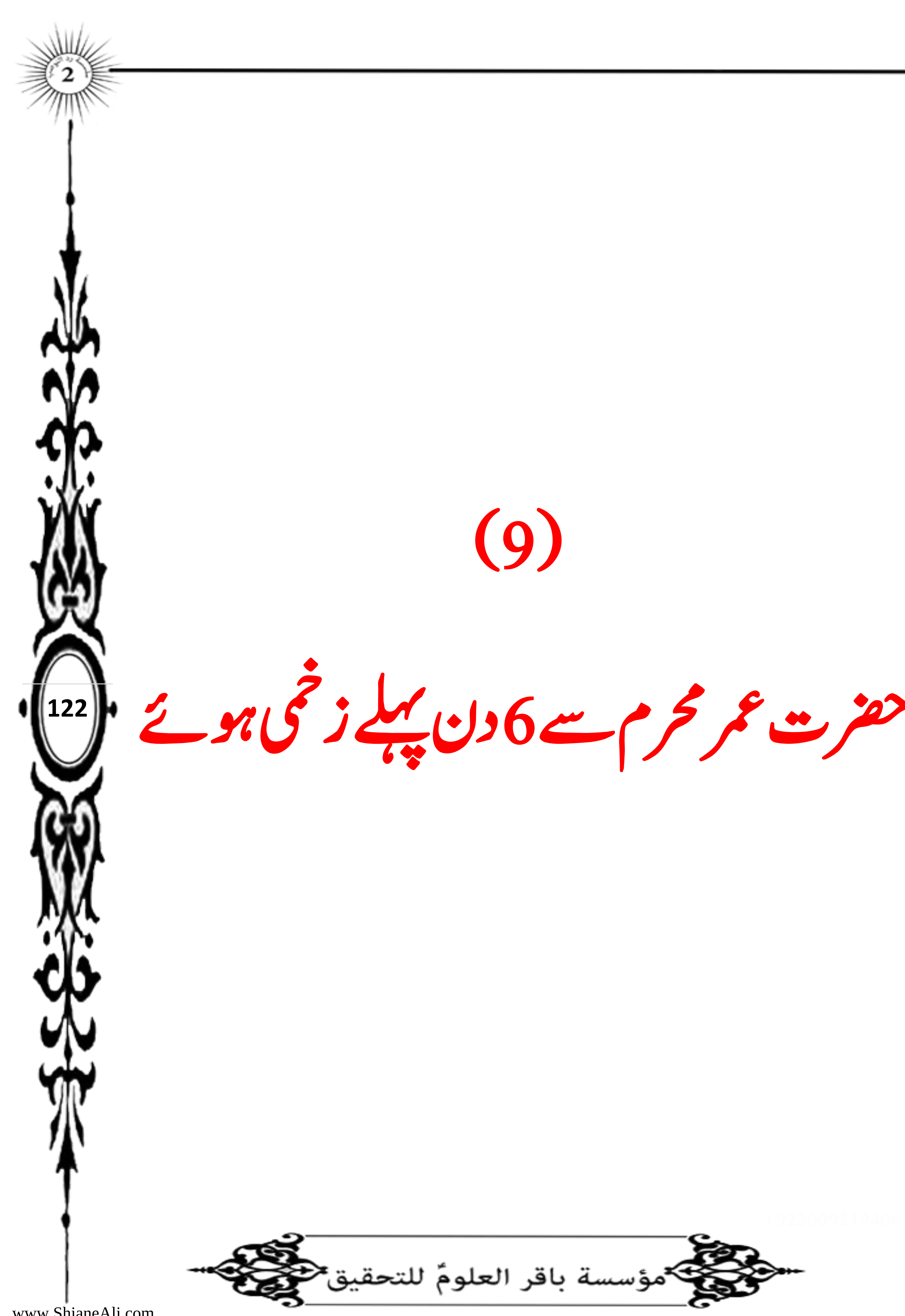
---

(١) مثبتة من ن ب ج.

(٢) الذي في معرفة الصحابة لأبي نعيم (١/ ٢٠٧)، عن زيد بن أسلم قال: كان عمر يأخذ بأذنه يعني نفسه ثم يثب على الفرس، والذي في ابن سعد (٣/ ٣٩٣): رأيت عمر بن الخطاب يأخذ بأذن الفرس ويأخذ بيده الأخرى أذنه ثم ينزُو على متن الفرس. وهي في المعجم الكبير للطبراني (١/ ٢٠).

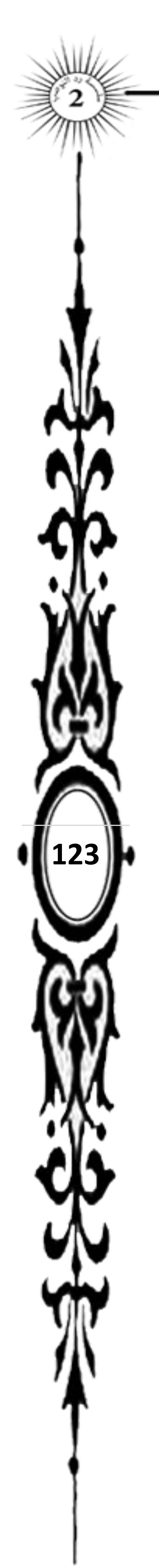
(٣) زيادة من ن ب ج.

(٤) في ن ب ساقطة.



(9)

حضرت عمر محرم سے 6 دن پہلے زخمی ہوئے



تاريخ أبي الفداء

المسمّى

المختصر في أخبار البشر

تأليف

الملك المؤيد عماد الدين أبي الفداء إسماعيل بن علي بن محمود
ابن عمر بن شاهنشاه بن أيوب
المتوفى سنة ٧٣٢ هـ

علّق عليه ووضع حواشيه
محمود ديّوب

الجزء الأول

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

حضرت عمر کو ابولولو فیروز نے ماہ ذی الحجہ کے تمام ہونے سے ٦ رات پہلے خنجر سے زخمی کیا۔

وجرجان[١] فزوين[٢] وزنجان[٣] وطبرستان[٤].

(وفيها) سار عمرو بن العاص إلى برقة، فصالحه أهلها على الجزية، (ثم) سار إلى طرابلس الغرب، فحاصرها وفتحها عنوة.

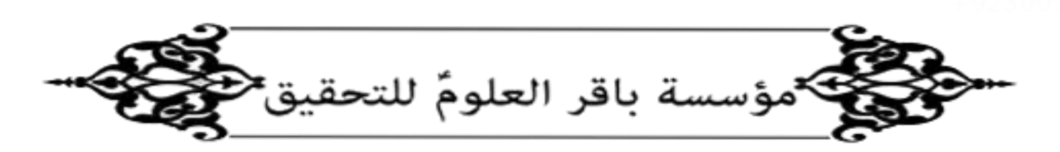
(وفي هذه السنة) غزا الأحنف بن قيس خراسان، وحارب يزدجرد وافتتح هراة[٥] عنوة، (ثم) سار إلى مرو روز، وكتب يزدجرد إلى ملك الترك يستمده، وإلى ملك الصغد والى ملك الصين يستمدهما، وانهزم يزدجرد إلى بلخ ثم سار إليه المسلمون فهزموه، وعبر يزدجرد نهر جيحون، (ثم) إن يزدجرد اختلف هو وعسكره، فإنه أشار بالمقام مع الترك، وأشار عسكره بمصالحة المسلمين والدخول في حكمهم، فأبى يزدجرد ذلك، فطرده عسكره، وأخذوا خزانته، وسار يزدجرد مع الترك في حاشيته، وأقام بفرغانة زمن عمر كله، وبقي عسكره في أماكنهم وصالحوا المسلمين.

(وفيها) توفي أُبي بن كعب بن قيس، وهو من ولد مالك بن النجار، وكان يكنى أبا المنذر، أحد كتاب الوحي لرسول الله ﷺ، وهو الذي أمر الله تعالى رسوله عليه السلام أن يقرأ القرآن على أبي بن كعب المذكور، وقال رسول الله ﷺ: أقرأ أمتي أُبي بعدي، وقيل مات في سنة ثلاثين في خلافة عثمان؛ (ثم دخلت سنة ثلاث وعشرين).

(ذكر مقتل عمر رضي الله عنه)

(وفي هذه السنة) طعن أبو لؤلؤة واسمه فيروز عبد المغيرة بن شعبة عمرَ بن الخطاب وهو في الصلاة، بخنجر في خاصرته، وتحت سرّته، وذلك لست بقين من

(١) جرجان: مدينة بفارس بين طبرستان وخراسان. الكامل ج٢ص٤٢٧.
(٢) قزوين: مدينة فارسية بينها وبين الرّي سبعة وعشرون فرسخاً. الكامل ج٢ص٤٢٦.
(٣) زنجان: بلد من نواحي الجبال بفارس قريب من أبهر وقزوين. الكامل ج٢ص٤٢٦.
(٤) طبرستان: بلاد واسعة ومدن كثيرة، يشملها هذا الاسم بفارس، يغلب عليها الجبال. الكامل ج٢ص٤٢٧.
(٥) هراة من أمهات مدن خراسان، كانت فيها بساتين كثيرة ومياه غزيرة، إلا ان التتار خرّبوها، الكامل ج٢ص٤٣٤.



حضرت عمر کی وفات ہفتہ کے دن ماہ ذی الحجہ کے تمام ہونے سے قبل واقع ہوئی۔

ذي الحجة من السنة المذكورة، وتوفي يوم السبت[1] سلخ ذي الحجة، ودفن يوم الأحد هلال المحرم سنة أربع وعشرين، وكانت مدة خلافته عشر سنين وستة أشهر وثمانية أيام، ودفن عند النبي ﷺ، وأبي بكر الصديق رضي الله عنهما، وعهد بالخلافة إلى النفر الذين مات رسول الله ﷺ وهو عنهم راضٍ، وهم علي وعثمان وطلحة والزبير وسعد رضي الله عنهم، بعد أن عرضها على عبد الرحمن بن عوف فأبى.

وكان عمر رضي الله عنه طويل القامة أبيض أصلع أشيب، وكان عمره خمسا وخمسين سنة، وقيل ستين، وقيل ثلاثاً وستين، وكان له من الفضل والزهد والعدل والشفقة على المسلمين القدر الوافر، فمن ذلك أنه جاء إلى عبد الرحمن بن عوف وهو يصلي في بيته ليلاً؛ فقال عبد الرحمن: ما جاء بك يا أمير المؤمنين في هذه الساعة؟ فقال: إنّ رفقة نزلوا في ناحية السوق، خشيت عليهم سرّاق المدينة، فانطلق لنحرسهم، فأتيا السوق، وقعدا على نشز من الأرض يتحدثان ويحرسانهم.

وعمر أول من سمي بأمير المؤمنين، وأول من كتب التاريخ، وأرّخ من السنة التي هاجر فيها رسول الله ﷺ، وأول من عسّ بالليل، وأول من نهى عن بيع أمهات الأولاد، وأول من جمع الناس في صلاة الجنازة على أربع تكبيرات، وكانوا قبل ذلك يكبرون أربعاً وخمساً وستاً، وأول من جمع الناس على إمام يصلي بهم التراويح في رمضان، وكتب بذلك إلى سائر البلدان وأمرهم به، وأول من حمل الدُّرّة وضرب بها، ودوّن الدواوين.

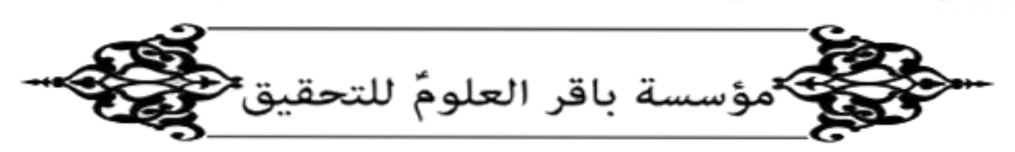
وخطب مرة الناس وعليه إزار فيه اثنتا عشرة رقعة، وكان مرة في بعض حجته فلما مرّ بضحيان[1] قال لا إله إلا الله، المعطي ما شاء من شاء، كنت أرعى إبل الخطاب في هذا الوادي في مدرعة صوف، وكان فظاً يرعبني إذا عملت؛ ويضربني إذا قصرت، وقد أصبحت وليس بيني وبين الله أحد. وفضائله رضي الله عنه أكثر من أن تحصى.

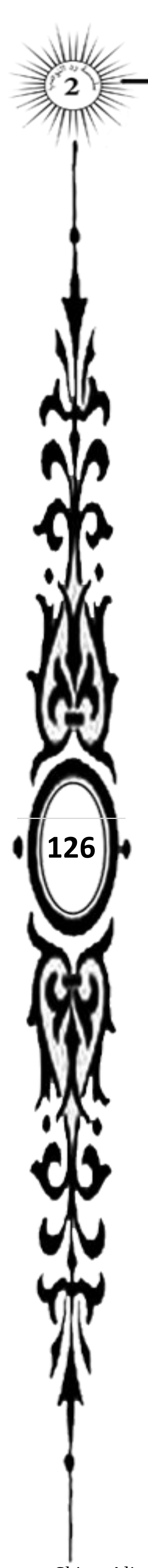
(ثم دخلت سنة أربع وعشرين) فيها عَقِبَ موت عمر، اجتمع أهل الشورى،

---

(١) في الكامل: توفي يوم الأربعاء لثلاث بقين من ذي الحجة. ج٢ص٤٤٨.

(٢) في الكامل: بضجنان. ج١ص٤٥٦.





(10)

حضرت عمر کی وفات 14 ذی الحجہ کو ہوئی





تأليف

كمال الدين محمد بن موسى الدميري

المتوفّى سنة ٨٠٨ هـ

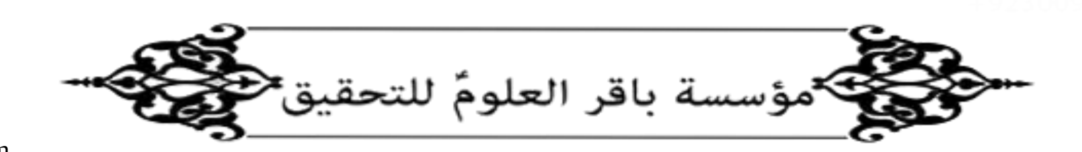
الجزء الأول

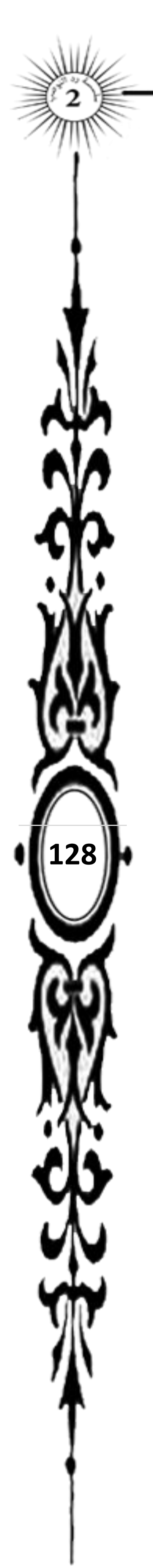
أ - ج

عُني بتحقيقه

إبراهيم صالح

دار البشائر





آپ کے ہاں تو حضرت عمر کی وفات 14 ذی الحج بھی ثابت ہے (یہ بھی منائیں)

حیات الحیوان - کمال الدین دمیری شافعی

قَتلهِ ، واصْطَنَعَ لَهُ خِنْجَراً له رأْسَانِ ، وسَمَّهُ ، وتَحَيَّنَ بِهِ عمر رَضِيَ اللهُ تَعالَى عنه ، فَجَاءَ عُمر إِلى صلاةِ الغَداةِ .

قال عُمرو بن مَيمون : إِنِّي لقائِمٌ في الصَّلاةِ ، وما بَيْنِي وبَيْنَ عُمر إِلاَّ ابنُ عبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعالَى عنهما ، فما هُوَ إِلاَّ أَنْ كَبَّرَ ، فسمعتُه يقولُ : قَتَلَنِي الكلبُ ، حينَ طَعَنَهُ ، وطارَ العِلْجُ بِسِكِّينٍ كانتْ ذاتَ طَرفينِ ، لا يَمُرُّ على أَحَدٍ يَميناً وشِمالاً إِلاَّ طَعَنَهُ ، حتَّى طَعَنَ ثلاثةَ عشَرَ رجلاً ، مات سَبعةٌ ـ وقيل : تِسعةٌ ـ فلمَّا رَأَى ذلك رَجلٌ من المسلمين ، طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنُساً ؛ فلمَّا علمَ أَنَّهُ مَأْخُوذٌ ، نَحَرَ نَفْسَهُ ، فقال عُمر رَضِيَ اللهُ تَعالَى عَنْهُ : قاتَلَهُ اللهُ ، لَقَدْ أَمرْتُ بِهِ مَعروفاً ، ثمَّ قال : الحمدُ للهِ الذي لَمْ يَجْعَلْ مَنِيَّتِي بيدِ رجلٍ يَدَّعِي الإِسلامَ .

وكانَ أَبو لؤلؤة مَجوسيَّاً ، ويُقالُ : كانَ نَصرانيَّاً .

تُوفِّيَ عمرُ في ذِي الحجَّةِ ، لأَرْبَعَ عَشرةَ ليلةً مَضَتْ منه ، في السَّنَةِ المذكورةِ ، بَعْدَ طَعْنِهِ بيومٍ وليلةٍ ، عن ثلاثٍ وستِّينَ سَنةً ، ودُفِنَ مع صاحِبَيْهِ في الحُجْرَةِ النَّبويَّة .

ولمَّا تُوفِّيَ عُمر رَضِيَ اللهُ تَعالَى عَنْهُ ، أَظلمَتِ الأَرضُ ، فجعلَ الصَّبيُّ يقولُ : يَا أُمَّاهُ ، أَقامَتِ القيامَةُ ؟ فتقولُ : لا يَا بُنَيَّ ، ولكنْ قُتِلَ عمر رَضِيَ اللهُ تَعالَى عنه .

وسيَأْتِي طَرَفٌ من هذا ، وذِكْرُ الشُّورَى في لفظِ « الدِّيكِ » أَيضاً .

قال ابنُ إِسحاقَ : وكانت خِلافته رَضِيَ اللهُ عنه عشر سنين ، وستَّةَ أَشهرٍ ، وخَمسَ ليالٍ . وقال غيرُهُ : وثلاثةَ عشرَ يوماً . والله أَعلمُ .